یکساں قومی نصاب ۲۰۲۲ء کے مطابق

۷
جماعت ہفتم

اُردو

ٹیسٹ ایڈیشن

Free From Government
NOT FOR SALE

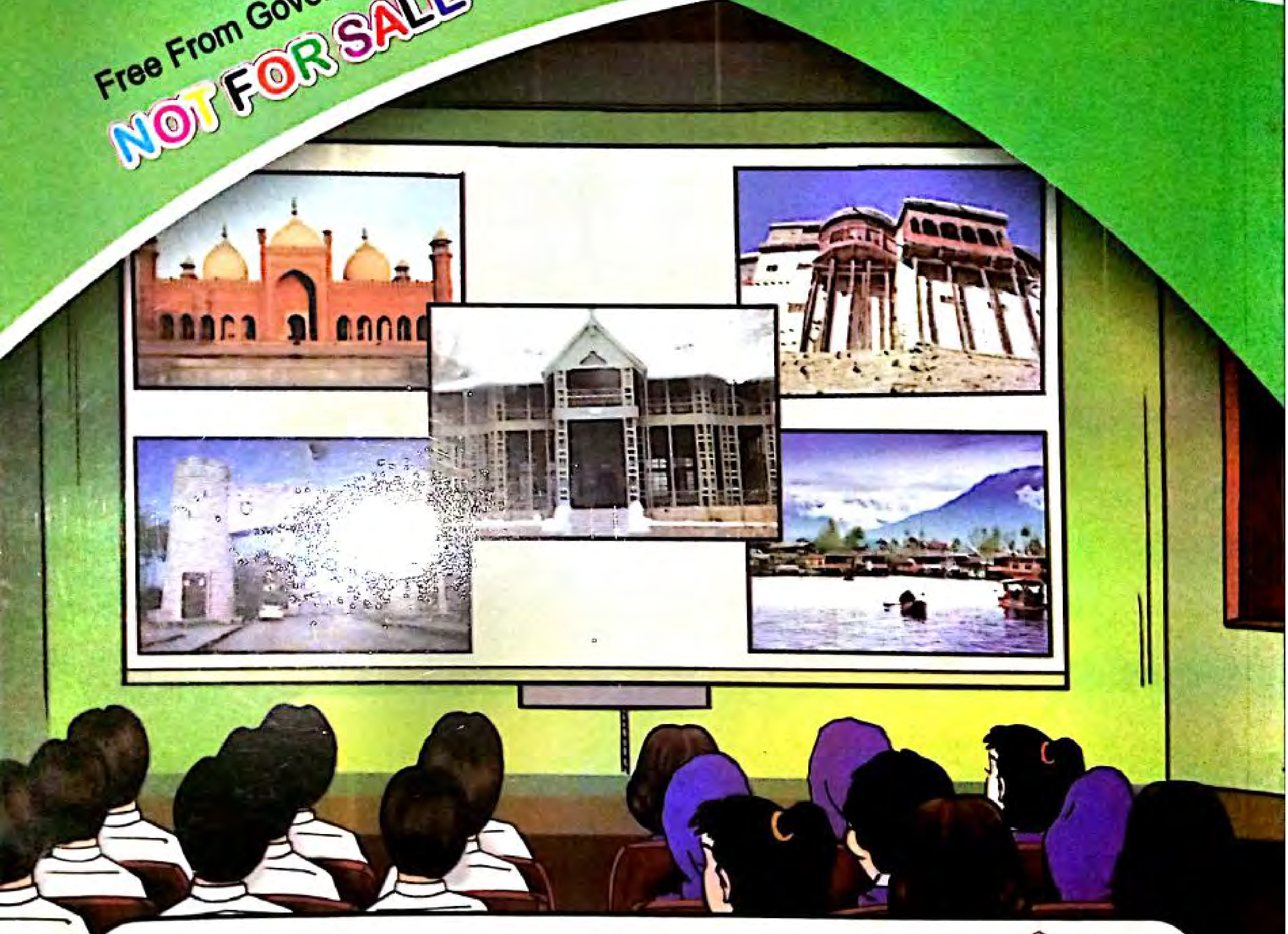

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

Scanned with CamScanner

Download PDF MCQs, Books and Notes for any subject from the Largest website for free

awazeinqilab.com آوازانقلاب ڈاٹ کام

and also Available in Play Store

Primary (5th) Level

Middle (8th) Level

Matric (10th) Level

F. Sc (12th) Level

BS (16th) Level

Urdu Grammar

Curriculum (Govt Books)

Past Papers

English Grammar

Readymade CV

NTS, FTS, CSS, PMS, ETEA, KPPSC, PPSC, SPSC, AJKPSC, BPSC, KPTA ETC

ہر Subject کے Notes اور MCQS فری ڈاون لوڈ کریں۔ نیز CV کے MS word تیار Templates ڈاون لوڈ کرکے اپنے حساب سے Modify کریں۔

Available Subjects

- Agriculture
- Computer Science
- Economics
- English
- Biology
- Chemistry
- Geology
- Management Sciences
- Microbiology
- PCRS/ Pak Study
- Pharmacy
- Sociology
- Zoology
- Chemistry
- Statistics
- Physics
- Mathematics
- Law
- Environmental Sciences
- Botany
- Biotechnology
- Library & Information Sciences
- Journalism & Mass Communication
- Political Science
- Geography
- General Science
- Education
- Tourism & Hotel Management
- Urdu
- Pashto
- Islamic & Arabic Studies
- Electrical Engineering
- Civil Engineering
- Mechanical Engineering
- Chemical Engineering
- Software Engineering
- Election Officer
- General Knowledge
- Pedagogy
- Current Affairs
- Medical Subjects
- Judiciary & Law
- other

awazeinqilab.com

WhatsApp : 03025247378

اُردُو

جماعت ہفتم

یکساں قومی نصاب ۲۰۲۲ء کے مطابق

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

جملہ حقوق بحق آفاق پبلشرز، لاہور محفوظ ہیں۔

منظور کردہ: نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

بحوالہ مراسلہ نمبر 2413-17/SNC/2022/Urdu مورخہ 12 - 05 - 2022

مصنف: حمید اللہ خٹک

نگرانی نظر ثانی: جعفر منصور عباسی، ڈائریکٹر نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

فوکل پرسن: سید امجد علی، ایڈیشنل ڈائریکٹر (نصاب و نظر ثانی کتب)، نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

نظر ثانی:
- ڈاکٹر اسد قیوم، ماہر مضمون اُردو، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول نواں شہر، ایبٹ آباد
- سید خرم شہزاد، صدر شعبہ اُردو، ماڈرن ایج پبلک اسکول و کالج، ایبٹ آباد
- عالیہ زیب، اے ایس ڈی ای او، سرکل شیروان، ایبٹ آباد
- تاج ولی خان، ماہر مضمون لسانیات (ڈیسک آفیسر) نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد
- سلیم اللہ علوی، ماہر مضمون (اُردو)، خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

ایڈیٹر:
- سلیم اللہ علوی، ماہر مضمون (اُردو)، خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

طباعت زیر نگرانی:
- ارشد خان آفریدی، چیئرمین
- رضوان اللہ اسد، ممبر (ای اینڈ پی)

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

تعلیمی سال: 2022-23ء

ویب سائٹ: www.kptbb.gov.pk

ای میل: membertbb@yahoo.com

فون نمبر: 091-9217714-15

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

فہرست

سبق نمبر	اسباق	صفحہ نمبر	میرے کرنے کے کام	بات سے نکلے بات
۱	حمد (نظم)	۱	مختصر سوالات، مصرے مکمل کرنا	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر تبادلہ خیال
۲	نعت (نظم)	۶	مختصر سوالات، خالی جگہیں	نبی کریم ﷺ کی سیرت پر آپس میں بات چیت کرنا
۳	ایک ایمان افروز مکالمہ (سیرت)	۱۱	مختصر سوالات، مصرے مکمل کرنا	انبیا کے پیروکاروں پر بات چیت کرنا
۴	شہد کا انصاف	۱۷	مختصر سوالات، کالم ملانا	دیانت داری کی صفت پر آپس میں تبادلہ خیال کرنا
۵	استاد جی	۲۵	مختصر سوالات، کالم ملانا، درست غلط کی نشان دہی کرنا	تعلیم کی افادیت پر آپس میں تبادلہ خیال کرنا
	جائزہ ۱	۳۲		
۶	اب کیا کروں؟	۳۴	سوالات، درست غلط کی نشان دہی کرنا	پیراگراف پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جوابات دینا
۷	چاند تارے (نظم)	۴۱	مختصر سوالات، دیے ہوئے الفاظ نظم میں تلاش کرنا	نظم کے مرکزی خیال کو بیان کرنا
۸	ابتدائی طبی امداد	۴۵	مختصر سوالات، جملے مکمل کرنا	ابتدائی طبی امداد کے حصول پر آپس میں بات چیت کرنا
۹	ہوائی جہاز کی ایجاد	۵۲	مختصر سوالات، درست غلط کی نشان دہی کرنا، مختصر سوالات	ہوائی جہاز کی اہمیت پر تبادلہ خیال کرنا
۱۰	ذہنی مشق کی دعوت (ڈراما)	۵۶	مختصر سوالات، سبق میں جملے تلاش کرنا	بدعنوانی کے موضوع پر تبادلہ خیال کرنا
	جائزہ ۲	۶۳		
۱۱	مسدس حالی (نظم)	۶۶	مختصر سوالات، مصرے مکمل کرنا	مسلمانوں کے شان دار ماضی پر کسی مضمون کو لے کر اس پر تبادلہ خیال کرنا
۱۲	فٹ بال	۷۱	مختصر سوالات، درست جواب کی نشان دہی کرنا	کھیل میں نظم و ضبط کی اہمیت پر بات چیت کرنا
۱۳	نظم و ضبط	۷۸	مختصر سوالات، درست جواب کی نشان دہی کرنا، خالی جگہیں پر کرنا	نظم و ضبط کے بارے میں تبادلہ خیال کرنا

قواعد سیکھیں	کچھ نیا لکھیں	ہمارے کرنے کے کام
اسم معرفہ، اس کی اقسام	الفاظ کے جملے بنانا، حمد کا خلاصہ لکھنا	حمدیہ کلام کا لائبریری میں مطالعہ
الفاظ کے متضاد، تذکیر و تانیث	نعت کا مرکزی خیال لکھنا، اشعار کی تشریح لکھنا	اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات پر تقریر کرنا
اسم معرفہ کی مشق، الفاظ و محاورات اور متضاد تحریر کرنا، حروف تاسف کی نشان دہی کرنا	ابوسفیان کی باتوں پر ہرقل کا تبصرہ اپنے الفاظ میں لکھنا	سیرت طیبہ پر کسی کتاب کا مطالعہ
واحد، جمع، جملے اور اسم معرفہ کی اقسام کی پہچان	کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھنا	ڈراما / کہانی کلاس میں پیش کرنا
تفصیلیہ کی پہچان، سابقوں کی پہچان، جملوں میں تذکیر و تانیث کا استعمال	درخواست اور خط لکھنا	یوم اساتذہ پر مکالمہ اور تعلیم کے فوائد پر ایک چارٹ یا فہرست کی تیاری
لاحقوں کی پہچان اور ان کا استعمال	دیے گئے شعر سے متعلق اپنے تاثرات لکھنا، نیکی اور نیک انسان پر نوٹ لکھنا	کہانی کو ڈرامے کی صورت میں پیش کرنا
متلازم الفاظ کا استعمال، ماضی کی اقسام کی پہچان (فعل ماضی مطلق، ماضی قریب)	دوست کے نام خط میں علامہ اقبال کی نظموں پر تبصرہ لکھنا، اشعار کی تشریح لکھنا	عمل کی اہمیت پر تقریر کرنا، علامہ اقبال کی کوئی نظم یاد کرنا اور سنانا
متشابہ الفاظ کی پہچان اور ان کا استعمال، جملوں میں تذکیر کا استعمال	حادثات کی روک تھام پر نوٹ لکھنا	ابتدائی طبی امداد کے بنیادی اصول سیکھنا
محاورات کا جملوں میں استعمال	روداد لکھنا	پلاسٹک کی بوتل، گتے اور بیٹری سے جہاز کی تیاری
لغت میں الفاظ کے معنی تلاش کرنا، تذکیر و تانیث کا درست استعمال	پیراگراف پڑھنے کے بعد سوالات کے جوابات لکھنا	جماعت کے کمرے میں ڈراما پیش کرنا
ماضی بعید، ماضی شکیہ، ماضی تمنائی اور ماضی استمراری کی پہچان	مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر مضمون لکھنا، روداد لکھنا	تقریر تیار کرنا اور کمرہ جماعت میں پیش کرنا
الفاظ کے جمع اور ان کا جملوں میں استعمال، تذکیر و تانیث، فعل ماضی کی پہچان	اپنے پسندیدہ کھیل پر ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل مضمون لکھنا	فٹ بال میچ کروانا، فٹ بال کے قواعد کا چارٹ بنانا
بلحاظ املا متشابہ الفاظ کے جملے بنانا، الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کرنا	نظم و ضبط پر مضمون لکھنا	نظم و ضبط کے موضوع پر کوئی کہانی ڈرامے کی صورت میں پیش کرنا

Scanned with CamScanner

سبق نمبر	اسباق	صفحہ نمبر	میرے کرنے کے کام	بات سے نکلے بات
۱۳	ہمارے وطن کا نشان (نظم)	۸۴	مختصر سوالات، مصرعے مکمل کرنا	اپنے پسند کے شعر پر رائے دینا
۱۵	دیہی اور شہری زندگی	۸۹	مختصر سوالات، درست غلط کی نشان دہی کرنا، خالی جگہیں پُر کرنا	سبق کے نکات بیان کرنا
	جائزہ-۳	۹۵		
۱۶	بکری دو گاؤں کھا گئی	۹۷	مختصر سوالات، خالی جگہیں پُر کرنا، درست غلط کی نشان دہی کرنا	کہانی کے اہم نکات پر تبادلہ خیال کرنا
۱۷	پرانی موٹر	۱۰۳	مختصر سوالات، کالم ملانا	نظم کے اہم نکات پر تبادلہ خیال کرنا
۱۸	قومی پرچم	۱۰۸	مختصر سوالات، خالی جگہیں پُر کرنا	یوم آزادی اور قومی پرچم کے بارے میں تبادلہ خیال کرنا
۱۹	زراعت کی اہمیت	۱۱۴	مختصر سوالات، خالی جگہیں پُر کرنا	زراعت کی پاکستان میں اہمیت پر آپس میں تبادلہ خیال کرنا
۲۰	بارش کا پہلا قطرہ (نظم)	۱۱۸	مختصر سوالات، بے ترتیب الفاظ کو ترتیب دے کر مصرعے مکمل کرنا	نظم کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں بیان کرنا
۲۱	اقبال کا شاہین	۱۲۴	مختصر سوالات، خالی جگہیں پُر کرنا	پیراگراف سننے کے بعد سوالات کے زبانی جواب دینا
	جائزہ-۴	۱۳۰		
۲۲	دانت نکلوانا	۱۳۲	مختصر سوالات، دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پُر کرنا	داڑھ نکلوانے کے بعد جو درد ہوا اسے اپنے الفاظ میں بیان کرنا
۲۳	ہمارے ادارے	۱۳۸	مختصر سوالات، سبق میں سے جملے تلاش کرنا	قومی اسمبلی کی کارروائی پر خبریں اکٹھی کر کے سنانا، سبق کے اہم نکات بیان کرنا
۲۴	ٹائیگر بلز کا ٹائیگر	۱۴۴	مختصر سوالات، درست غلط کی نشان دہی کرنا	تبادلہ خیال کرنا
۲۵	بڑا ہو کر نیک انسان بنوں گا (نظم)	۱۴۹	مختصر سوالات، درست جواب پر نشان لگانا	نظم میں شاعر کی خواہشات کو اپنے الفاظ میں پیش کرنا، حکم نامہ تیار کر کے سنانا
۲۶	ڈاکٹر عبدالقدیر خان	۱۵۳	مختصر سوالات، درست جواب پر (✓) کا نشان لگانا، خالی جگہیں پُر کرنا	تبادلہ خیال کرنا
	جائزہ-۵	۱۶۱		

قواعد سیکھیں	کچھ نیا لکھیں	ہمارے کرنے کے کام
الفاظ کے متضاد پہچان کر جملے بنانا، استعارے کی پہچان، تشبیہ اور استعارے میں فرق	تبصرہ لکھنا، اشعار کی تشریح لکھنا	ملی نغمے پر ٹیبلو پیش کرنا
اسمِ علم کی پہچان اور ان کا استعمال	دیہی اور شہری زندگی کے موازنے پر مکالمہ لکھنا	دیہی اور شہری زندگی پر ایک ڈراما پیش کرنا
مفرد اور مرکب جملوں کی پہچان اور مشق، الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کرنا	دی گئی عبارت کو پڑھ کر دیے گئے سوالوں کے جواب لکھنا، کہانی لکھنا	بچوں کی کہانیوں کی کتاب سے کہانیاں ایک دوسرے کو سنانا
دیے گئے سابقوں اور لاحقوں کا استعمال	مضمون لکھنا، خط لکھنا	اسکول کی لائبریری سے گاڑی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا
ماضی کی اقسام کی نشان دہی کرنا، اسم علم کی نشان دہی کرنا	دعوت نامہ لکھنا	قومی پرچم کی تیاری، تقریر تیار کر کے جماعت کے کمرے میں پیش کرنا
فعل ماضی کی اقسام کی پہچان فقروں میں کرنا	زرعی پیداوار میں اضافے پر پانچ اقدامات تحریر کرنا، سبق کا خلاصہ لکھنا	پاکستان کی اہم فصلوں کا چارٹ بنانا
واحد، جمع کی پہچان کرنا، جملوں میں واحد جمع کا استعمال	تصویروں کی مدد سے کہانی لکھنا	سیپ کے بارے میں جاننا، تقریر تیار کرنا اور پیش کرنا
متلازم الفاظ لکھنا، متشابہ الفاظ کے جملے بنانا	سبق کا خلاصہ لکھنا، مضمون لکھنا	علامہ اقبالؒ کی نظم کاپی پر لکھنا، تقریر کرنا
حروف تاسف و ندائیہ کی پہچان اور استعمال، متضاد الفاظ	اپنی بیماری پر مزاحیہ تحریر لکھنا	شیکسپیئر کے بارے میں لائبریری سے معلومات حاصل کرنا
الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کرنا	انٹرنیٹ کی مدد سے کسی فلاحی ادارے کے بارے میں مضمون لکھنا	قومی اداروں کے بارے میں ذرائع ابلاغ سے معلومات اکٹھی کرنا
محاوروں اور روزمرہ میں فرق اور استعمال، واحد جمع کی مشق	دی گئی عبارت کو پڑھ کر متعلقہ سوالوں کے جواب دینا	نشانِ حیدر پانے والے شہدا کی تصاویر اور ناموں پر کتابچے کی تیاری
متلازم الفاظ کی پہچان اور استعمال، متضاد الفاظ کی مشق	نظم کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں تحریر کرنا	اچھی عادات پر مبنی ایک چارٹ بنانا، گداگری پر ایک تقریر تیار کرنا
تذکیر و تانیث کے لحاظ سے غلط جملوں کی دُرستی، مفرد سے مرکب جملے بنانا	سبق کا خلاصہ لکھنا	سبق میں دیے ہوئے ملکوں کے نام نقشے پر تلاش کرنا

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM

ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاون لوڈ کریں

سبق ۱

حمد

پڑھنے سے پہلے

- اپنے اردگرد دیکھ کر بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کون کون سے احسانات کیے ہیں؟
- اللہ تعالیٰ کے چند صفاتی نام اور ان کے معانی بتائیں۔

اہم الفاظ: فلک یکتا شبنم دشت خالق ذرّہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم سُن کر خلاصہ بیان کر سکیں۔
- نظم پڑھ کر سوالات کے درست جوابات دے سکیں۔
- نظم پڑھ کر خلاصہ لکھ سکیں۔
- الفاظ کی تذکیر و تانیث سمجھ سکیں۔
- اسم معرفہ کی پہچان کر سکیں۔

خُدائی کے مالک دو عالَم کے مولا — تری ذات عالی تری شان یکتا
ترا ذکر بالا ترا حُسن اعلیٰ — صفت تیری ربِّ تبارک تعالیٰ

ترا نُور جلوہ فگن چاندنی میں — ستاروں میں خورشید کی روشنی میں
زمیں کا حسیں فرش تُو نے بنایا — سکوں بخش عالم یہ سبزہ اُگایا

درختوں سے زینت زمیں کو عطا کی — حسیں بیل بوٹوں سے رونق بڑھائی
یہ جاڑا یہ گرمی یہ بارش کا موسم — یہ سورج کی کرنیں یہ تاروں کی چَم چَم

پڑھنے کے دوران میں

- زمیں پہ فلک کا حسین شامیانہ سے کیا مراد ہے؟
- حمد میں انسانوں کے علاوہ اور کون سی مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے؟

برائے اساتذہ کرام: نظم پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے سوالات بچوں سے پوچھیں نظم پڑھاتے ہوئے "پڑھنے کے دوران میں" کے تحت دیے ہوئے سوالات کے ذریعے سے نظم سے متعلق بچوں کے فہم کا جائزہ لیں۔ حمد کو درست تلفظ سے پڑھنے میں بچوں کی مدد اور رہ نمائی فرمائیں۔ مشکل الفاظ کے معانی سے آگاہ کریں۔ اشعار کا مفہوم بتائیں۔

NOT FOR SALE

زمیں پہ فلک کا حسیں شامیانہ — خُدائی کا یہ خوش نُما کارخانہ
درندے، چرندے، پرندے یہ حیواں — یہ جنّ و مَلک اور یہ نوعِ اِنساں

ملی ہے جسے بھی یہاں زندگانی — ترا فضل ہے یہ تری مہربانی
کھلانا، پلانا، بنانا، مٹانا — ہنسانا، رُلانا، سُلانا، جگانا

ترے ہاتھ میں ہے ہر اِک کام مولا — ہیں سب تیرے بندے تُو مالک ہے سب کا
شب و روز تجھ سے ہماری دُعا ہے — یہی مُدّعا ہے یہی اِلتجا ہے

ہمیشہ ہمیں راہ سیدھی چلانا — ادب ساری دنیا کا ہم کو سکھانا
تری عظمتوں کے سدا گیت گائیں — تری یاد کی دل میں شمعیں جلائیں

(شبنم کمالی)

پڑھنے کے دوران میں
- زمیں پہ فلک کا حسین شامیانہ سے کیا مراد ہے؟
- حمد میں انسانوں کے علاوہ اور کون سی مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے؟

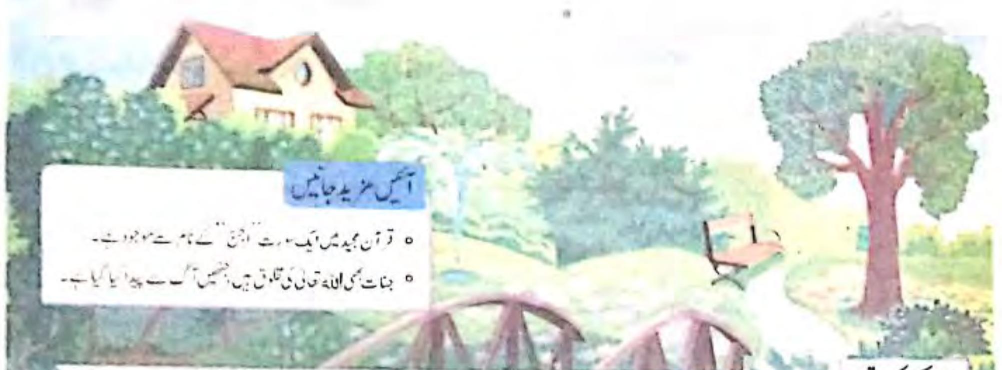

آئیں مزید جانیں

- قرآن مجید میں ایک سورت "الجن" کے نام سے موجود ہے۔
- جنات بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں جنھیں آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کا مالک اور اپنی شان میں یکتا ہے۔
- زمین میں یہ چہل پہل اور آسمان کی خوبصورتی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔
- ہمیں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کامیابی کی دُعا مانگنی چاہیے۔

برائے اساتذہ کرام: بچوں پر اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے خالق و مالک ہونے کا تصور واضح کریں۔ "آئیں مزید جانیں" میں دی گئی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو فراہم کریں۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یکتا	اکیلا، بے مثل	مُدعا	مطلب، مقصد	بالا	اُونچا، بلند
اِلتجا	گزارش، درخواست	خورشید	سورج	عظمتوں	عظمت کی جمع، بڑائی
جلوہ فگن	نمودار، ظاہر	زینت	خوب صورتی، سجاوٹ	فضل	مہربانی

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) خُدائی سے کیا مراد ہے؟

(ب) شاعر نے حمد میں کیا دُعا مانگی ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں پر ایک نوٹ لکھیں۔

(د) اس شعر کا مفہوم بتائیں:

زمیں کا حسیں فرش تُو نے بنایا
سکوں بخش عالم یہ سبزہ اُگایا

(ہ) حمد میں دی ہوئی اللہ تعالیٰ کی تخلیقات میں سے پانچ کے نام بتائیں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۱ کے تحت دیے ہوئے الفاظ کے معانی بچوں کو بتائیں۔ ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں۔

۳۔ نظم کے مطابق درست لفظ کا انتخاب کر کے مصرعے مکمل کریں۔

ترا ذکر بالا ترا ______ اعلیٰ
درختوں سے زینت ______ کو عطا کی
خُدائی کا یہ ______ کارخانہ
یہ جن و ______ اور یہ نوع انساں
ادب ساری ______ کا ہم کو سکھانا

حُسن — جسم
بحر — زمیں
دلرُبا — خُوش نما
مَلک — فلک
بستی — دُنیا

بات سے نکلے بات

۴۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ کم از کم پانچ نعمتوں کے بارے میں آپس میں تبادلۂ خیال کریں۔

۵۔ جوڑوں کی شکل میں حمد میں سے اپنی پسند کا شعر ایک دوسرے کو سنائیں۔

قواعد سیکھیں

اسمِ معرفہ: وہ اسم جو کسی مخصوص شخص، جگہ یا چیز کو ظاہر کرے۔ مثلاً: اسد اللہ، پاکستان۔

اسمِ معرفہ کی اقسام: اسمِ عَلَم — اسمِ ضمیر — اسمِ موصول — اسمِ اشارہ

اسمِ عَلَم: اس سے مراد وہ خاص نام ہے جو کسی شخص کی پہچان کے لیے بطور علامت استعمال کیا جاتا ہے مثلاً: شمس العلما، کلیم اللہ، قائدِ اعظم، ابنِ مریم، حالی۔

اسمِ ضمیر: وہ کلمہ ہے جو کسی نام کی جگہ تکرار سے بچنے کے لیے استعمال ہو۔ اس سے تحریر میں خوب صورتی اور روانی پیدا ہوتی ہے۔ جیسے: وہ، آپ، ہم، اُن، اُس وغیرہ۔

اسمِ موصول: وہ اسم ہے جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر اس کا پورا معنی سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے: جو کچھ، جو کوئی، جس کو، جس نے، جس کا، جس کی، جیسا، جن کا۔

اسمِ اشارہ: یہ وہ اسم ہے جو کسی چیز، شخص یا جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔ مثلاً: یہ، وہ۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۳ کے لیے جماعت کے بچوں کے گروہ بنا کر انھیں اظہارِ خیال کا موقع دیں۔ اسمِ معرفہ کی اقسام بچوں کو مثالوں کے ساتھ سمجھائیں۔ بچوں سے اسمِ علم، اسمِ ضمیر، اسمِ موصول اور اسمِ اشارہ کی مزید مثالیں پوچھیں۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

۶۔ دیے گئے اسما میں سے مذکر اور مؤنث الگ الگ کر کے لکھیں۔

دُعا	عالَم	دُنیا	زِینت	فضل	شمع	گیت	رونق	خورشید	نُور

۷۔ دیے گئے الفاظ کے جوڑوں کی شناخت کریں اور درست تصور پر (✓) کا نشان لگائیں۔

عرش	فرش	متضاد	مترادف
گیت	نغمہ	متضاد	مترادف
جاڑا	گرمی	متضاد	مترادف
مالک	آقا	متضاد	مترادف
سُلانا	جگانا	متضاد	مترادف

کچھ نیا لکھیں

۸۔ دیے گئے الفاظ کے جملے بنائیں۔

صفت فضل زندگانی عظمت خوش نما

۹۔ حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۰۔ اپنے اسکول یا علاقے کی لائبریری سے حمدیہ کلام پر مبنی کوئی کتاب حاصل کر کے اس میں سے ایک حمد اپنی کاپی میں لکھیں۔

۱۱۔ اسماء الحسنٰی پر مبنی چارٹ کے کارڈ بنائیں اور اپنی جماعت کے ساتھیوں کو بطور تحفہ پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۹ کی سرگرمی سے پہلے بچوں سے حمد کا خاموش مطالعہ کروائیں، پھر اپنے الفاظ میں خلاصہ لکھنے کو کہیں۔

NOT FOR SALE

سبق ۲

نعت

اہم الفاظ: پیمبر ﷺ خلّاق حیات عظمت بشر شعور حشر ازل نہاں مشکیزہ

پڑھنے سے پہلے

- مرا پیمبر سے کون مراد ہے؟
- آپ ﷺ پر پہلی وحی کب اور کہاں نازل ہوئی؟

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم کو درست تلفظ، آہنگ، حرکات و سکنات کے ساتھ پیش کر سکیں۔
- نظم پڑھ کر اس کا مرکزی خیال لکھ سکیں۔
- متضاد الفاظ کی (عبارت میں) پہچان اور استعمال کر سکیں۔
- نظم پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصورات اخذ کر سکیں۔
- واحد جمع (عربی قواعد کے مطابق) کی پہچان اور استعمال کر سکیں۔

مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے
کمالِ خلّاق ذات اُس کی
جمالِ ہستی حیات اُس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

شعور لایا کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اُس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا

وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے
مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

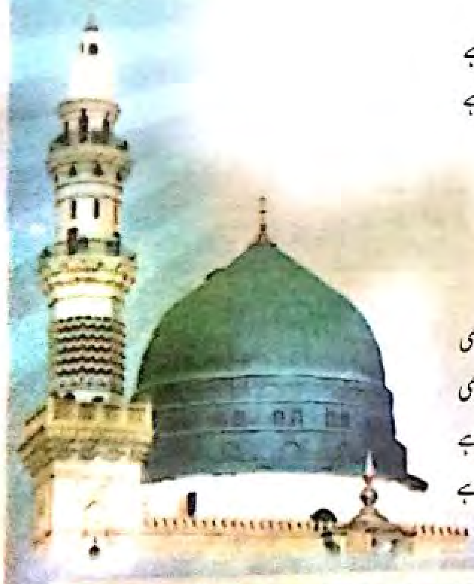

پڑھنے کے دوران میں

- "عظمتِ بشر" سے کیا مراد ہے؟
- "خاتم النبیین" کس کو کہا جاتا ہے؟

برائے اساتذہ کرام: نظم پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ نظم پڑھاتے وقت "پڑھنے کے دوران میں" کے تحت دیے ہوئے سوالات بھی بچوں سے مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ نظم سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ "آئیں مزید جانیں" میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

وہ آدم و نوح سے زیادہ
بلند ہمّت بُلند ارادہ
وہ زُہدِ عیسیٰ سے کوسوں آگے
جو سب کی منزل وہ اس کا جادہ

ہر اِک پیمبر نہاں ہے اس میں
ہجومِ پیغمبراں ہے اس میں
وہ جس طرف ہے خُدا اُدھر ہے
بڑا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

بس ایک مشکیزہ اِک چٹائی
ذرا سے جَو، ایک چارپائی
بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے
نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی

یہی ہے کُل کائنات جس کی
گِنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطانِ بحروبر ہے
بڑا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے

جو اپنا دامن لہو سے بھر لے
مصیبتیں اپنی جان پر لے
جو تیغ زن سے لڑے نہتا
جو غالب آ کر بھی صُلح کر لے

اسیر دشمن کی چاہ میں بھی
مخالفوں کی نگاہ میں بھی
امیں ہے صادق ہے مُعتبر ہے
بڑا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے
(مظفّر وارثی)

آئیں مزید جانیں

○ قرآن مجید میں ارشاد ہے:
جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (سورۃ النساء: ۸۰)

یاد رکھنے کی باتیں

- حضور خاتم النبیین ﷺ کی ذات انسانیت کی معراج ہے۔
- آپ ﷺ سب نبیوں میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔
- آپ ﷺ نے اپنے لیے فقر اختیار کیا۔
- آپ ﷺ نے دین کے غلبے کے لیے ہر قسم کی مصیبتوں کا سامنا کیا۔

برائے اساتذہ کرام: بچوں کو بتائیں کہ نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ انسانی زندگی کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی ساری زندگی صبر و استقامت کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ آپ ﷺ ساری دنیا کے لیے رحمت بن کر آئے۔ اس لیے آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین کہتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کا نام سنیں تو درود شریف پڑھیں۔ ایک بار درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بشر	انسان	شعور	کسی کام کو انجام دینے کا سلیقہ، آگاہی	نِصاب	متعین درس
کامل	مکمل	زُہد	پرہیزگاری	نہاں	چُھپا ہوا
مشکیزہ	چھوٹی مشک	خوش قبائی	خوش لباسی	واجبی	ٹھیک، مناسب معمولی
تیغ	تلوار	معتبر	اعتبار کے قابل	عظیم	جلیل القدر

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) آپ ﷺ کیسے اور کیوں ہر زمانے کے لیے رہبر ہیں؟

(ب) "وہ حشر تک کا نصاب لایا" سے کیا مراد ہے؟

(ج) کامل نظام سے کیا مراد ہے؟

(د) نعت میں آپ ﷺ کے ذاتی استعمال کی کن کن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

(ہ) آپ ﷺ کو صادق اور امین کیوں کہا جاتا تھا؟

برائے اساتذہ کرام: "خاص الفاظ" کے تحت دیے ہوئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روز مرہ زندگی میں ان الفاظ کا استعمال کر سکیں۔ "تفہیم" کے تحت دیے ہوئے سوالات کے ذریعے سے نظم کا اعادہ کروائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

۳۔ نظم کے مطابق درست لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

بشر نہیں ______ بشر ہے	ازل بھی اس کا ہے اور ______ بھی
بدن پہ کپڑے بھی ______ سے	گنی نہ جائیں ______ جس کی
امیں ہے صادق ہے ______ ہے	

بات سے نکلے بات

۴۔ ''آپ ﷺ کی سیرت ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔'' اس موضوع پر آپس میں بات چیت کریں۔

۵۔ نعت کو جماعت میں لے اور آہنگ کے ساتھ دُہرائیں۔

قواعد سیکھیں

۶۔ خط کشیدہ الفاظ کے متضاد لکھ کر جملے دوبارہ لکھیں۔

لاہور کی اکثر گلیاں بہت تنگ ہیں۔	______
امجد ایک بہادر لڑکا ہے۔	______
ولید کی کنجوسی پورے شہر میں مشہور ہے۔	______
ثانیہ نے گملا دُھوپ میں رکھا۔	______
برسات کے موسم میں پانی کی قلت ہوتی ہے۔	______

سوال نمبر ۴ کی سرگرمی کے لیے بچوں کو ہدایت دیں کہ وہ آپ ﷺ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر آپس میں بات چیت کریں اور پھر بتائیں کہ آپ ﷺ کی سیرت کس طرح ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے؟

۷۔ دیے ہوئے الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح سے استعمال کریں کہ اُن کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

کائنات	شعور	علم
مشکیزہ	بلند	صفت

کچھ نیا لکھیں

۸۔ ''نعت'' کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۹۔ درج ذیل بند کی تشریح لکھیں۔

شعور لایا کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا

وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی

ہمارے کرنے کے کام

۱۰۔ جماعت کے کمرے میں تقریری مقابلے کا اہتمام کریں۔ نیچے دیے گئے موضوع پر تقریر تیار کر کے درست لب و لہجے اور ادائی کے ساتھ جماعت کے کمرے میں پیش کریں۔

تقریر کا عنوان:

''اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے''

۱۱۔ اخبارات کے ادبی صفحوں میں سے نعتیں تلاش کر کے پڑھیں اور ساتھیوں کو بھی سنائیں۔

Scanned with CamScanner

سبق ۳

ایک ایمان افروز مکالمہ

پڑھنے سے پہلے
- ہجرتِ مدینہ کب ہوئی تھی؟
- صلح حدیبیہ سے کیا مراد ہے؟

اہم الفاظ معاہدہ وفود ارضِ مقدس ہرقل تاج شاہی نبوت شریف النسب تقویٰ صلہ رحمی ہوس

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:
- عبارت سن کر اہم نکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- طویل عبارت کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- عبارت کی تلخیص لکھ سکیں۔
- متضاد الفاظ کی (عبارت میں) پہچان اور استعمال کر سکیں۔
- حروفِ تاسف پہچان سکیں۔
- اسم معرفہ کی اقسام کی پہچان اور استعمال کر سکیں۔

ہجرتِ مدینہ کے چھٹے سال بعد مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے درمیان حدیبیہ کے مقام پر ایک معاہدہ ہوا جو صُلحِ حُدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس معاہدے کے نتیجے میں مسلمانوں کو کفار کی اسلام دشمن سازشوں سے قدرے اطمینان نصیب ہوا۔ اب وقت تھا کہ اسلام کا پیغام تمام دنیا کے لوگوں تک پہنچایا جائے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مختلف علاقوں میں تبلیغی وفود بھیجے اور عرب و عجم کے متعدد حکمرانوں کو خطوط بھیج کر اسلام کی طرف دعوت دی۔

ایک خط روم کے بادشاہ ہرقل قیصر کے نام بھی تھا۔ حضور ﷺ کا نامہ مُبارک قیصر کو اس وقت ملا، جب رومی لشکر ایرانیوں کو شکست فاش دینے کے بعد فتح مناتا ہوا، ارضِ مقدس پہنچ چکا تھا۔ قیصر کو خط ملا تو اس نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ عرب کا کوئی شخص ملے تو اسے میرے پاس لاؤ۔ اتفاق سے ابوسفیان ایک تجارتی قافلے کے ساتھ فلسطین آئے تھے اور غزہ میں مقیم تھے۔ قیصر کے آدمی انھیں غزہ سے لے آئے۔ قیصر نے تاج شاہی پہن کر بڑی شان سے دربار منعقد کیا۔ وزیر اور درباری درجہ بدرجہ بیٹھے ہوئے تھے۔ قیصر نے اہلِ عرب سے پوچھا: "تمھاری قوم میں جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اس کا سب سے قریبی رشتے دار کون ہے؟" ابوسفیان نے کہا: "میں ہوں۔" اس کے بعد حسب ذیل گفت گو شروع ہوئی:

ہرقل: یہ بتاؤ کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا خاندان کیسا ہے؟
ابوسفیان: شریف ہے۔

برائے اساتذہ کرام: سبق پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے تحت دیے ہوئے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ بچوں سے سبق کی خواندگی درست تلفظ اور روانی سے کروائیں۔ انھیں مشکل الفاظ کا درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔ متن پڑھواتے وقت اس بات کا دھیان رکھیں کہ بچے درست تلفظ اور روانی کے ساتھ پڑھ رہے ہوں۔

NOT FOR SALE

ہرقل: اس خاندان میں کسی اور نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟
ابوسفیان: نہیں۔
ہرقل: اس خاندان میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟
ابوسفیان: کوئی نہیں۔
ہرقل: کبھی انھوں نے جھوٹ بھی بولا ہے؟
ابوسفیان: کبھی نہیں۔
ہرقل: جن لوگوں نے یہ مذہب قبول کیا ہے، وہ کمزور لوگ ہیں یا صاحبِ اثر؟
ابوسفیان: کمزور لوگ ہیں۔
ہرقل: محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پیروکار بڑھ رہے ہیں، یا گھٹتے جا رہے ہیں؟
ابوسفیان: بڑھتے جا رہے ہیں۔
ہرقل: ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص منحرف بھی ہو جاتا ہے؟
ابوسفیان: کوئی نہیں۔
ہرقل: انھوں نے کبھی عہد و قرار کی خلاف ورزی کی ہے؟
ابوسفیان: آج تک تو نہیں کی، البتہ حال ہی میں ہمارے اور ان کے درمیان ایک عہد و پیمان ہوا ہے، دیکھیے اس پر قائم رہتے ہیں یا نہیں۔
ہرقل: تُم نے ان سے کبھی جنگ بھی کی؟
ابوسفیان: کئی دفعہ!
ہرقل: جنگ کا نتیجہ کیا رہا؟
ابوسفیان: کبھی ہم غالب آئے، کبھی وہ۔
ہرقل: وہ تمھیں کس بات کی تلقین کرتے ہیں؟
ابوسفیان: وہ کہتے ہیں کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز پڑھو۔ سچ بولو۔ پرہیز گار بنو اور صلہ رحمی کرو۔
ہرقل: تم ان کی عالی نسبی کے قائل ہو۔ انبیا ہمیشہ شریف النّسب ہوتے ہیں۔ تم مانتے ہو کہ اس کے خاندان میں سے کسی اور نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ خاندان کا اثر ہے۔ تم تسلیم کرتے ہو کہ اس کے خاندان میں کوئی بادشاہ نہیں ہوا، ورنہ میں سمجھتا کہ ان کا مقصد

پڑھنے کے دوران میں
- ابوسفیان کون تھا؟
- ابوسفیان نے کس عہد و پیمان کا ذکر کیا؟

آئیں مزید جانیں
- رسول اکرم ﷺ نے قیصر روم کے علاوہ دیگر عالمی رہنماؤں کو بھی خطوط لکھے۔ جن میں مصر اور ایران کے بادشاہ شامل تھے۔

برائے اساتذہ کرام: سبق کے بارے میں بچوں سے سوال کریں کہ اس کا آغاز کیسا ہے، اس کا نفس مضمون کیسا ہے؟

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

اپنے باپ دادا کے کھوئے ہوئے تاج کا حصول ہے۔ تم مانتے ہو کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ جو انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا، وہ نبوت کا دعویٰ کرکے اللہ تعالیٰ پر کیسے بہتان باندھ سکتا ہے۔ تم نے تسلیم کیا ہے کہ ان کی پیروی کرنے والے کمزور لوگ ہیں اور ان کا مذہب ترقی کرتا جاتا ہے۔ انبیا کے ابتدائی پیروکار ہمیشہ غریب ہوتے ہیں۔ سچے مذہب کی نشانی بھی یہی ہے کہ وہ بڑھتا جاتا ہے۔ تمھیں اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ اس نے کبھی فریب نہیں دیا۔ پیغمبر کبھی فریب نہیں دیتے۔ آخر میں تم نے بیان کیا ہے کہ وہ تمھیں اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت، نماز، تقویٰ اور صلہ رحمی کی ہدایت کرتے ہیں۔ اگر یہ تمام باتیں سچ ہیں تو وہ دن دور نہیں کہ میری قدم گاہ پر ان کا قبضہ ہو جائے گا۔ یہ تو میں جانتا تھا کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو یقیناً اُن کے پاؤں دھوتا۔

اس گفت گو کے بعد ہرقل کے حکم پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا خط پڑھ کر سنایا گیا۔ خط کے مضمون سے آگاہی کے بعد ہرقل نے اہلِ دربار سے کہا کہ اب سلطنت کے بچاؤ کا واحد طریقہ یہ ہے کہ پیغمبر آخر الزمان کی اطاعت کر لی جائے، ورنہ ہمارا دین سلامت رہے گا اور نہ دنیا ہی ہاتھ آئے گی۔ وزیر مشیر اور پادری ہرقل کی گفت گو سے پہلے ہی برہم ہو چکے تھے، اس بات پر اور بھی بگڑے۔ یہ حالت دیکھ کر ہرقل گھبرا گیا اور اس نے اہلِ عرب کو دربار سے اٹھا دیا۔ گو اس کے دل میں نُورِ اسلام کی چنگاری سلگی تھی لیکن ہوسِ دنیا کی راکھ میں دب کر بجھ گئی۔

یاد رکھنے کی باتیں

۱۔ صلح حدیبیہ کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مختلف بادشاہوں کو خطوط کے ذریعے سے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ ان میں سے ایک خط قیصر روم ہرقل کو لکھا۔

۲۔ ہرقل نے ابوسفیان کو دربار میں بلا کر چند سوالات پوچھے تو اسے یقین ہو گیا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ لیکن پھر دنیا کی حرص غالب آگئی اور اسے اسلام کی دولت نصیب نہ ہو سکی۔

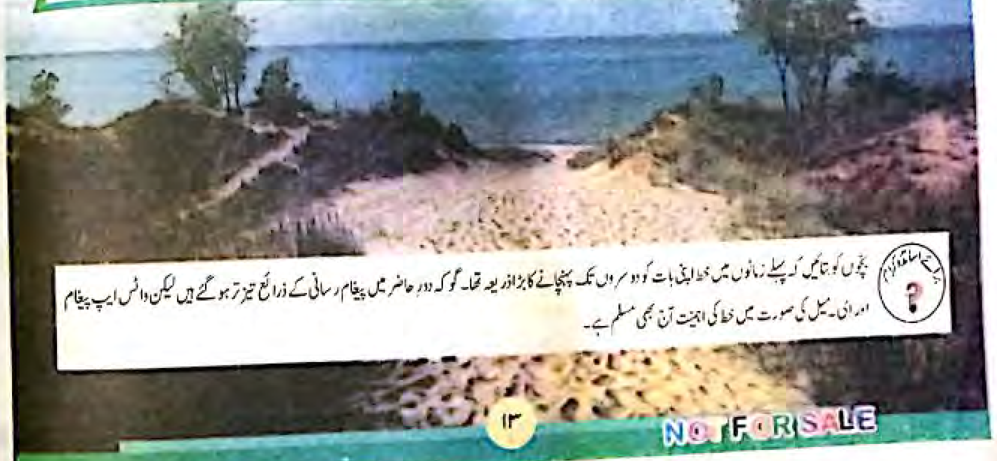

برائے اساتذہ کرام: بچوں کو بتائیں کہ پہلے زمانوں میں خط اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے کا بڑا ذریعہ تھا۔ گو کہ دورِ حاضر میں پیغام رسانی کے ذرائع تیز تر ہو گئے ہیں لیکن واٹس ایپ پیغام اور ای۔میل کی صورت میں خط کی اہمیت آج بھی مسلم ہے۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وفود	وفد کی جمع، نمائندوں کی جماعت	متعدد	کئی، بہت
مقیم	قیام کرنے والا	منحرف	پھرنے والا
پیروکار	پیچھے، پیچھے چلنے والا	صلہ رحمی	غریبوں سے اچھا سلوک کرنے والا
بہتان	الزام	تقویٰ	پرہیز گاری
ہوس	لالچ	معاہدہ	عہد و پیمان، باہم اقرار کرنا

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) صلح حدیبیہ کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اشاعت اسلام کے لیے کیا اقدامات کیے؟

(ب) ہرقل کو خط ملا تو اس نے کیا حکم دیا؟

(ج) ابوسفیان کس کے ساتھ فلسطین آئے تھے اور کہاں مقیم تھے؟

(د) ابتدا میں اسلام قبول کرنے والے کون لوگ تھے؟

(ہ) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کفار کو کس بات سے منع فرماتے تھے؟

(و) ہرقل نے اہلِ دربار سے کیا کہا؟

(ز) ہرقل نے حقیقت جاننے کے باوجود اسلام قبول کیوں نہیں کیا؟

برائے اساتذہ کرام: "خاص الفاظ" کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ ان الفاظ کے جملے بنوائیں تاکہ بچے روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کو استعمال کر سکیں۔
"تفہیم" میں دیے ہوئے سوالات کے ذریعے سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

۳۔ سبق کے مطابق خالی جگہیں پُر کریں۔

- o صلح حدیبیہ کے بعد حضور ﷺ نے مختلف ________ کو خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دی۔
- o ہرقل نے کہا کہ وہ دن دور نہیں کہ میری ________ پر ان کا قبضہ ہو جائے گا۔
- o انبیا کے ابتدائی پیروکار ہمیشہ ________ ہوتے ہیں۔
- o خط سننے کے بعد ہرقل نے کہا کہ ________ کے بچاؤ کا واحد طریقہ اطاعت ہے۔

بات سے نکلے بات

۴۔ "انبیا کے پیروکار ہمیشہ غریب ہوتے ہیں۔" ہرقل کے اس بیان کے بارے میں اپنے ہم جماعتوں سے بات چیت کریں۔

قواعد سیکھیں

۵۔ ان الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں لکھیں:

شکست فاش | منحرف | عہد و قرار | بہتان | ہوس | چنگاری سلگنا

یاد رکھیں!

o حروفِ تاسف سے مراد ایسے کلمات یا حروف ہیں جو افسوس کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔
مثلاً: کاش!، افسوس!، ہائے! وغیرہ۔

۶۔ الفاظ کے متضاد تحریر کریں:

صلح | اسلام | دنیا | حکمران | شکست | شریف | جھوٹ

۷۔ دیے گئے جملے غور سے پڑھیں اور ان جملوں میں سے حروفِ تاسف کی نشان دہی کریں۔

- o افسوس! میں اس کی مدد نہ کر سکا۔
- o ہائے ہائے! میرا سامان گم ہو گیا۔
- o اُفوہ! میری بات تمھاری سمجھ میں نہیں آئی۔
- o یا اللہ! میری مدد فرما۔
- o اللہ اللہ! مدینے کی کیا بات ہے۔
- o واہ رے! تیرے کیا کہنے۔
- o کیا! یہ سب کیسے ہوا۔

۸۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

۱۔ وہ کلمہ جو کسی نام کی تکرار سے بچنے کے لیے استعمال ہو، کہلاتا ہے:

☐ اسم علم ☐ اسم اشارہ ☐ اسم ضمیر ☐ اسم موصول

برائے اساتذۂ کرام

سوال نمبر ۳ کی سرگرمی کے لیے بچوں کو حضور اکرم ﷺ کے ابتدائی ساتھیوں کے بارے میں معلومات دیں۔
سوال نمبر ۵ کی سرگرمی کے لیے پہلے زبانی جملے بنانے کی مشق کروائیں، پھر لکھنے کو کہیں۔

۲۔ وہ اسم جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر جملے کا مفہوم واضح نہ ہو، کہلاتا ہے۔

☐ اسم اشارہ ☐ اسم علم ☐ اسم ضمیر ☐ اسم موصول

۳۔ وہ خاص نام جو کسی شخص کی پہچان کے لیے بطورِ علامت استعمال کیا جاتا ہو، کہلاتا ہے۔

☐ اسم ضمیر ☐ اسم موصول ☐ اسم اشارہ ☐ اسم علم

۴۔ وہ اسم جو کسی چیز، شخص یا جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کیا جائے، کہلاتا ہے۔

☐ اسم علم ☐ اسم اشارہ ☐ اسم موصول ☐ اسم ضمیر

۹۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
سید الشہدا	اسم اشارہ
اُس کا	اسم موصول
وہ	اسم علم
جو	اسم ضمیر

کچھ نیا لکھیں

۱۰۔ ہرقل نے ابو سفیان کی باتیں سن کر آخر میں کیا کہا؟ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۱۔ کسی غیر مسلم کو دعوتِ دین پیش کرنے کے لیے ایک خط تحریر کریں۔

۱۲۔ سیرت کی کسی کتاب میں سے مختلف بادشاہوں کے نام آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے خطوط پڑھنے کی کوشش کریں۔

برائے اساتذۂ کرام

سوال نمبر ۷ کی سرگرمی سے پہلے حروفِ تاسف کی تعریف بچوں کو سمجھائیں، پھر روزمرہ کی گفتگو میں استعمال ہونے والے حروفِ تاسف کی مثالیں دیں۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

سبق ۴

شہد کا انصاف

پڑھنے سے پہلے

- انصاف سے کیا مراد ہے؟
- ہارون الرشید کون تھا؟

اہم الفاظ: لیاقت و قابلیت، جمع پونجی، جوہری، چرچا، اوٹ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سن کر معلومات اخذ کر سکیں اور سوالات کے زبانی جوابات دے سکیں۔
- زبانی اظہارِ خیال کر سکیں۔
- روزمرہ/محاورہ/کہاوتوں/ضرب الامثال کا مفہوم سمجھتے ہوئے عبارت پڑھ سکیں۔
- عبارت کی تلخیص لکھ سکیں۔
- اسم معرفہ کی پہچان اور استعمال کر سکیں۔

خلیفہ ہارونُ الرّشید کے زمانے کی بات ہے، بغداد میں ایک شخص رہتا تھا جس کا نام حَسن تھا۔ اس نے محنت اور کفایت سے زندگی بسر کر کے ایک ہزار اشرفیاں جمع کر لی تھیں۔ اتفاق سے اسے ایک کام کے سلسلے میں بغداد سے باہر جانا پڑ گیا۔ وہ اپنی جمع پونجی اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا تھا، اس لیے اُس نے بازار سے ایک مشکیزہ لیا۔ اس میں اشرفیاں ڈالیں اور پھر مشکیزے کو شہد سے بھر کے اس کا منھ مضبوطی سے بند کر دیا۔ اب وہ اس مشکیزے کو لے کر شُرفُ الدّین جوہری کے پاس گیا۔ شُرفُ الدّین بغداد کا مشہور جوہری تھا اور حَسن کے پڑوس ہی میں رہتا تھا۔

برائے اساتذہ کرام: سبق پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ بچوں سے سبق کی خواندگی درست تلفظ اور روانی سے کروائیں۔ انھیں مشکل الفاظ کا درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔

حَسن نے مشکیزہ شُرفُ الدّین کے حوالے کر کے کہا: ''بھائی! مجھے ایک ضروری کام سے باہر جانا پڑ گیا ہے۔ تم یہ شہد کا مشکیزہ اپنے پاس بطورِ امانت رکھ لو۔ میں واپس آؤں گا تو لے لوں گا۔''

شُرفُ الدّین نے مشکیزہ اپنے پاس رکھ لیا اور حَسن مطمئن ہو کر اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔

حَسن کو سفر پر گئے ہوئے نو دس ماہ ہوئے تھے کہ ایک رات اِتفاق سے شُرفُ الدّین کو شہد کی ضرورت پڑی۔ اُس نے سوچا کہ کیوں نہ حَسن کے مشکیزے سے تھوڑا سا شہد لیا جائے۔ اس نے مشکیزے کا منھ کھولا اور پیالے میں شہد انڈیلنے لگا تو شہد کے ساتھ ایک اشرفی بھی پیالے میں آ گری۔

اشرفی دیکھ کر شُرفُ الدّین کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں۔ وہ سمجھ گیا کہ حَسن نے اس مشکیزے میں اشرفیاں چھپا رکھی ہیں۔ اُس وقت تو اُس نے اشرفی کو دوبارہ مشکیزے میں ڈال کر مشکیزے کا مُنھ بند کر دیا لیکن دو تین روز بعد اس نے آدھی رات کے وقت اس مشکیزے سے شہد اور اشرفیاں الگ الگ برتنوں میں نکالیں۔ پھر اس خیال سے کہ کوئی اشرفی مشکیزے کے اندر چپکی نہ رہ گئی ہو، اس نے مشکیزے کو اندر سے خوب صاف کر لیا۔

اس نے اشرفیوں کے ساتھ شہد پر بھی خوب ہاتھ صاف کیا کیوں کہ وہ بڑا عمدہ شہد تھا۔ اس کے بجائے اس نے بازار سے تازہ اور سستا سا شہد لے کر مشکیزے کو لَبالَب بھرا اور اُس کا منھ پہلے کی طرح بند کر کے مکان کے ایک کونے میں رکھ دیا کہ جب حَسن آئے گا تو مشکیزہ اُس کے حوالے کر دوں گا۔

حَسن ایک سال بعد واپس آیا۔ آتے ہی اُس نے شُرفُ الدّین کے گھر کا رخ کیا اور اپنی امانت واپس طلب کی۔ شُرفُ الدّین نے گھر کے کونے میں پڑا ہوا مشکیزہ اُٹھا کر اس کے حوالے کر دیا۔ حَسن نے گھر جا کر مشکیزہ کھولا تو اس میں صرف شہد ہی شہد تھا۔ اشرفیاں غائب تھیں۔ وہ بڑا سٹپٹایا۔ بھاگا بھاگا شُرفُ الدّین کے گھر آیا اور بولا: ''میرے مشکیزے میں ایک ہزار اشرفیاں بھی تھیں، وہ کہاں گئیں؟''

شُرفُ الدّین نے حیرت سے کہا: ''اشرفیاں! تمھارے مشکیزے میں؟ کیوں مذاق کرتے ہو بھائی؟ تم نے تو کہا تھا کہ اس میں شہد ہے؟''

''کہا تو تھا مگر اس میں اشرفیاں بھی تھیں۔'' حَسن بولا۔

شُرفُ الدّین نے کہا ''تم نے جس حالت میں مشکیزہ میرے حوالے کیا تھا، میں نے اسی حالت میں تمھیں لوٹا دیا اور تم ہو کہ میرا شکریہ ادا کرنے کے بجائے اُلٹا مجھے چور بنا رہے ہو۔ کیا زمانہ آ گیا ہے! ایک تو امانت کو سال بھر سنبھال کے رکھو، اوپر سے چور کہلاؤ۔''

پڑھنے کے دوران میں

- حسن نے اشرفیاں کس کے حوالے کی تھیں؟
- حق پر ہونے کے باوجود حسن کا مقدمہ کیوں کمزور تھا؟

Scanned with CamScanner

"بھائی، میں تمھیں چور تو نہیں کہتا۔" حسن بولا۔

"تو اور کیا کہتے ہو؟" شرف الدین غصے سے بولا۔

حسن نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح شرف الدین سے اطمینان کے ساتھ بات کر کے اسے قائل کر لے مگر وہ تو بات سننے کو تیار ہی نہ تھا۔ پھر اس میں قصور حسن کا بھی تھا۔ وہ شہد کا مشکیزہ امانت رکھ کر گیا تھا۔ اب وہ شرف الدین پر ان اشرفیوں کا دعویٰ کیسے کر سکتا تھا جو اُس نے اس مشکیزے میں چھپا رکھی تھیں۔ مگر یہ نقصان ایسا نہ تھا کہ حسن خاموشی سے برداشت کر جاتا۔ یہی ہزار اشرفیاں اس کی عمر بھر کی جمع پونجی تھیں۔

اس نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی، عدالت میں عرضی لی مگر بات نہ بنی۔ آخر کسی طریقے سے وہ خلیفہ ہارونُ الرّشید کی خدمت میں پہنچا۔

حسن نے خلیفہ کے سامنے اپنی مصیبت کی داستان بیان کی تو خلیفہ کو اِس بات کا یقین تو فوراً ہو گیا کہ حسن جو کچھ بیان کر رہا ہے، صحیح ہے۔ مگر اس مسئلے کا کوئی حل نہیں سوجھ رہا تھا۔ قانونی طور پر صورت یہ تھی کہ حسن نے شہد کا مشکیزہ شرف الدین کے پاس امانت رکھوایا اور ایک سال بعد شرف الدین نے یہ مشکیزہ حسن کو واپس کر دیا۔ اس لحاظ سے شرف الدین پر کوئی الزام نہیں آتا تھا، کیوں کہ حسن نے امانت رکھواتے وقت صرف شہد کا ذکر کیا تھا، اشرفیوں کا نہیں۔ اب اگر وہ اشرفیوں کا دعوے دار ہے تو قانون اس کی کوئی امداد نہیں کر سکتا۔ یہ بات ثابت کرنا بڑا دشوار تھا کہ شرف الدین نے اس مشکیزے کو کھولا بھی تھا یا نہیں؟

یہ ایک ایسا پیچیدہ اور دل چسپ مقدمہ تھا سارے بغداد کی محفلوں میں اس کا چرچا ہونے لگا۔ جہاں جاؤ، یہی ذکر ہوتا کہ دیکھیے، خلیفہ ہارونُ الرّشید حسن اور شرف الدین کے مقدمے کا کیا فیصلہ کرتا ہے؟

ایک رات خلیفہ، اپنے وزیر کے ہمراہ بھیس بدل کر بغداد کی گلیوں میں پھر رہا تھا کہ ایک جگہ چند لڑکے کھیلتے ہوئے نظر آئے۔ وہ حسن اور شرف الدین کا کھیل کھیل رہے تھے۔ خلیفہ اور وزیر ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑے ہو کر اُن کا کھیل دیکھنے لگے۔ ایک لڑکا قاضی بنا بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے دو لڑکے حسن اور شرف الدین بنے کھڑے تھے۔ اردگرد کچھ اور لڑکے پولیس کے جوان بنے کھڑے تھے۔ قاضی لڑکے نے نہایت رُعب دار آواز میں حسن سے کہا:

"اپنی فریاد پیش کرو، فریادی!"

وہ لڑکا جو حسن بنا ہوا تھا، بولا: "حضور! میں اپنا شہد کا مشکیزہ شرف الدین کے پاس امانت رکھوا گیا تھا۔ اُس مشکیزے میں شہد کے علاوہ ایک ہزار اشرفیاں بھی تھیں۔ شرف الدین نے مشکیزہ مجھے واپس دیا تو اس میں صرف شہد تھا، اشرفیاں موجود نہ تھیں۔ وہ اشرفیاں میری عمر بھر کی کمائی ہے، حضور! وہ مجھے شرف الدین سے واپس دلوائی جائیں۔"

برائے اساتذہ کرام: سبق پڑھاتے ہوئے "پڑھنے کے دوران میں" کے تحت دیے ہوئے سوالات بچوں سے پوچھیں تا کہ سبق سے متعلق ان کے فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ "آئیں مزید جانیں" میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

اب قاضی لڑکا شرف الدین سے مخاطب ہوا: "تم اس کے جواب میں کیا کہتے ہو، شرف الدین؟"

وہ لڑکا جو شرف الدین بنا ہوا تھا، کہنے لگا: "حضور! اس شخص نے جو کچھ بیان کیا ہے، وہ بالکل جھوٹ ہے۔ یہ اپنا شہد کا مشکیزہ میرے پاس امانت رکھوا گیا تھا۔ سال بھر وہ میرے پاس امانت پڑا رہا۔ جب یہ آیا تو میں نے اُسی حالت میں اُسے واپس کر دیا۔"

قاضی نے یہ سن کر کہا: "اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے اُس مشکیزے کو بالکل نہیں کھولا؟"

شرف الدین نے جواب دیا: "بالکل نہیں، حضور! یہ خواہ مخواہ مجھ پر اِلزام لگا رہا ہے۔"

قاضی لڑکے نے کچھ دیر سوچا، پھر کہنے لگا: "وہ مشکیزہ کہاں ہے؟ اسے ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔"

وہ لڑکا جو حسن بنا ہوا تھا، ذرا جُھکا اور اس نے اپنے قدموں میں پڑا ہوا مشکیزہ اُٹھا کر قاضی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: "یہ لیجیے، حضور!"

قاضی لڑکے نے دونوں ہاتھوں میں مشکیزہ تھام کر اُسے ایک نظر دیکھا، پھر حسن سے کہا: "کیا یہ تمھیں اسی حالت میں ملا تھا؟"

"جی حضور!" حسن نے کہا: "میں نے اِسے کھول کر دیکھا ضرور تھا، مگر جب یہ معلوم ہوا کہ اس میں سے اشرفیاں غائب ہیں تو پھر بند کر دیا۔"

قاضی لڑکے نے کہا: "اچھا، ہم دیکھتے ہیں۔"

یہ کہتے ہوئے اُس نے مشکیزہ کھول کر اس میں سے جھوٹ موٹ تھوڑا سا شہد چکھا اور پھر بولا: "ہوں! شاہی طبیب کو حاضر کیا جائے۔"

یہ سُن کر ایک لڑکا آگے بڑھا اور قاضی لڑکے کے سامنے آداب بجالاتے ہوئے کہنے لگا: "طبیب حاضر ہے، حضور۔"

قاضی لڑکے نے کہا: "آج تمھاری حکمت اور دانائی کا اِمتحان ہے۔ یہ شہد کا وہ مشکیزہ ہے جو حسن نے ایک سال پہلے شرف الدین کے پاس امانت رکھوایا تھا۔ اس مشکیزے کے اندر جو شہد ہے، ہم اس کے بارے میں تمھاری رائے جاننا چاہتے ہیں۔"

شاہی طبیب لڑکے نے ہاتھ بڑھا کر مشکیزہ قاضی کے ہاتھ سے لیا اور پھر اس میں سے جھوٹ موٹ تھوڑا سا شہد چکھ کر کہنے لگا:

"حضور، میری رائے میں یہ شہد تازہ ہے۔ ایک سال پرانا شہد نہیں ہے۔"

قاضی لڑکے نے کہا: "کیا تم یقین سے کہتے ہو؟"

"بالکل یقین سے، حضور!" شاہی طبیب کہنے لگا۔ "اس میں وہ تلخی نہیں ہے جو پرانے شہد کے ذائقے میں پیدا ہو جاتی ہے۔"

اس پر قاضی لڑکے نے کہا: "ٹھیک ہے، ہمارا اپنا خیال بھی یہی تھا۔ مگر ہم شاہی طبیب کی رائے لیے بغیر کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتے تھے۔"

پھر وہ شرف الدین سے مخاطب ہوا: "جانتے ہو اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے امانت میں خیانت کی ہے۔ تم نے مشکیزہ کھول کر اس میں سے شہد اور اشرفیاں نکال لیں اور اس میں بازار سے تازہ شہد لے کر بھر دیا۔ اب تمھاری سزا یہ ہے کہ حسن کی ایک ہزار اشرفیاں اس کو واپس کر دو، ورنہ تمھارا گھر بار نیلام کر دیا جائے گا اور تمھیں قید خانے میں ڈال دیا جائے گا۔"

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

یہ ڈراما دیکھنے کے بعد خلیفہ ہارونُ الرّشید نے اپنے وزیر کو ہدایت کی کہ اس لڑکے کے گھر کا پتا چلائے جو قاضی بنا تھا اور پھر اگلے دن اُسے دربار میں پیش کیا جائے۔

وزیر نے اگلے دن اس لڑکے کو خلیفہ کے سامنے پیش کیا تو خلیفہ نے کہا: ''بیٹا! حَسَن اور شَرَفُ الدّین کے مقدمے پر مبنی پورا ڈراما کل رات ہم دیکھ چکے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جیسا اِنصاف تم نے وہاں کھیل کھیل میں کیا تھا، ویسا ہی اس دربار میں بھی کرو۔ وہاں تم قاضی بنے ہوئے تھے، میں یہاں بھی قاضی کا عہدہ تمھارے حوالے کرتا ہوں۔ حَسَن اور شَرَفُ الدّین کا مُقدّمہ تمھارے سامنے پیش ہوگا اور تم اس کا انصاف یہاں بھی اسی طرح کرو گے جس طرح وہاں کیا تھا۔''

خلیفہ نے اس لڑکے کو قاضی کی کُرسی پر بٹھایا اور پھر حسن اور شَرَفُ الدّین کا مُقدّمہ اُس کی عدالت میں پیش ہوا۔ سارا بغداد شہر اس مُقدّمے کی کارروائی دیکھنے کے لیے اُمڈ آیا تھا۔

حَسَن اور شَرَفُ الدّین کے بیانات سننے کے بعد جب قاضی کے حکم سے شاہی طبیب نے مشکیزے کے شہد کو چکھا اور یہ رائے دی کہ یہ شہد بالکل تازہ ہے اور ایک سال پرانا نہیں ہے تو سننے والے حیران رہ گئے۔ چنانچہ قاضی کے فیصلے کے مطابق شَرَفُ الدّین کو حَسَن کی ایک ہزار اشرفیاں واپس دینی پڑیں۔

خلیفہ ہارونُ الرّشید لڑکے کی دانائی سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے بھاری انعام دینے کے علاوہ اُس کا ماہانہ وظیفہ بھی مُقرّر کر دیا۔ کہتے ہیں کہ وہ لڑکا بڑا ہو کر بہت بڑے عہدے پر پہنچا اور اس نے اپنی لیاقَت وقابلیّت سے ایسے ایسے کارنامے انجام دیے جنھیں لوگ آج بھی یاد کرتے ہیں۔

آئیں مزید جانیں

- ہارون الرشید پانچویں عباسی خلیفہ تھے۔ ۷۸۶ء تا ۸۰۹ء تک مسند خلافت پر فائز رہے۔ اُن کے دور میں سائنس، ثقافت اور مذہبی رواداری کو عروج ملا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- آپس میں لین دین یا امانت کا معاملہ تحریری صورت میں ہونا چاہیے۔
- روایتی طریقوں سے ہٹ کر بھی معاملے کی تہ تک پہنچا جا سکتا ہے۔
- بعض اوقات بچے اپنی ذہانت سے وہ گتھی سلجھا دیتے ہیں جو بڑے نہیں سلجھا سکتے۔ اس لیے بچّوں کی ذہانت کو وقت پر معلوم کرنے اور افزائش کرنے کی ضرورت ہے۔

برائے اساتذہ کرام: سبق میں سے کوئی ایک اقتباس بچّوں کو املا کرائیں۔ املا چیک کریں، غلطیوں کی اصلاح کریں۔

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کفایت	میانہ روی	مشکیزہ	پانی کی مشک
دشوار	مشکل	طبیب	حکیم
تلخی	کڑواپن	اُمڈ آنا	بہت زیادہ لوگوں کا آنا، ہجوم ہونا

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) حَسَن نے اشرفیاں کیسے جمع کی تھیں؟

(ب) حَسَن نے مشکیزے کو کس چیز سے بھرا تھا؟

(ج) شرف الدین کو کیسے معلوم ہوا کہ مشکیزے میں اشرفیاں ہیں؟

(د) شَرَفُ الدّین نے اشرفیوں کا کیا کیا؟

(ہ) حَسَن کتنے عرصے بعد وطن واپس آیا؟

(و) حَسَن کس کس کے پاس مقدمہ لے کر گیا؟

(ز) خلیفہ نے اس مُقدّمے کا فیصلہ کیسے کیا؟

(ح) اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟ استاد کو بتائیں۔

(ط) اس کہانی کا کون سا کردار آپ کو زیادہ پسند ہے اور کیوں؟

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۲ کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات کی سرگرمی سے پہلے بچّوں سے یہ کہانی پڑھوائیں پھر ان سے زبانی سنیں۔

Scanned with CamScanner

قواعد سیکھیں

۶۔ واحد کی جمع لکھیں۔

خلیفہ　　اشرفی　　کوشش　　داستان　　الزام

۷۔ اپنے جملے بنائیں۔

مشکیزہ　　امانت　　شہد　　عہدہ　　دانائی

۸۔ دیے ہوئے کلمات کو جملوں میں استعمال کریں اور ہر جملے کے آگے اسم معرفہ کی قسم لکھیں۔

قائدِاعظم	حالی	حضرت ابراہیم خلیل اللہ	وہ	آپ
یہ	جو کچھ	جیسا	جن کا	انھوں

کچھ نیا لکھیں

۹۔ خلیفہ ہارون الرشید نے حسن اور شرف الدین کے مقدمے کا فیصلہ کیسے کیا؟ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۱۰۔ امانت میں خیانت کے پانچ نقصانات لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۱۔ حسن اور شرف الدین کے واقعے کو ڈرامے کی صورت میں جماعت کے کمرے میں پیش کریں۔

۱۲۔ خلیفہ ہارون الرشید اور قاضی لڑکے کی باتوں کو مکالمے کی صورت میں بیان کریں۔

برائے اساتذۂ کرام

سوال نمبر ۸ کی سرگرمی سے پہلے بچوں سے اسم معرفہ کی اقسام مع تعریفوں کے پوچھ لیں۔
سوال نمبر ۱۱ اور ۱۲ کی سرگرمیوں کے لیے بچوں کو مکالمے اور ڈرامے کی مشق کروائیں۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

سبق ۵

اُستاد جی

پڑھنے سے پہلے

- علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟
- کس نبی نے اپنے آپ کو معلّم قرار دیا تھا؟

اہم الفاظ لُو تعمیراتی کام کیفیت پنشن دبیز ہٹ دھرمی

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ذرائع ابلاغ میں پیش کیے گئے ڈراموں، خبروں اور فیچروں کو سُن کر تبصرہ کر سکیں۔
- مضمون / کہانی پڑھ کر خلاصہ / مرکزی خیال لکھ سکیں۔
- عبارت سُن کر اہم نکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- سابقوں کا درست استعمال کر سکیں۔
- تذکیر و تانیث کے حوالے سے غلط فقرات کی درستی کر سکیں۔

سورج آگ برسا رہا تھا۔ لُو کے تھپیڑوں سے وقاص کو گھبراہٹ کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔ وہ زبان کی مدد سے بار بار اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

یہ ایک سرکاری بینک تھا۔ اس بینک کی دوسری منزل پر تعمیراتی کام جاری تھا۔ وقاص اینٹیں ڈھونے پر مقرر ایک ادنیٰ سا مزدور تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنے سر پر اینٹوں کا بوجھ لادے سیڑھیوں کے ذریعے سے دوسری منزل پر پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا لباس

پھٹا پرانا تھا۔ پاؤں میں موجود جوتوں کے تلووں میں سوراخ تھے، جس کی وجہ سے راستے میں بکھری کنکریاں اسے تکلیف دے رہی تھیں۔ اتنی مشقّت کرنے کے بعد بھی اسے بس اتنی ہی اُجرت مل پاتی تھی کہ وہ روزمرہ زندگی میں دال دلیے کے علاوہ کوئی دوسرا خواب دیکھنے کے قابل نہیں تھا۔

پھیرا لگانے کے بعد وقاص نیچے آیا اور پھر اینٹوں والی گھوڑی کے پاس رک کر دم لینے لگا۔ ایسے میں اس نے دیکھا کہ ایک بزرگ شخص اسے تاڑ رہا ہے۔ ایک لمحے کے لیے وہ گھبرا گیا اور سوچنے لگا: ''کہیں یہ انتظامیہ کا آدمی نہ ہو۔ میں تو سانس لینے کے لیے رکا ہوں۔ یہ مجھے کام چور سمجھ کے مزدوری سے ہی نہ ہٹوا دے۔''

گھبراہٹ اور خوف کی کیفیت میں وقاص نے اینٹوں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر اپنے سر پر اینٹیں اٹھائے دوبارہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ بزرگ بھی اس کے قدم سے قدم ملاتے ہوئے بینک کے دروازے کی طرف بڑھے۔ وقاص نے سکون کا سانس لیا کیونکہ بزرگ آدمی کے حوالے سے اس کی سوچ غلط تھی۔ وہ بزرگ تو ریٹائرمنٹ کے بعد بینک سے اپنی ماہانہ پنشن لینے آئے تھے۔

وقاص ہانپتے ہوئے دوسری منزل تک پہنچا مگر جب وہ لوٹا تو حیران رہ گیا۔ وہ بزرگ اینٹوں کے پاس کھڑے اس کے منتظر تھے۔ اس سے پہلے کہ وقاص کچھ کہتا، وہ بزرگ خود ہی بول پڑا: ''اگر میں شناخت میں غلطی نہیں کر رہا تو تمھارا نام وقاص ہے۔'' وقاص نے اثبات میں

برائے اساتذۂ کرام: سبق پڑھانے سے قبل ''پڑھنے سے پہلے'' کے تحت دیے ہوئے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

NOT FOR SALE

اپنا سر ہلایا۔ بزرگ نے بینک کے دبیز شیشے کے دروازے کی طرف اشارہ کیا اور بولا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمھاری جگہ اس دروازے کے دوسری طرف ہو سکتی تھی؟ مگر تم اس دروازے کے اس طرف اتنی شدید گرمی میں دھکّے کھا رہے ہو۔'' یہ بات کہنے کے بعد وہ بزرگ چل دیے۔ وقاص کپکپا کے رہ گیا۔ وہ اس بزرگ کو روکنے کی ہمت بھی نہیں کر پایا۔ عجیب سی بے چینی نے اسے گھیر لیا تھا۔ باقی دن اس نے مزدوری تو کی مگر وہ اس بزرگ کے متعلق ہی سوچتا رہا۔ ''کون تھے وہ؟''

پڑھنے کے دوران میں

- وقاص کہاں کام کرتا تھا؟
- زمانے کے دھکّوں نے وقاص کو کیا سمجھایا؟

شام کو چھٹی کے بعد وہ جب گھر واپس لوٹا تو تب بھی وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ آرام کرنے کے لیے بان کی چارپائی پہ لیٹ گیا۔ ''کون تھے وہ؟ آخر کون تھے وہ؟'' اس کی سوچ کا مرکز بس یہی ایک سوال تھا۔ اچانک پھر اسے گزرا وقت یاد آ گیا۔ اسکول اور جماعت کے کمرے کے واقعات اس کی آنکھوں کے سامنے آ گئے۔

''وقاص! آج پھر تم اسکول دیر سے آئے ہو؟'' اُستاد جی پوچھ رہے تھے۔ ''وہ میں ۔۔۔'' وقاص بہانے بنانے لگا۔ اُستاد جی نے پھر پُوچھا: ''وقاص! ہوم ورک کیوں نہیں کیا؟'' ''سر! وہ میں ۔۔۔؟'' وقاص پھر سے بہانے بنانے لگا۔

دراصل وقاص کا پڑھائی میں دل نہیں لگتا تھا۔ اپنے جیسے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنا اسے پسند تھا۔ وہ روزانہ اسکول سے بھاگ جاتا۔ اُستاد جی کا روزانہ خبردار کرنا اسے بالکل پسند نہ تھا۔ اس کی ہٹ دھرمی دیکھتے ہوئے ایک دن اُستاد جی بولے: ''وقاص بیٹا! تعلیم سے غفلت ایک روز تمھیں مشکل میں ڈال دے گی۔ آج وقت تمھارے تعاقب میں ہے۔ ایک وقت آئے گا، جب تم وقت کا تعاقب کرنا چاہو گے مگر نہیں کر پاؤ گے۔'' وقاص، اُستاد جی کی بات سمجھے بغیر جلدی سے بولا: ''اُستاد جی! تعلیم کا فائدہ ہی کیا ہے؟ میرا باپ مزدور ہے۔ میں بھی مزدوری کر لوں گا۔'' یہ سن کر اُستاد جی سرد آہ بھر کے رہ گئے اور پھر تاسّف سے بولے: ''یہ دھوپ اور چھاؤں کا فرق ہے۔ ابھی تم اس فرق کو سمجھ نہیں پاؤ گے۔ ایک وقت آئے گا، جب تم اس فرق کو سمجھ لو گے مگر میں ڈرتا ہوں کہ تب تک بہت دیر ہو چکی ہو گی۔''

چند روز بعد وقاص اسکول سے ایسا بھاگا کہ پھر کبھی لوٹ کے واپس نہیں آیا۔ وہ اپنے باپ کے ساتھ مزدوری کرنے لگا۔ کتابوں کی جگہ اینٹوں نے لے لی تھی۔ زمانے کے دھکّوں نے اسے دھوپ اور چھاؤں کا فرق سمجھا دیا تھا اور اب وقاص کو یہ بزرگ آدمی ملا تھا۔ اس بزرگ نے وقاص سے کہا تھا: ''جانتے ہو۔ تمھارا مقام اس دروازے کے پیچھے ہو سکتا تھا، مگر افسوس تم نے اپنے لیے اس دروازے سے باہر کی دنیا کا انتخاب کیا۔''

اب اُستاد صاحب کی بات وقاص کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ دروازے کے پیچھے تعلیم یافتہ لوگ سکون سے بیٹھے قلم کی مدد سے اپنا کام کرتے ہیں اور دروازے کے باہر اس جیسے کتنے ہی لوگ محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہیں۔ اچانک وقاص بے اختیار اُچھل پڑا۔ یادوں کی لہروں پر بہتے ہوئے اس بزرگ کی صورت اس کے دماغ میں نُمایاں ہو گئی تھی۔

آگہی مزید بڑھائیں

- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کو یہ دعا سکھائی:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ●

''اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔'' (سورۂ طٰہٰ ۱۱۴)

اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں۔ کون تھے وہ؟ وقاص کو اپنے سوال کا جواب مل چکا تھا۔ وہ بزرگ کوئی اور نہیں، اس کے اُستاد جی تھے۔ اُستاد جی کا اندیشہ سچ ثابت ہو چکا تھا اور وقاص یہ بات سمجھنے میں بہت دیر کر چکا تھا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- محنت سے جی چُرانے کا نتیجہ پچھتاوے کی صورت میں نکلتا ہے۔
- علم سے شعور و آگہی ملتی ہے جس سے طرزِ زندگی میں تبدیلی آتی ہے۔

برائے اساتذۂ کرام: سبق پڑھاتے ہوئے ''پڑھنے کے دوران میں'' کے تحت دیے ہوئے سوالات بچوں سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کے فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ ''آگہی مزید بڑھائیں'' میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

مشق

اہم الفاظ

ا۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لُو	گرم ہوا	بے چینی	بے آرامی، پریشانی	تعاقب	پیچھا کرنا
تھپیڑے	تیز ہوا کے جھونکے	شناخت	پہچان	ہٹ دھرمی	ضد، ڈھٹائی
مشقت	محنت	غفلت	لاپروائی	کام چور	کاہل، نکما
نُمایاں	ظاہر، عیاں	آوارہ گردی	اِدھر اُدھر گھومنا	اُجرت	معاوضہ، مزدوری

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) وقاص کون تھا اور کیا کام کرتا تھا؟

(ب) اُستاد جی وقاص کو کیا نصیحت کرتے تھے؟

(ج) وقاص کی اُجرت میں کون کون سے کام ہوتے تھے؟

(د) علم کی ہماری زندگی میں کیا اہمیت ہے؟

(ہ) اس کہانی کے مرکزی کردار "وقاص" کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

(و) اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

برائے اساتذہ کرام: "خاص الفاظ" کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی بچوں کو یاد کروائیں۔ بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں تاکہ ان کا مفہوم واضح ہو سکے۔ "تفہیم" کے تحت دیے ہوئے سوالات سے قبل بچوں کو درست تلفظ کے ساتھ سبق دہرانے کے لیے کہیں تاکہ سبق سے متعلق اہم معلومات کا اعادہ ہو سکے۔

۳۔ سبق کے مطابق درست لفظ لگا کر جملے مکمل کریں۔

لُو کے ______ سے وقاص کو گھبراہٹ کا احساس ہو رہا تھا۔

وہ ______ ہوئے دوسری منزل تک پہنچا۔

اپنے ہی جیسے دوستوں کے ساتھ ______ کرنا اسے پسند تھا۔

اس کی ______ دیکھتے ہوئے ایک دن اُستاد جی بولے۔

دروازے کے پیچھے ______ لوگ سکون سے بیٹھے قلم کی مدد سے اپنا کام کرتے ہیں۔

اُستاد جی ______ بھر کے رہ گئے۔

۴۔ سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

راستے میں بکھری کنکریاں وقاص کو دے رہی تھیں:

(ا) سکون (ب) تکلیف (ج) اطمینان (د) رنج

بزرگ بینک سے لینے آئے تھے:

(ا) اُجرت (ب) وظیفہ (ج) تنخواہ (د) پنشن

دروازے کے باہر کتنے ہی اس جیسے محنت مزدوری کرنے پر تھے:

(ا) مسرور (ب) محکوم (ج) مجبور (د) مغموم

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۳ اور ۴ کی سرگرمیاں سبق کی تفہیم سے متعلق ہیں۔ ان کے ذریعے سے بچوں کی سبق سے متعلق دل چسپی اور فہم کا جائزہ لینا مقصود ہے۔

Scanned with CamScanner
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں AWAZ E INQILAB.COM

وقاص نے اینٹوں کا بوجھ اٹھا رکھا تھا:

(ا) کاندھوں پر (ب) کمر پر (ج) ہاتھوں پر (د) سر پر

بات سے نکلے بات

۵۔ آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ اگر آپ وقاص کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

۶۔ آپ کے خیال میں تعلیم انسان اور معاشرے میں کیا مثبت تبدیلی لاتی ہے؟ آپس میں بات چیت کے ذریعے سے وضاحت کریں۔

قواعد سیکھیں

۷۔ دیے گئے سابقوں سے دو دو الفاظ بنائیں۔

سابقے		
اَن	______	______
با	______	______
ہم	______	______
سر	______	______

یاد رکھیں!

- وہ ایک حرف یا زیادہ حروف جو کسی لفظ سے آکر اس میں نئے معنی پیدا کر دیں، سابقہ کہلاتا ہے۔ جیسے ناواقف، نالائق میں "نا" سابقہ ہے۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۵ اور ۶ کا مقصد بچوں کی سننے، بولنے اور اظہار کرنے کی صلاحیتوں کی نشوونما کرنا ہے۔ گروہی صورتوں میں ان سرگرمیوں کو مکمل کروائیں۔ "سابقے" کے تصور کی مشق کروائیں۔ بعد ازاں سوال نمبر ۷ اور ۸ کی سرگرمیاں انفرادی طور پر کروائیں۔

NOT FOR SALE

تذکیر و تانیث

اس نے دہی کھائی۔

دہی مذکر ہے اس لیے درست جملہ یوں ہوگا: "اس نے دہی کھایا۔"

اسی طرح

وہ عورت بہت لڑاکی ہے۔

درست جملہ یوں ہے: "وہ عورت بہت لڑاکا ہے۔"

۸۔ درج ذیل جملوں کو درست کر کے لکھیں۔

اسلم کا ناک زخمی ہوگیا۔ اسے بولنے کی مرض ہے۔ آج کی اخبار کدھر ہے؟

میرا گیند کس کے پاس ہے؟ میں نے پلاؤ کھائی۔

تفصیلیہ یہ علامت عبارت میں وہاں لگائی جاتی ہے جہاں مثال، فہرست یا کوئی تفصیل بیان کرنی ہو۔

مثلاً: پاکستان کے بڑے شہر ہیں: کراچی، لاہور، فیصل آباد، پشاور، کوئٹہ۔

۹۔ ذیل میں جن جملوں میں تفصیلیہ کی ضرورت ہے وہاں درست جگہ پر تفصیلیہ کا نشان لگائیں۔

- پاکستان کی مشہور صنعتیں ہیں چمڑا سازی، کھیلوں کا سامان، آلاتِ جراحی، ٹیکسٹائل مصنوعات وغیرہ۔
- کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ پاکستان کے مشہور شہر ہیں۔
- پاکستان میں کھیلے جانے والے مشہور کھیل یہ ہیں ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، کشتی۔
- اے ماؤں، بہنو، بیٹیو! قوم کی عزت آپ سے ہے۔
- قائداعظم نے فرمایا کام، کام اور بس کام۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

۹۔ خالی جگہیں پر کر کے محاورے مکمل کریں۔

مثال	محنت سے جی ________	محنت سے جی نہ چُراؤ
	سارے شہر میں اُس کا ________ بولتا ہے۔	
	اپنے منھ میاں ________ نہ بنو۔	
	اللہ کے سوا کسی سے لو نہ ________ ۔	
	وہ تو ہر جگہ اپنا اُلو ________ کرنا چاہتا ہے۔	

کچھ نیا لکھیں

۱۰۔ اسکول کی لائبریری میں کتابوں کے اضافے کے لیے ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام درخواست لکھیں۔

۱۱۔ اپنے چچا کے نام ایک خط لکھیں، جس میں اچھی تعلیم حاصل کرنے کے راستے میں آنے والے مسائل کا تفصیلی ذکر شامل ہو۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۲۔ ایک فہرست تیار کریں، جس میں تعلیم حاصل کرنے کے فوائد اور تعلیم حاصل نہ کرنے کے نقصانات درج ہوں۔ بعد ازاں جماعت کے کمرے میں اپنا کام پیش کرتے ہوئے اس کی وضاحت کریں۔

۱۳۔ ۵ر اکتوبر کو دنیا بھر میں یومِ اساتذہ منایا جاتا ہے۔ اس نسبت سے ایک مکالمہ تیار کریں اور جماعت میں پیش کریں۔

برائے اساتذۂ کرام: سوال نمبر ۱۰ کروانے سے پہلے بچّوں کو درخواست لکھنے کا طریقہ ایک دفعہ پھر سکھائیں۔ انھیں بتائیں کہ درخواست کسی مرد کے نام لکھی جائے یا خاتون کے، دونوں صورتوں میں لفظ جناب لکھا جائے گا۔ اسی طرح جناب اور صاحب / صاحبہ کو ایک ساتھ لکھنا درست نہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کو لکھا جائے۔

NOT FOR SALE

جائزہ۔۱

سننا/بولنا

۱۔ حمد کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

پڑھنا

۲۔ عبارت کو درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور آخر میں دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

نبی کریم ﷺ نے جہاں صحت وتن درستی، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کے بارے میں ہدایات عطا فرمائیں وہاں امراض کے تدارک کے لیے دوا اور علاج کو اپنانے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض پیدا نہیں کیا جس کی دوا پیدا نہ کی ہو۔ (بخاری، ابو ہریرہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مختلف بیماریاں لاحق ہوئیں اور ایسے مواقع پر مختلف طبیبوں نے آ کر آپ ﷺ کا علاج کیا۔ (ابن ماجہ)

آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو ضروری طبی مشورے دیے۔ آپ ﷺ نے بیماریوں سے بچنے کے لیے زیتون، انگور، انار، انجیر، لیموں، تربوز، کھیرا، لوکی، چقندر، ادرک، شہد اور سرکہ جیسی غذائیں تجویز فرمائیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طب کو اہمیت دینے کا یہ نتیجہ تھا کہ ساتویں صدی میں دنیائے اسلام میں طبی سائنس سے دل چسپی کو زبردست فروغ ملا۔ بغداد، دمشق، قاہرہ، غرناطہ، قرطبہ، اشبیلیہ وغیرہ میں دنیا کے بہترین اسپتالوں کی بنیادیں رکھی گئیں۔ اسی دور میں مسلمان اطبا نے "القانون" (Canon) اور الحاوی (Continens) لکھیں جن کو یورپ کی یونی ورسٹیوں میں چھے سو برس سے زائد عرصے تک پڑھایا جاتا رہا۔

عباسی خلافت کے دور میں صرف بغداد شہر میں طبیبوں (ڈاکٹروں) کی تعداد ۸۶۰ تھی۔ ان طبیبوں کا باقاعدہ امتحان لیا جاتا تھا۔ کسی طبیب کو بغیر لائسنس کے پریکٹس کی اجازت نہ تھی۔ یورپی مؤرخین لکھتے ہیں کہ دنیا میں پریکٹس کے لیے لائسنس کی شرط پہلی دفعہ اسلامی دنیا ہی میں رکھی گئی تھی۔

سوالات

(۱) طب سے کیا مراد ہے؟ (۲) نبی کریم ﷺ نے صحت وتن درستی کے بارے میں کیا ہدایات دیں؟

(۳) بیماری اور علاج کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

(۴) طبی سائنس کو فروغ دینے کے لیے مسلمان اطبا نے کیا کردار ادا کیا؟

(۵) صحت کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاون لوڈ کریں

قواعد

۳۔ درج ذیل الفاظ قواعد کی رو سے کیا ہیں؟ سامنے کالم میں لکھیں۔

شمس العلما	
وہ	
اُن	
جو کوئی	
آپ	
اُس	

۴۔ ان الفاظ کے متضاد تحریر کریں۔

جھوٹ دانائی سکون نمایاں کام چور غفلت

۵۔ ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

حکمت اوٹ اطاعت صلہ رحمی پیروکاری

لکھنا

۶۔ ان اشعار کی تشریح لکھیں۔

تیری فیاضی نے ذرّوں کو بنایا آفتاب
بن گئے اونٹوں کے چرواہے، زمانے کے امام
ایک ہی صف میں بٹھائے تُو نے آقا و غلام
اسود و احمر کی تُو نے ختم کرڈالی تمیز
تُو ہے جب خیر البشر، خیر الرسل، خیرالانام
تُو ہے جہاں میں خُدا کا آخری پیغام بر

(حافظ ظہورالحق ظہور)

NOT FOR SALE

سبق ۶

اب کیا کروں؟

پڑھنے سے پہلے

- دوسروں کی مدد کرنے کے دو فوائد بتائیں۔
- دوسروں کی مدد کن کن طریقوں سے کی جا سکتی ہے؟

اہم الفاظ: نوک جھونک، جاں فزا، دِل فریب، تیور، مصداق، نازُک اَندام، خاردار، آہ و بکا، اذِیّت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- کہانی سن کر سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- اُردو واقعات، کہانیوں اور ڈراموں کے کرداروں کے بارے میں مدلل اظہارِ خیال کر سکیں۔
- لطائف اور پہیلیوں کو پڑھتے ہوئے ان میں پوشیدہ دانش کو سمجھ سکیں۔
- مضمون لکھ سکیں۔ (کم از کم ۱۵۰ الفاظ)
- لاحقوں کا درست استعمال کر سکیں۔

دریا کے کنارے واقع گھنے جنگل میں لاتعداد سایہ دار درخت تھے۔ ان کے سائے میں انواع و اقسام کے جانور اور پرندے رہ رہے تھے۔ اس جنگل میں ضروریاتِ زندگی کی تمام اشیا وافر مقدار میں موجود تھیں۔ سب ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے تھے۔ کبھی کبھار کسی کی کسی سے نوک جھونک بھی ہو جاتی تھی۔ تاہم مجموعی طور پر جنگل کا نظام درست چل رہا تھا۔

اس جنگل میں ایک ننھا منا ہاتھی اپنے والدین کے ساتھ رہتا تھا۔ ننھے ہاتھی کا نام گٹو تھا۔ وہ سارا دن درختوں کے نرم پتے چباتا اور گھومتا پھرتا، مزے کی زندگی گزار رہا تھا۔ ایک دفعہ ننھے گٹو نے نہ جانے کہاں سے یہ سن لیا کہ چاندنی رات میں آسمان سے پریاں اُترتی ہیں اور اس وقت کا منظر بے حد جاں فزا اور دل کش ہوتا ہے۔

اس کے دل میں اس خُوب صُورت منظر کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا، مگر مسئلہ یہ تھا کہ اس کی امّی جان کی طرف سے اسے رات کے وقت گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہ تھی۔ ایک دفعہ پریاں دیکھنے کے لیے اس کا دل شدید مچلا اور وہ نظر بچا کر دبے پاؤں گھر سے باہر آ گیا۔

گھنے جنگل میں چاند کی چاندنی ہر سُو اپنا جادو جگا رہی تھی۔ درختوں کے پتّوں پر پڑے ہوئے شبنم کے قطرے موتیوں کی مانند نظر آ رہے تھے۔ صاف شفاف جھیل کا پانی چاندی کی طرح چمک رہا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے آسمان پر روشن چمکتا ہوا چاند اپنے ساتھ

برائے اساتذہ کرام: سبق پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں تاکہ بچے سبق پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو سکیں۔ بچوں سے سبق کی بلند خوانی درست تلفظ اور روانی سے کروائیں۔ انھیں مشکل الفاظ کا درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

ستاروں کی بارات لیے دھرتی پر اُتر آیا ہو۔ اس حسین اور دل فریب منظر کو دیکھ کر گَنّو میاں کبھی جھیل میں کُود پڑتا اور اس کی لہروں کے ساتھ چھیڑ خانی کرتا تو کبھی جھیل سے باہر نکل کر اپنی سونڈ اور کانوں کو جھٹکتا۔ یہ گویا اس کی زندگی کی حسین ترین رات تھی۔

اچانک موسم کے تیور بدلے۔ چاند بادلوں کی اوٹ میں چُھپ گیا اور ہر سُو تاریکی کا راج ہو گیا۔ گَنّو اس اچانک صُورتِ حال سے اُٹھا۔ اس کا دل انجانے خوف سے سوکھے پتّے کی طرح لرزنے لگا۔ آسمان پر بادل گرجے، بجلی کوندی اور اس کے ساتھ ہی ٹپ ٹپ بارش کی بوندیں ہر طرف ساز بجانے لگیں۔ تھوڑی ہی دیر میں بارش نے طوفان کا روپ دھار لیا۔

''یا اللہ! یہ کیا ہو گیا۔ ابھی تو اتنا خوش گوار موسم تھا۔ چند لمحوں ہی میں کایا پلٹ گئی۔ میں اب کیا کروں؟ اس آفت سے خود کو کیسے بچاؤں؟ واپس گھر کیسے لوٹوں؟ ننھا گَنّو چھاجوں برستے پانی کو دیکھ کر سوچنے لگا۔'' وہ پھر جان بچانے کے لیے قریب ہی واقع ایک غار میں گھس گیا، مگر آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا کے مصداق، غار میں ہر طرف خار دار جھاڑیاں تھیں۔ باہر طوفانی بارش تھی تو اندر کانٹے دار جھاڑیاں، جو ننھے گَنّو کے نازک جسم میں پیوست ہو گئی تھیں اور اسے بہت تکلیف دے رہی تھیں۔ بے چارے گَنّو کو یوں لگ رہا تھا کہ وہ صبح کا طلوع ہوتا ہوا سورج نہیں دیکھ پائے گا۔ وہ رو رو کر اللہ سے مدد کی درخواست کرنے لگا۔

اسی کش مکش میں ساری رات بیت گئی۔ صبح کی سفیدی نمودار ہوتے ہی وہاں سے لومڑی کا گزر ہوا۔ ننھے گَنّو نے اسے مدد کے لیے پکارا۔ لومڑی نے اسے حیرانی سے دیکھا اور بولی: ''ارے میاں! یہ تم غار میں کیسے پہنچے؟'' یہ سن کر گَنّو نے سرد آہ بھری اور بولا: ''میں کل چاندنی رات سے لُطف اندوز ہونے کے لیے گھر سے باہر نکلا تھا مگر طوفانی بارش کے باعث اس غار میں پناہ لینے پر مجبور ہو گیا۔ مجھے کیا پتا تھا کہ یہاں اتنی خار دار جھاڑیاں ہوں گی۔ میرا پورا جسم لہولہان ہو گیا ہے۔ میں بہت اذیت میں ہوں۔ خُدارا! مجھے یہاں سے باہر نکالو۔''

''ناں بابا ناں! اتنی خطرناک جھاڑیاں اور میں ٹھہری نازک اندام۔ میں بھلا تمھاری مدد کیسے کر سکتی ہوں؟ تمھیں تو کوئی طاقت ور جانور یا

برائے اساتذۂ کرام: بچوں کو دوسروں کی مدد کرنے کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔

NOT FOR SALE

خود اللہ تعالیٰ ہی اس مصیبت سے چھٹکارا دلوا سکتے ہیں۔'' لومڑی صاف انکار کرتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

''یا اللہ! تیری مخلوق کتنی بے حس ہے۔ کسی کے دکھ درد کا کوئی احساس ہی نہیں۔ اے اللہ! میری مدد کر۔ صرف تو ہی مجھے اس عذاب سے نجات دلا سکتا ہے۔''

پڑھنے کے دوران میں

- اس کہانی میں کن کن بری عادتوں کا ذکر ہوا ہے؟
- سبق میں بتایا گیا چاندنی رات کا منظر اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

ننھا گَنّو رو رو کر یہ فریاد کر رہا تھا کہ اتنے میں ادھر سے ایک ہرن کا گزر ہوا۔ گَنّو نے اسے مدد کے لیے کہا۔ ہرن بولا: ''پیارے بھائی! مجھے آپ کی تکلیف کا اندازہ ہے مگر میں آپ کی مدد کرنے سے قاصر ہوں کیوں کہ جھاڑیاں بہت خطرناک ہیں۔ میں آگے جا کر دیکھتا ہوں اگر کوئی اور مل گیا تو اسے آپ کی مدد کے لیے بھیج دوں گا۔ ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' یہ کہ کر ہرن نے اپنی راہ لی مگر آگے جا کر وہ اپنا وعدہ فراموش کر بیٹھا۔ گَنّو مارے تکلیف کے اب ادھ مُوا ہو گیا تھا۔ اسے اپنی زندگی ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی مگر، جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ اتنے میں ادھر سے ایک خرگوش کا گزر ہوا۔ وہ گَنّو میاں کو خون میں لت پت دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ وہ بھاگا بھاگا اپنے چند اور ساتھیوں کو بلا کر لایا۔ انھوں نے اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے گَنّو کو خار دار جھاڑیوں سے آزاد کرانے کی کوشش کی۔

اسی کوشش میں وہ خود بھی زخمی ہوئے مگر انھوں نے ہمت نہ ہاری۔ آخر کار وہ گَنّو کو موت کے منھ سے باہر نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ گَنّو کی آنکھوں میں تشکّر کے آنسو آ گئے اور وہ بولا: ''آپ لوگوں نے اپنی جان پر کھیل کر میری مدد کی۔ میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔ اگر کبھی آپ کو مدد کی ضرورت ہوئی تو مجھے ضرور یاد کیجیے گا، آپ کے کام آنا میں اپنی خوش نصیبی سمجھوں گا۔'' ''ارے بھائی! کیسی بے گانوں جیسی باتیں کرتے ہو۔ یہ تو ہمارا فرض تھا۔'' خرگوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آئیں مزید جانیں

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا
''ہر ذی روح چیز کے ساتھ حُسنِ سلوک پر اجر ہے۔''
(صحیح بخاری)

یوں کچھ عرصہ بیت گیا۔ ایک دن جنگل میں طوفانی ہوا چلی۔ جگہ جگہ درخت ٹوٹ کر گرنے لگے۔ پورے جنگل میں چیخ پکار مچ گئی۔ ہر سُو جانوروں کی آہ و بکا سنائی دے رہی تھی۔ سب جانور اپنی جان بچانے کی کوشش میں سرگرداں تھے۔ مگر یہ کیا! ننھا خرگوش ایک درخت تلے دبا بچاؤ بچاؤ کا شور مچا رہا تھا۔ گَنّو اپنے والدین کے ہمراہ جب وہاں سے گزرا تو ننھے خرگوش کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر دوڑ کر آیا۔ اس نے اپنی نازک سی سونڈ سے درخت کو اُٹھا کر دور پھینک دیا۔ گَنّو نے خرگوش کو اپنی سونڈ سے پکڑ کر اپنے اوپر سوار کیا اور اسے جنگل سے باہر لے آیا۔ ننھے خرگوش نے جان بچانے کے لیے ننھے گَنّو کا شکریہ ادا کیا تو وہ بولا: ''کیسی بے گانوں جیسی باتیں کرتے ہو۔ یہ تو میرا فرض تھا۔'' یہ کہ کر دونوں ہنسنے لگے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- والدین کی نافرمانی نقصان کا سبب بن جاتی ہے۔
- مصیبت میں گھری مخلوق کی مدد کرنا نیکی کا کام ہے۔

برائے اساتذۂ کرام: سبق پڑھاتے ہوئے ''پڑھنے کے دوران میں'' کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کے فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ ''آئیں مزید جانیں'' میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM

ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاون لوڈ کریں

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دل نشیں	خوبصورت، پیارا	برسُو	ہر طرف	آفت	مصیبت
نمودار ہونا	ظاہر ہونا، عیاں ہونا	خاردار	کانٹوں سے بھرا ہوا	فراموش کرنا	بھلا دینا
ہمراہ	ساتھ	آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے نکل کر دوسری میں پھنس جانا	مبتلا	گرفتار، پھنسا ہوا

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) ننھے گنّو نے چاندنی رات کے بارے میں کیا سُن رکھا تھا؟

(ب) ننھا گنّو کس مصیبت میں گرفتار ہو گیا تھا؟

(ج) بندر نے گنّو کو مصیبت میں دیکھ کر کیا پوچھا اور گنّو نے کیا جواب دیا؟

(د) گنّو کی مدد کس نے اور کس طرح سے کی؟

(ہ) اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

(و) اس کہانی میں آپ کو کون سا کردار پسند آیا اور کیوں؟

(ز) بحیثیت طالب علم آپ دوسروں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

برائے اساتذۂ کرام: سوال نمبر ۱ کے تحت دیے گئے الفاظ کا بچوں کو درست تلفظ اور مفاہیم بتائیں۔ بعد ازاں بچوں کے مختلف گروہ بنا دیں اور انھیں ان الفاظ کی مدد سے کوئی اقتباس یا کہانی لکھنے اور سنانے کے لیے کہیں۔ سوال ۲ کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات پہلے بچوں سے زبانی سنیں، پھر کاپی میں لکھوائیں۔

۳۔ سبق کے مطابق درست جواب کی نشان دہی دائرہ لگا کر کریں۔

ننھا گنّو نظر بچا کر دبے پاؤں اس سے باہر آ گیا: غار / گھر

اچانک موسم کے بدلے: مزاج / تیور

ننھا گنّو اس سے باہر نکل کر اپنی سونڈ اور کانوں کو جھٹکتا: جھیل / جنگل

ننھا گنّو جان بچانے کے لیے یہاں گھس گیا: جھاڑیوں / غار

اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر گنّو کو اس نے باہر نکالا: ہرن / خرگوش

بات سے نکلے بات

۴ دیا گیا واقعہ غور سے سنیں اور نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات دیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص سفر کر رہا تھا۔ راستے میں اسے سخت پیاس لگی۔ وہ پیاس سے بے چین ہو کر پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر گیا۔ آخر ایک جگہ اسے پانی کا ایک کنواں نظر آیا۔ وہ کنویں میں اترا اور اس نے پانی پیا۔ کنویں سے باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ ایک کُتّے نے پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان باہر نکال رکھی ہے اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے وہ پیاس بجھانے کے لیے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس نے سوچا کہ جس طرح مجھے پیاس نے ستایا ہوا تھا، اسی طرح اس کُتّے کو بھی ستا رکھا ہے۔ کُتّے کی حالت دیکھ کر اس کے دل میں رحم کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس کے پاس کنویں سے پانی نکالنے کے لیے کوئی برتن وغیرہ نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے کنویں سے پانی نکالنے کے لیے اپنا جوتا اُتارا اور جوتے میں پانی ڈال کر کنویں سے باہر آ کر کُتّے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ کو اس شخص کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس عمل کی وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی۔

سوالات:

- آدمی کو پیاس لگی تو اس نے کیا کیا؟
- آدمی کنویں سے باہر نکلا تو اس نے کیا دیکھا؟
- آدمی نے کُتّے کی مدد کیسے کی؟
- اس واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

برائے اساتذۂ کرام: سوال نمبر ۳ کی سرگرمی سے قبل بچوں سے سبق کا خلاصہ سنیں تاکہ سبق سے متعلق اہم معلومات کا اعادہ ہو سکے۔ بعد ازاں تحریری کام کروائیں۔ سوال نمبر ۴ کے تحت دیا ہوا اقتباس بچوں کو سنائیں۔ بعد ازاں اس سے متعلق بچوں کے فہم کا جائزہ لینے کے لیے ان سے دیے گئے سوالات کے جوابات پہلے زبانی پوچھیں، پھر کاپی میں لکھوائیں۔

Scanned with CamScanner

۵۔ کوئی سی چار اخلاقی خوبیوں اور ان کے معاشرے پر اثرات سے متعلق آپس میں بات چیت کریں۔

۶۔ آپ کا پسندیدہ کھلونا آپ کے بھائی سے ٹوٹ گیا ہے۔ آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ ایسے میں آپ کیا کریں گے اور کیوں؟

چابی کی تلاش

ایک دفعہ رات کو شیخ چلی سڑک پر لگے کھمبے کے نیچے کچھ تلاش کر رہا تھا۔ ایک شخص نے گاڑی روک کر پوچھا: کیا ڈھونڈ رہے ہو؟ شیخ چلی کہنے لگا: گھر میں چابی گم ہو گئی ہے۔ وہ شخص کہنے لگا: گھر میں کھوئی ہوئی چابی گھر جا کر ڈھونڈو۔ یہاں کیوں آئے ہو؟ شیخ چلی نے جواب دیا: گھر میں بجلی بند ہے۔

قواعد سیکھیں

لاحقے

دیے گئے الفاظ غور سے پڑھیں۔

حیرت انگیز | بدترین | صحت مند

اوپر نمایاں کیے گئے الفاظ لاحقے ہیں۔ وہ لفظ جو کسی لفظ کے آخر میں لگا کر اس سے نیا لفظ بنایا جائے اور اس سے لفظ کے معنوں میں کچھ اضافہ ہو جائے یا تبدیلی آئے، ''لاحقہ'' کہلاتا ہے۔

۷۔ حروف ملا کر الفاظ بنائیں اور درست لاحقے سے پہلے لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام

سوال نمبر ۵ اور ۶ سے متعلق بچوں سے بات چیت کریں۔ ہر بچے کو رائے کے اظہار کا موقع دیں۔
سوال نمبر ۷ کی سرگرمی سے قبل بچوں کو لاحقے کا مفہوم بتائیں اور مختلف مثالوں کے ذریعے سے اس کی وضاحت کریں، پھر تحریری کام کروائیں۔

NOT FOR SALE

______ گار   ______ پرست

______ گاہ   ______ آمد

______ گیر   ______ باز

کچھ نیا لکھیں

۸۔ دیے گئے اشعار سے متعلق اپنے تاثرات ایک جامع مضمون کی صورت میں لکھیں:

''یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں''

۹۔ نیکی سے کیا مراد ہے؟ ایک نیک فطرت انسان میں کن کن اوصاف کا ہونا ضروری ہے، ان میں سے کوئی سے پانچ اوصاف سے متعلق مختصر انوٹ لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۰۔ کہانی ''اب کیا کروں'' کو ڈرامے کی صورت میں جماعت کے کمرے میں پیش کریں۔

۱۱۔ دیے ہوئے عنوان پر تقریر تیار کر کے درست لب و لہجے اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ جماعت کے کمرے میں پیش کریں۔

تقریر کا عنوان:

''والدین کا احترام''

برائے اساتذہ کرام

سبق میں سے کوئی ایک اقتباس بچوں کو املا کرائیں۔ ہر بچے کی املا کا جائزہ لیں۔ غلطیوں کی صورت میں اصلاح اور رہنمائی کریں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

سبق ۷ چاند اور تارے

پڑھنے سے پہلے

- مدار اور ہلال میں کیا فرق ہے؟
- آپ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

اہم الفاظ قمر مدام بے تاب حجر جُنبش اَشہب تازیانہ پوشیدہ

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم سن کر سوالات کے زبانی جوابات دے سکیں۔
- نظم کے اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کر سکیں۔
- نظم و نثر کو منشا اور مقصد کے حوالے سے سمجھ کر درست اُتار چڑھاؤ اور روانی سے پڑھ سکیں۔
- عبارت سن کر اہم نکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- فعل ماضی کی اقسام کو پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔

ڈرتے ڈرتے دمِ سحر سے
تارے کہنے لگے قمر سے
نظارے رہے وہی فلک پر
ہم تھک بھی گئے چمک چمک کر
کام اپنا ہے صبح و شام چلنا
چلنا، چلنا، مدام چلنا
بے تاب ہے اس جہاں کی ہر شے
کہتے ہیں جسے سکوں، نہیں ہے
رہتے ہیں ستم کش سفر سب
تارے، انساں، شجر، حجر سب
ہو گا کبھی ختم یہ سفر کیا
منزل کبھی آئے گی نظر کیا

پڑھنے کے دوران میں
○ تارے کس سے بات کر رہے ہیں؟

کہنے لگا چاند، ہم نشینو!
اے مزرعِ شب کے خوشہ چینو!
جُنبش سے ہے زندگی جہاں کی
یہ رسم قدیم ہے یہاں کی
ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ
کھا کھا کے طلب کا تازیانہ
اس رہ میں مقام بے محل ہے
پوشیدہ قرار میں اجل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں
انجام ہے اس خرام کا حسن
آغاز ہے عشق، انتہا حسن

(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

پڑھنے کے دوران میں
○ "مزرعِ شب" سے کیا مراد ہے؟

آئیں مزید جانیں
○ چاند زمین کے گرد اپنا ایک چکر تقریباً ۲۹ یا ۳۰ دنوں میں مکمل کرتا ہے۔
○ جس راستے پر چاند سفر کرتا ہوا اپنا چکر مکمل کرتا ہے، اسے مدار کہتے ہیں۔

یاد رکھنے کی باتیں

- اس نظم میں شاعر نے چاند اور تاروں کے مکالمے کے ذریعے سے زندگی کے حقائق بیان کیے ہیں۔ مثلاً: اس کائنات کی ہر شے تغیر پذیر ہے۔
- زندگی مسلسل سفر اور حرکت کا نام ہے۔ جو لوگ منزل کا درست تعین کر لیتے ہیں اور عزم کے ساتھ حرکت اور سفر جاری رکھتے ہیں وہ کامیاب و کامران رہتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام: نظم پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ نظم پڑھاتے وقت "پڑھنے کے دوران میں" کے سوالات بھی مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ نظم سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ "آئیں مزید جانیں" میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَحر	صبح	قمر	چاند	فلک	آسمان
مدام	مسلسل، لگاتار	حجر	پتھر	مزرع	کھیتی
خوشہ چیں	وہ شخص جو کھیت کٹنے کے بعد گرے ہوئے خوشے چنتا ہے	اشہب	گھوڑا	تازیانہ	کوڑا، چابک
پوشیدہ	چھپا ہوا	اجل	موت	جُنبش	حرکت

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) نظم میں تارے چاند سے کس بات کی شکایت کر رہے ہیں؟

(ب) نظم کے مطابق کون کون سی چیز سفر میں ہے؟

(ج) "جُنبش سے ہے زندگی جہاں کی" سے کیا مراد ہے؟

(د) اس شعر کا مفہوم لکھیں: چلنے والے نکل گئے ہیں جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

(ہ) اس نظم میں علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہمیں کیا پیغام دے رہے ہیں؟

۳۔ دیے ہوئے الفاظ کے ہم آواز الفاظ نظم میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

سَحر فلک نظارے شام ہم نشینو اجل

برائے اساتذہ کرام: "خاص الفاظ" کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ بچوں سے ان الفاظ کے جملے بنوائیں تاکہ وہ روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کو استعمال کر سکیں۔ "تفہیم" میں دیے گئے سوالات کے ذریعے سے نظم کا اعادہ کروائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

بات سے نکلے بات

۴۔ نظم ''چانداور تارے'' کے اخلاقی سبق پر آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ محنت کس طرح سے انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرسکتی ہے؟

قواعد سیکھیں

وہ فعل جس میں کسی کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے، فعل ماضی کہلاتا ہے۔ جیسے: طیب گیا، فوزیہ خط لکھ رہی تھی، عافیہ کھانا کھا چکی تھی۔

> **یاد رکھیں!**
>
> ○ ایسے الفاظ جن کو زبان پر لاتے ہی ان سے متعلقہ اور بہت سے الفاظ ذہن میں آجائیں، انھیں ''متلازم یا گروہی الفاظ'' کہتے ہیں۔ جیسے: کائنات کے متعلق سوچتے ہی ذہن میں آسمان، چاند، تارے، سورج، رات کے الفاظ آتے ہیں۔

فعل ماضی کی اقسام

فعل ماضی مطلق: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا مطلق گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ گزرا ہوا زمانہ قریب کا ہے یا دُور کا۔ جیسے: اسد کوئٹہ گیا، عبداللہ آیا، جویریہ نے کھانا کھایا وغیرہ۔

ماضی قریب: اُس فعل کو کہتے ہیں جس میں قریب کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔ مثلاً: سلمٰی نے نماز پڑھی، فہد گیا ہے۔

۵۔ مندرجہ ذیل جملوں کو پہچان کر ان کو دوسرے کالم میں ماضی کی اقسام سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
سلیم راولپنڈی گیا۔ ○	
جویریہ نے کھانا کھایا۔ ○	○ ماضی مطلق
عدنان نے کام کیا تھا۔ ○	
ماجد نے کرکٹ کھیلی تھی۔ ○	○ ماضی بعید
وہ اسکول گیا۔ ○	
اختر نے کام ختم کیا ہے۔ ○	○ ماضی قریب
میں نے نماز پڑھی۔ ○	

۵۔ دیے گئے الفاظ کے دو دو متلازم الفاظ لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

سفر عدالت فلک شجر جماعت

کچھ نیا لکھیں

۶۔ آپ نے حال ہی میں علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظموں پر مشتمل ایک کتاب پڑھی ہے۔ اپنے دوست کے نام خط لکھیں اور اسے اس کتاب کی خصوصیات کے بارے میں آگاہ کریں۔

۷۔ دیے گئے بند کی تشریح حوالے کے ساتھ لکھیں۔

کہنے لگا چاند، ہم نشینو!
اے مزرعِ شب کے خوشہ چینو!
جُنبش سے ہے زندگی جہاں کی
یہ رسم قدیم ہے یہاں کی
ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ
کھا کھا کے طلب کا تازیانہ
اس رہ میں مقام بے محل ہے
پوشیدہ قرار میں اجل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

ہمارے کرنے کے کام

۸۔ ''عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی جہنم بھی'' اس موضوع پر تقریر تیار کریں اور جماعت میں پیش کریں۔

۹۔ ایسی قومیں جنھوں نے محنت کرکے ترقی کی منازل طے کی ہوں، ان کے بارے میں کتب یا انٹرنیٹ سے معلومات حاصل کریں اور جماعت میں ساتھیوں کو بتائیں۔

۱۰۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی نظم یاد کریں اور جماعت میں سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۹ کے تحت دیے گئے موضوع سے متعلق تقریر تیار کرنے میں بچوں کی مدد اور رہنمائی کریں۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

سبق ۸

ابتدائی طبّی امداد

اہم الفاظ: تصادُم   احتمال   تجسُّس   ریسکیو   اِنہماک   محلُول   غیر موصّل

پڑھنے سے پہلے

- کسی بھی حادثے کی صورت میں سب سے پہلے کیا کام کرنا چاہیے؟
- مدد فراہم کرنے کے چند طریقوں کے بارے میں بتائیں۔

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سبق کے اہم نکات بیان کر سکیں۔
- اخبارات، رسائل و جرائد میں خبریں، اداریے اور مضامین پڑھ سکیں۔
- سادہ مرکبات کی مدد سے جملے بنا سکیں۔
- تبصرہ لکھ سکیں۔ (کم از کم ۱۷۵ الفاظ)
- مشابہ الفاظ (بلحاظ املا) کو پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔

محلّے کے سب بچّے کھیل کے میدان میں ثاقب صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔ ثاقب صاحب نہ صرف مختلف کھیل کھیلنے میں ان کا ساتھ دیتے تھے بلکہ اکثر و بیشتر انھیں اچھی باتیں بھی بتایا کرتے تھے۔ شام ڈھلنے کو تھی مگر ثاقب صاحب ابھی تک نہیں آئے تھے۔ اس لیے بچّے گھروں کو واپس لوٹ گئے۔ اگلے دن بچّے جیسے ہی میدان میں پہنچے، ثاقب صاحب ان سے پہلے وہاں موجود تھے۔ سب بچّوں نے خوشی سے انھیں سلام کیا اور گذشتہ روز نہ آنے کی وجہ دریافت کی۔

ثاقب صاحب: میں کل ادھر ہی آ رہا تھا کہ اچانک راستے میں ایک حادثہ پیش آ گیا۔ تیز رفتاری کی وجہ سے دو موٹر سائیکلوں کا آپس میں تصادم ہو گیا تھا اور موٹر سائیکل سوار زخمی ہو گئے تھے۔ میں چند دوسرے لوگوں کی مدد سے انھیں ہسپتال لے گیا تھا۔ بس اسی میں دیر ہو گئی۔

حامد: اوہ بھائی! انھیں زیادہ چوٹ تو نہیں لگی؟

ثاقب صاحب: نہیں! چوٹیں تو زیادہ لگیں لیکن بروقت ابتدائی طبی امداد کی وجہ سے بچت ہو گئی۔

راشد (تجسّس سے): یہ ابتدائی طبی امداد کیا ہوتی ہے بھائی؟

ثاقب صاحب: ابتدائی طبی امداد کا مطلب کسی بھی حادثے یا وبا کے پھوٹنے کی صورت میں فوری اور بروقت مدد فراہم کرنا ہے۔ انگریزی میں اسے ''فرسٹ ایڈ'' کہتے ہیں۔

برائے اساتذۂ کرام: سبق پڑھانے سے قبل 'پڑھنے سے پہلے' کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ بچوں سے سبق کی خواندگی درست تلفظ اور روانی سے کروائیں۔ انھیں مشکل الفاظ کا درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔ بچوں کو مدد کرنے کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔ ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کرنے اور مخصوص مواقع پر مدد کرنے کے جذبے کو پروان چڑھانے میں رہ نمائی فرمائیں۔

NOT FOR SALE

ناصر (پُرجوش آواز میں): ارے! مجھے یاد آیا، میرے گھر میں دواؤں کا ایک ڈبا ہے۔ باجی اسے ''فرسٹ ایڈ باکس'' کہتی ہیں۔

راشد: کیا اس میں صرف دوائیں ہی ہوتی ہیں؟

ناصر: نہیں! اس میں روئی، پٹّی، چھوٹی قینچی اور شاید کچھ اور چیزیں بھی تھیں۔ مجھے صحیح طرح سے یاد نہیں۔

ثاقب صاحب: چلیں! ہم یوں کرتے ہیں کہ اس موضوع پر دو دن بعد تفصیل سے بات کریں گے۔ میں آپ کو ابتدائی طبی امداد کے بارے میں اہم معلومات فراہم کروں گا۔ چلیں! اب کھیلتے ہیں۔

دو دن بعد اسکول سے چُھٹی تھی۔ سب بچّے بہت اشتیاق سے ثاقب صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔ ثاقب صاحب جب میدان میں پہنچے تو ناصر نے آگے بڑھ کر ایک ڈبا ثاقب صاحب کو تھمایا اور کہنے لگا۔

ناصر: یہ دیکھیں بھائی! میں فرسٹ ایڈ باکس بھی لایا ہوں تاکہ باقی دوست بھی اسے دیکھ لیں۔ ثاقب صاحب نے خوشی سے وہ ڈبا تھام لیا اور ناصر کو شاباش دی۔

ثاقب صاحب: یہ تو آپ نے بہت اچھا کیا۔ تھوڑی دیر میں، اس میں موجود اشیا آپ سب کو دکھاؤں گا۔ پہلے میں آپ کو ابتدائی طبی امداد کی اہمیت کے بارے میں بتاؤں گا۔

بعض اوقات گھروں، بازاروں، سڑکوں یا پھر مختلف جگہوں پر چھوٹے چھوٹے حادثات رونما ہو جاتے ہیں۔ ان حادثات میں لوگ زخمی بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر بروقت ابتدائی طبی امداد فراہم نہ کی جائے تو نقصان کے شدید ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ کبھی کبھی جائے حادثہ پر موجود افراد بروقت مدد فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اس طرح تو صُورتِ حال مزید بگڑ جاتی ہے۔ زخمیوں کو فوری امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے گیارھویں صدی میں ''سینٹ جوہن'' نے کچھ سپاہیوں کو باضابطہ طور پر زخمیوں کا علاج کرنا سکھایا۔ (ثاقب نے اتنا کہہ کر توقف کیا۔)

پڑھنے کے دوران میں

- ابتدائی طبی امداد سے کیا مراد ہے؟
- ابتدائی طبی امداد کے ادارے کیا کام کرتے ہیں؟
- آپ کے خیال میں فرسٹ ایڈ باکس میں کون کون سی چیزیں موجود ہونی چاہییں؟

رضا: ثاقب صاحب! کیا اس سے پہلے زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد فراہم نہیں کی جاتی تھی؟

ثاقب صاحب: بالکل کی جاتی تھی! ہر معاشرے میں زخمیوں کے فوری علاج معالجے کی تدابیر کی جاتی تھیں اور اسلامی دور تو اس سلسلے میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ہم بات کر رہے ہیں، اس کے باقاعدہ اور منظم آغاز کی۔

برائے اساتذۂ کرام: بچوں کو بتائیں کہ کسی بھی حادثے کی صورت میں پُرسکون رہنا سب سے زیادہ اہم ہے۔ حادثے کی جگہ پر صرف مدد فراہم کرنے والے لوگ رکیں۔ جتنی جلدی ممکن ہو متاثرہ فرد/افراد کو ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کریں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ ''جس نے کسی کی جان بچائی، اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔'' (سورۃ المائدہ: ۳۲) ''آئیں مزید جانیں'' میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

۱۸۷۷ء میں "سینٹ جوہن ایمبولینس" مختلف مقامات پر ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے لگی۔ چار سال بعد جینوا میں ایک تنظیم کا قیام عمل میں آیا، جس کا نام "ریڈ کراس" رکھا گیا۔ یہ اسی تربیت کی ایک جدید شکل پر مبنی تنظیم تھی۔ مسلم ممالک میں اس کا نام "ہلالِ احمر" ہے۔ "اسکاؤٹنگ"، "گرلز گائیڈ" اور ملٹری کی تنظیمیں ابتدائی طبی امداد کو مزید ترقی دی۔ ہمارے ملک میں مختلف تنظیمیں ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے میں پیش پیش ہیں۔ جیسے: ایدھی فاؤنڈیشن، الرشید ٹرسٹ اور الخدمت فاؤنڈیشن وغیرہ۔

ابتدائی طبی امداد کے مختصر تعارف کے بعد ثاقب صاحب نے وہاں تمام بچوں کو گروہوں میں تقسیم کیا، ہر گروہ کو ابتدائی طبی امداد سے متعلق کتابچے دیتے ہوئے کہا: "انھیں اچھی طرح پڑھیں، اہم نکات اخذ کریں، بعد میں ہر گروہ اپنی معلومات پیش کرے گا۔"

ابتدائی طبی امداد کے کتابچے کا گروہی مطالعہ شروع ہوا۔ تقریباً ایک گھنٹا گزر جانے کے بعد سب نے اپنے اپنے اخذ کردہ اہم نکات پیش کیے۔ راشد نے اپنے گروہ کی نمائندگی کرتے ہوئے سب سے پہلے بتایا۔

راشد: اگر کوئی شخص حادثاتی طور پر پانی میں ڈوبنے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ پانی کی سطح سے بلند نہ کرے۔ اپنے جسم کو پانی کے بہاؤ پر تیرتا چھوڑ دے اور جسم کو سیدھا رکھنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح سے ڈوبتے ہوئے شخص کو باہر نکالنے کے فوراً بعد اسے اُلٹا یعنی پیٹ کے بل لٹا کر اس کا چہرہ ایک جانب کر دیں۔ اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر کے بیچ میں رکھ کر زور ڈالیں تاکہ پھیپھڑوں میں سے پانی نکل جائے۔ دو سے تین منٹ تک یہ عمل جاری رکھیں حتیٰ کہ وہ شخص سانس لینے لگے۔

ثاقب صاحب: بہت خوب! (ثاقب صاحب نے راشد اور اس کے گروہ کو داد دی۔)

ناصر نے بھی مُفید معلومات کا تبادلہ کیا اور اپنے گروہ کی جانب سے حاضرین کو بتایا۔

ناصر: چوٹ یا خراش لگنا بہت عام بات ہے۔ ایسی چوٹ جس میں خون بہہ رہا ہو، اسے روکنے کے لیے زخم پر پٹی باندھیں۔ زخم والے عضو کو اونچا رکھیں تاکہ خون بہنا بند ہو جائے۔ جراثیم کُش محلول سے زخم کو دھوئیں۔ ٹیٹنس کا ٹیکا ضرور لگوائیں تاکہ زخم بگڑنے نہ پائے۔ اسی طرح سے اگر مریض کا خون بہت زیادہ بہہ رہا ہو اور ہڈی ٹوٹنے کا بھی شک ہو تو اس عضو کو آرام سے سیدھا کر کے لکڑی کی ایک چپٹی سے باندھ دیں۔ لکڑی نہ ہو تو بازو ٹوٹنے کی صُورت میں جسم کے ساتھ اور ٹانگ ٹوٹنے کی صورت میں دوسری ٹانگ کے ساتھ باندھ دیں۔ زخمی کو فوری طور پر ہسپتال لے جانے کا بندوبست بھی کیا جائے۔

(ناصر کی بات ختم ہوئی، اب رضا کی باری تھی۔)

برائے اساتذہ کرام

سبق پڑھاتے ہوئے "پڑھنے کے دوران میں" کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کے فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔
بچوں کو بتائیں کہ ابتدائی طبی امداد کی ٹیمیں، میدان جنگ میں لڑنے والے دستوں کے ساتھ ساتھ رہتی ہیں اور زخمیوں کو پوری طبی امداد ملنے تک سنبھالے رکھتی ہیں۔ نہ صرف جنگی محاذوں بلکہ روزمرہ پیش آنے والے حادثات میں ابتدائی طبی امداد کی بروقت فراہمی سے قیمتی جانوں کے ضیاع اور مزید نقصان سے بچنا ممکن ہے۔

NOT FOR SALE

رضا: بعض اوقات بجلی کے کسی ننگے تار کے چُھو جانے سے یا کسی پلگ میں انگلیاں آ جانے سے یا پھر بجلی سے چلنے والی کسی مشین سے کرنٹ کا شدید جھٹکا لگ جاتا ہے۔ ایسی صُورت میں فوراً سوئچ بند کر دیں یا پھر فیوز نکال دیں تاکہ بجلی کی ترسیل بند ہو جائے۔ مُتاثرہ شخص کو ننگے ہاتھوں سے مت چُھوئیں بلکہ غیر موصل یعنی ایسی اشیا جن میں سے کرنٹ نہ گزر سکے، مثلاً: لکڑی یا پلاسٹک کی مدد سے اسے الگ کریں۔ اس پر کمبل ڈال دیں، اگر سانس لینے میں دشواری ہو یا سانس نہ آ رہا ہو تو مصنوعی تنفس کا بندوبست کریں۔ خیال رکھیں کہ مریض کا سر باقی جسم سے تھوڑا اونچا ہو۔

سب بچے انہماک سے تمام باتیں سن رہے تھے۔

اب سلیم کے گروہ کی باری تھی۔ سلیم نے بتایا۔

آئیں مزید جانیں

○ ہماری حکومت نے بھی ابتدائی طبی امداد کی فراہمی کے لیے ریسکیو ۱۱۲۲ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا [illegible] ہے۔ اس کے قیام کا مقصد متاثرہ افراد کو فوری طور پر ابتدائی طبی امداد فراہم کرنا ہے۔ چاروں صوبوں، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں ایمرجنسی سروس کا یہ ادارہ ۲۴ گھنٹے اور ہفتے کے ساتوں دن مستعد رہتا ہے۔ ۱۱۲۲ پر کال کر کے ایمبولینس اور ابتدائی طبی امداد [illegible] کسی بھی جگہ بلایا جا سکتا ہے۔

سلیم: زہریلے کیڑے، پاگل کُتّے یا پھر سانپ کے کاٹنے کی صُورت میں فوری طور پر زخم کو جراثیم کُش محلول سے دھونا چاہیے۔ زخم سے ذرا اوپر اور نیچے دونوں اطراف کس کر پٹی باندھنی چاہیے تاکہ زہر جسم میں سرایت نہ کر سکے۔ سانپ کا زہر بہت تیزی سے جسم میں پھیلتا ہے۔ اس لیے مُتاثرہ حصّے کو نیچے کی جانب لٹکا دینا چاہیے۔ زخم کو گرم لوہے سے داغنے سے بھی زہر کے اثر کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اگر پوٹاشیم پرمیگنیٹ (لال دوائی) میسر ہو تو فوری طور پر زخم پر لگا دینی چاہیے۔ پاگل کُتّے کے کاٹنے کی صورت میں ٹیکے ضرور لگوانے چاہییں۔

سلیم نے بات ختم کی تو حارث نے کپڑوں میں آگ لگنے کی صورت حال سے نپٹنے کے بارے میں بتایا۔

حارث: کسی کے لباس میں آگ لگ جائے تو مُتاثرہ شخص فوری طور پر زمین پر لیٹ کر لوٹنیاں کھانے لگ جائے۔ اس پر کمبل یا کوئی اور موٹا کپڑا پھینک کر آگ بجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کوئی کمبل یا موٹا کپڑا دستیاب نہ ہونے کی صورت میں ریت یا پھر مٹی ڈالیں، پانی ہرگز نہ ڈالیں۔ متاثرہ شخص کے کپڑے کاٹ کر اُتاریں۔ فوری طور پر کچے آلو کا لیپ یا پھر ناریل کا تیل لگائیں، اس سے جلن کم ہو گی۔

سب بچوں نے اس سرگرمی میں بھرپور طریقے سے حصّہ لیا اور ابتدائی طبی امداد کے مختلف مواقع اور تدابیر سے آگاہی حاصل کی۔

یاد رکھنے کی باتیں

- ابتدائی طبی امداد کا مقصد وباؤں یا حادثات میں متاثرین کی فوری مدد کرنا ہے۔
- ابتدائی طبی امداد کی تدبیر ہر انسانی معاشرے میں موجود رہتی ہے۔
- ابتدائی طبی امداد سے مکمل واقفیت ہر شہری کی ضرورت ہے۔

برائے اساتذہ کرام

بچوں کو غیر موصل اشیا کے بارے میں بتائیں جیسے لکڑی، گتا، پلاسٹک وغیرہ۔ مصنوعی تنفس کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ انٹرنیٹ کی مدد سے ابتدائی طبی امداد کی فراہمی کے موضوع پر کوئی ویڈیو تلاش کر کے بچوں کو دکھانے کا اہتمام کریں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تصادم	ٹکراؤ	قاصر	مجبور، بے بس	سراہنا	تعریف کرنا
انہماک	محویت، توجہ	تنفس	سانس	احتمال	امکان، گنجائش
سرایت کرنا	جذب ہونا، اثر انداز ہونا	لوٹنیاں کھانا	لوٹ پوٹ ہونا	ترسیل	بھیجنا، فراہم کرنا

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) ابتدائی طبی امداد کا کیا مطلب ہے؟

(ب) ابتدائی طبی امداد کا باضابطہ آغاز کب اور کیسے ہوا؟

(ج) بروقت ابتدائی طبی امداد میسر نہ ہونے سے کیا نقصان ہو سکتا ہے؟

(د) ابتدائی طبی امداد کی تربیت کا حصول کیوں ضروری ہے؟

(ہ) آپ کے خیال میں ابتدائی طبی امداد کی ضرورت سب سے زیادہ کہاں ہوتی ہے؟ دو جگہوں کے بارے میں بتائیں۔

برائے اساتذہ کرام: "خاص الفاظ" کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی بچوں کو یاد کروائیں۔ بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں تاکہ ان کا مفہوم واضح ہو سکے۔ "تفہیم" کے تحت دیے گئے سوالات سے قبل بچوں کو مختصراً سبق دہرانے کے لیے کہیں تاکہ سبق سے متعلق اہم معلومات کا اعادہ ہو سکے۔

۳۔ سبق کے مطابق درست لفظ لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- ابتدائی طبی امداد کو انگریزی میں ______ کہتے ہیں۔
- حادثاتی طور پر ڈوبنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ پانی کی سطح سے ______ رکھے۔
- جنیوا میں قائم ہونے والی تنظیم کا نام ______ رکھا گیا ہے۔
- جس نے کسی کی جان بچائی، اس نے گویا تمام ______ کو زندگی بخش دی۔
- مسلم ممالک میں ابتدائی طبی امداد کی تنظیم کا نام ______ ہے۔
- پاکستان میں حکومتی سطح پر ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے والے محکمے کو ______ کہتے ہیں۔

بات سے نکلے بات

۴۔ آپس میں بات چیت کریں اور ابتدائی طبی امداد کے حصول کے کوئی سے چھے مواقع بتائیں۔

۵۔ سبق کے اہم نکات کے بارے میں ساتھیوں کو بتائیں، جس سے ابتدائی طبی امداد کی اہمیت مزید واضح ہو جائے۔

قواعد سیکھیں

۶۔ درج ذیل متشابہ الفاظ بلحاظ املا کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو۔

آحد اُحد پَتّا پِتّا مَیل مِیل

بَلّا بِلّا بَن بِن خُرد خِرد

خَلق خُلق دَھن دُھن عَالم عالِم

Scanned with CamScanner

۷۔ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح سے استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

خراش ۔ تصادم ۔ تدبیر ۔ اشتیاق ۔ تربیت ۔ تنفس ۔ مہارت ۔ ناریل

کچھ نیا لکھیں

۸۔ حادثات کی روک تھام کیسے ممکن ہے؟ کم از کم پانچ طریقے بتائیں۔

۹۔ درج ذیل صورتوں میں متاثرہ فرد یا افراد کو کیسے بچایا جاسکتا ہے؟ دو دو سطریں لکھیں۔

- سانپ کے کاٹنے کی صورت میں۔
- کپڑوں میں آگ لگ جانے کی صورت میں۔
- پانی میں ڈوبنے کی صورت میں۔
- بجلی کا جھٹکا یا کرنٹ لگنے کی صورت میں۔
- خون بہنے والی چوٹ لگنے کی صورت میں۔

۱۰۔ اخبار میں سے کسی حادثے کی خبر نقل کریں اور بتائیں وہ حادثہ کب، کہاں، کیسے اور کیوں پیش آیا۔ نیز ایسے حادثات سے کیسے بچا جاسکتا ہے جیسے سوالات کا جواب دے کر کم از کم ۱۷۵/ الفاظ پر مشتمل تبصرہ لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۱۔ اُستاد کی نگرانی میں ابتدائی طبی امداد کے مختلف طریقوں کی تربیت حاصل کریں اور اسمبلی میں پیش کریں۔

۱۲۔ اُستاد کی مدد سے فرسٹ ایڈ باکس تیار کریں۔ اس میں موجود مختلف چیزوں کے استعمال کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں۔

برائے اساتذہ کرام: بچوں کو کسی ماہر کی مدد سے ابتدائی طبی امداد کی تربیت کے حصول میں مدد فراہم کریں۔ اسمبلی میں ان طریقوں کی مشق کروائیں۔ فرسٹ ایڈ باکس بنانے کے لیے انھیں رہنمائی فراہم کریں اور ترغیب دیں کہ وہ اپنے گھر میں بھی اس کی موجودگی کو یقینی بنائیں۔

NOT FOR SALE

سبق ۹

ہوائی جہاز کی ایجاد

پڑھنے سے پہلے

- ہوائی جہاز ہمارے کس کام آتا ہے؟
- چند مسلمان سائنس دانوں کے نام بتائیں۔

اہم الفاظ: گلائیڈر ۔ تکنیک ۔ خراجِ تحسین ۔ چھلانگ ۔ کارک ۔ مُتاثر ۔ ڈیزائن ۔ مرمّت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عبارت سُن کر اہم نکات اور مرکزی خیال اخذ کر سکیں۔
- ذرائع ابلاغ میں اٹھائے گئے اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی نکات سُن کر تجزیہ کر سکیں۔
- عبارت پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصورات اخذ کر سکیں۔
- روداد لکھ سکیں۔ (کم از کم ۱۷۵ الفاظ)
- محاورات کو جملوں میں استعمال کر سکیں۔

خلیفہ عبدالرحمٰن دوم کے عہد میں ایک بہادر شخص اَرمَن فرمَن تھا۔ اس نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور شرط لگائی کہ وہ پروں کی طرح کی ایک بڑی چادر کے ذریعے سے اُڑ سکتا ہے۔ جیسے ہی اس نے پرواز کا عملی مظاہرہ کرنے کے لیے ایک عمارت سے اُڑان بھری، وہ فوراً نیچے آن گرا۔ یہ منظر دیکھنے والوں میں ایک ذہین اور باصلاحیت شخص عباس ابن فرناس بھی شامل تھا۔

اَرمَن فرمَن (Armen Firman) کے اس انوکھے خیال نے عباس ابن فرناس کے دل میں بھی فضا میں پرندے کی طرح اُڑنے کی تحریک پیدا کی۔

اس نے برسوں تک پرندوں کی پرواز کی تکنیک (ایروڈائنامکس) کا مطالعہ کیا اور ایک دن اعلان کیا کہ وہ بھی پرندوں کی طرح اُڑ سکتا ہے۔ لوگوں نے اس کا مذاق اُڑایا تو اس نے پرواز کا عملی مظاہرہ کرنے کا اعلان کر دیا۔

اس نے پرندوں کے پروں کی طرح اپنے وزن کے مطابق پر تیار کیے اور اس کے فریم کو ریشم کے کپڑے سے باندھ دیا۔ وہ ایک بلند پہاڑی پر چڑھ گیا اور لوگوں کی موجودگی میں اس نے وہ پر اپنے جسم سے باندھ لیے۔ اپنی تیاری مکمل کرنے کے بعد اس نے مظاہرین کو ایک نظر دیکھا اور پھر پہاڑی سے چھلانگ لگا دی۔ وہ ان پروں کی مدد سے کچھ دیر ہوا میں اُڑتا رہا اور پھر قریب کے ایک میدان میں اتر گیا۔ اترنے کے دوران میں اس کی کمر ہوا کے شدید دباؤ سے متاثر ہوئی۔ وہ اکثر غور کرتا تھا کہ آخر پرواز والی مشین میں کہاں

برائے اساتذہ کرام: سبق کا متن پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ متن پڑھاتے ہوئے "پڑھنے کے دوران میں" کے تحت دیے گئے سوالات بھی بچوں سے مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جاسکے۔ "آئیں مزید جانیں" کے تحت دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاون لوڈ کریں

کی رہ گئی تھی۔ کافی سوچ بچار کے بعد اس کی سمجھ میں آیا کہ پرندے پرواز کرنے اور اترنے کے دوران میں اپنی دُم کا استعمال کرتے ہیں۔ اس نے مشین تو تیار کرلی لیکن دُم پر توجہ نہ دی اور یہی اس کی غلطی تھی۔

پڑھنے کے دوران میں

- سبق میں کس خلیفہ کا ذکر کیا گیا ہے؟
- ارمن فِرمَن کون تھا؟

عباس ابنِ فرناس کی وفات کے کئی سال بعد ایک یورپی سائنس دان ایلمر مالسمبری (Eilmer of Malmesbury) نے عباس ابنِ فرناس کے بنائے ہوئے ڈیزائن پر ایک اُڑنے والی مشین بنائی۔ اس کے بعد اور بہت سے سائنس دانوں نے اس کے کام کو آگے بڑھایا۔ اس حوالے سے دو سگے بھائیوں ولبر رائٹ (Wilbur Wright) اور آرول رائٹ (Orville Wright) کے نام خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ دونوں بھائی امریکا کے ایک شہر میں سائیکلوں کی مرمت کا کام کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے والد نے انھیں بیلی کاپٹر نما ایک کھلونا لا کر دیا۔ یہ کھلونا کاغذ، بانس اور کارک سے بنا ہوا تھا، جس کا سائز ایک انسانی ہاتھ کے برابر تھا۔ کچھ عرصے تک دونوں بھائی اس کھلونے سے کھیلتے رہے۔ بالآخر وہ کھلونا ٹوٹ گیا۔

دونوں بھائیوں نے مل کر ویسا ہی ایک کھلونا بنانے کی کوشش کی۔ اگرچہ ہیلی کاپٹر بنانے کا یہ پہلا تجربہ ناکام رہا لیکن انھوں نے ہمت نہ ہاری۔ وہ مسلسل کوشش اور تجربات کرتے رہے اور آخر ۱۹۰۰ء میں دونوں بغیر انجن والا ایک گلائیڈر بنا کر اُڑان بھرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ گلائیڈر خود اُڑنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا۔ لہٰذا دونوں بھائی اسے ایک پہاڑی پر لے جاتے اور اوپر سے دھکیل دیتے۔ گلائیڈر آہستہ آہستہ اُڑتا ہوا نرم ریت پر اتر جاتا۔ اس تجربے نے ان کا حوصلہ مزید بلند کیا۔ انھوں نے پھر ایک ایسا انجن تیار کیا، جسے وہ گلائیڈر میں لگا کر پرواز کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ دونوں بھائیوں نے الگ الگ پروازیں کیں۔ پہلی پرواز صرف ۱۲ سیکنڈ جاری رہی اور اس نے ۱۲۰ فٹ کا فاصلہ طے کیا، جبکہ دوسری اور تیسری پرواز کا دورانیہ پہلے سے زیادہ تھا۔

اس عظیم کارنامے پر دونوں بھائیوں کو دنیا بھر میں اعزازات سے نوازا گیا۔ رائٹ برادران کی یہ کامیابی باقی سائنس دانوں کے لیے ایک تحریک ثابت ہوئی اور ہوا میں اُڑنے کے اس کامیاب تجربے سے تاریخ کا ایک نیا باب شروع ہوا۔

آئیں مزید جانیں

- عباس ابنِ فرناس علمِ ریاضی، شاعری اور طبیعیات کا ماہر تھا۔ اس نے پانی کی گھڑی اور کرسٹل بنانے کا فارمولا تیار کیا۔ اس کے علاوہ اپنی تجربہ گاہ میں شیشے اور مشینوں کی مدد سے ایک ایسا پلانیٹیریم بنایا، جس میں بیٹھ کر لوگ ستاروں، بادلوں کی حرکت اور ان کی گرج چمک کا مظاہرہ دیکھ سکتے تھے۔

آج دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں ہوائی سروس موجود ہے۔ آواز سے بھی زیادہ تیز رفتار سُپر سانک طیارے بننے لگے ہیں۔ پہلے جو سفر دنوں میں طے ہوتا تھا، ہوائی جہاز کی بدولت وہی سفر آج گھنٹوں میں طے ہونے لگا ہے۔ اس کی بدولت نہ صرف بین الاقوامی تجارت کو فروغ ملا ہے بلکہ وقت کی بھی بچت ہوئی ہے۔ الغرض ہوائی جہاز ایک کمال کی ایجاد ہے۔ اس کے موجد کو جس قدر خراجِ تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- ہر ایجاد کے پیچھے طویل محنت کارفرما ہوتی ہے۔
- ہوا میں اُڑنے کا خیال ارمن فرمن نامی ایک شخص کو آیا۔
- کئی سائنس دانوں کی کاوش کو آگے بڑھاتے ہوئے رائٹ برادران جہاز بنانے میں کامیاب ہوئے۔
- ہوائی جہاز کی ایجاد سے انسان کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب برپا ہوا۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

ا۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شرط	وہ بات جس پر کسی امر کا انحصار ہو	متاثر	اثر قبول کرنے والا	مظاہرہ	کچھ کر کے دکھانا، ظاہر کرنا
انوکھا	نرالا، عجیب	تکنیک	فن، اصولِ فن	فریم	ڈھانچا، چوکھٹا
مُرمّت	کسی چیز کو ٹھیک کرنا	پرواز	اُڑنے کا عمل	دورانیہ	مقررہ وقت، مدت

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) عباس ابنِ فرناس نے کس تکنیک پر اُڑنے والی مشین تیار کی؟

(ب) مشین تیار کرنے میں عباس ابنِ فرناس سے کیا غلطی ہوئی؟

(ج) رائٹ برادران کے دل میں ہیلی کاپٹر بنانے کا خیال کیسے آیا؟

(د) رائٹ برادران نے پہلی بار کب اور کتنی دیر تک اڑان بھری؟

(ہ) رائٹ برادران کے اس کارنامے سے آپ نے کیا سبق حاصل کیا؟

۳۔ درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

- ارمَن فِرمَن نے ایک عمارت سے اُڑان بھری اور فوراً نیچے آن گرا۔
- عباس ابنِ فرناس نے مشین تو تیار کر لی لیکن اس کے پروں پر توجہ نہ دی۔
- رائٹ برادران ہوائی اڈے پر کام کرتے تھے۔
- رائٹ برادران نے ۱۹۰۰ء میں بغیر انجن والا گلائیڈر تیار کیا۔

برائے اساتذہ کرام: "خاص الفاظ" کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کو استعمال کر سکیں۔ "تفہیم" کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

NOT FOR SALE

بات سے نکلے بات

۴۔ ٹیلی ویژن یا ریڈیو پر نشر ہونے والے کسی معلوماتی پروگرام کے اہم نکات لکھ کر لائیں اور جماعت میں ساتھیوں کو بتائیں۔

۵۔ دورِ حاضر میں ہوائی جہاز کی اہمیت اور مقاصد کے بارے میں آپس میں بات چیت کریں۔

یاد رکھیں!

- وہ لفظ جو اپنے حقیقی معنی کے بجائے کسی دوسرے معنی میں استعمال ہو، اسے ''محاورہ'' کہتے ہیں۔
- وہ حروف جو کسی کام کا سبب بیان کریں ''حروفِ علّت'' کہلاتے ہیں۔ جیسے: اس لیے، چوں، تاکہ، سو، کیوں کہ، لہٰذا، وغیرہ۔

قواعد سیکھیں

۶۔ دیے گئے محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

کان بھرنا   دو چار ہونا   کام تمام کرنا   ناک کٹوانا   اپنا اُلّو سیدھا کرنا

حروفِ علّت

۷۔ درست حروفِ علّت لگا کر خالی جگہ پُر کریں۔   لہٰذا   اس لیے   تاکہ   کیوں کہ   سو

- مجھے بازار جانا ہے۔ ______ آپ اجازت دیں۔
- وہ بیمار ہے۔ ______ غیر حاضر ہے۔
- وہ چپ ہے ______ اس کے سر میں درد ہے۔
- محنت کرو ______ کامیابی ملے۔
- آپ کا حکم تھا ______ میں حاضر ہوں۔

کچھ نیا لکھیں

۸۔ اپنے اسکول میں منعقد ہونے والی سائنسی نمائش یا کسی تقریب کی رُوداد لکھیں۔

۹۔ اگر آپ ہوائی جہاز ایجاد کرتے تو اسے کیا نام دیتے؟ وہ کیسے اُڑتا اور اس میں کیا کیا خوبیاں ہوتیں؟ دو سے تین پیراگراف میں لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۰۔ پلاسٹک کی بوتلوں، گتّے اور بیٹری کی مدد سے اپنا اپنا ہوائی جہاز بنائیں اور باری باری اسے ہوا میں اُڑانے کا مظاہرہ کریں۔

۱۱۔ ۷ ستمبر کو یومِ فضائیہ کی تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ اس تقریب کو انٹرنیٹ کے ذریعے سے دیکھیں اور ساتھیوں کو اس کے بارے میں بتائیں۔

۱۲۔ ایک چارٹ تیار کریں، جس پر مختلف جہازوں کی تصویریں لگا کر ان کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۸ کی سرگرمی سے قبل بچوں کو روداد نویسی کے متعلق رہنمائی کریں۔ ان کو بتائیں کہ روداد کم از کم ۱۷۵ الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ سوال نمبر ۹ سے متعلق پہلے بچوں سے بات چیت کریں۔ ان کے جوابات لیں۔ بعد ازاں تحریری کام کروائیں۔

NOT FOR SALE

پڑھنے سے پہلے

- ضلع کا انتظامی سربراہ کیا کہلاتا ہے؟
- ضلع کے چند محکموں کے نام بتائیں۔

سبق ۱۰
ڈپٹی کمشنر کی دعوت (ڈراما)

اہم الفاظ: منتظمین   سوشل میڈیا   دعوت   مچھیرا   کرکرا   حوالات   چابک   محافظ   بدعنوان

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- روزمرہ زندگی کے مسائل و واقعات پر اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں بات چیت میں حصہ لے سکیں۔
- نثری تحاریر کے اجزا اور سیاق و سباق اندازہ لگا سکیں۔
- تذکیر و تانیث کا درست استعمال کر سکیں۔
- متشابہ الفاظ کن کر اُن کا فرق بتا سکیں۔
- الفاظ کے انتخاب میں لغت کا استعمال کر سکیں۔

ڈپٹی کمشنر نے ضلع کے تمام منتظمین، افسران، سیاسی اور سماجی رہنماؤں کو اپنے ہاں کھانے کی دعوت دی۔ مقررہ دن ڈپٹی کمشنر نے اپنے سیکرٹری کو بلا کر پوچھا: دعوت کا انتظام مکمل ہے، کوئی مسئلہ تو نہیں؟

سیکرٹری: جناب! باقی تو سب انتظامات مکمل ہیں، بس صرف مچھلی نہیں پکڑی جا سکی۔

ڈپٹی کمشنر: کیوں؟

سیکرٹری: مسلسل بارشوں کی وجہ سے دریا میں طغیانی آئی ہے، جس سے ساری مچھلیاں بہ گئی ہیں۔ دریا کا پانی بھی گدلا ہو گیا ہے۔ شاید اسی وجہ سے مچھلیاں کسی دوسری جگہ چلی گئی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر: مچھلی ضرور ہونی چاہیے۔

سیکرٹری: جناب! بازار سے مچھلی خرید کر لے آتے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر: (سوچتے ہوئے) وہ تو ٹھیک ہے لیکن فارمی مچھلی دریا کی تازہ مچھلی کے برابر تو نہیں ہو سکتی۔

سیکرٹری: جناب! میں نے سوشل میڈیا پر پوسٹ لگا کر اعلان نشر کیا ہے کہ دریا سے تازہ مچھلی پکڑ کر لانے والے کو نہ صرف مچھلی کے مناسب دام دیے جائیں گے بلکہ خصوصی انعام بھی دیا جائے گا۔

برائے اساتذہ کرام: سبق کے آغاز سے پہلے بچوں سے ''پڑھنے سے پہلے'' کے سوالات پوچھیں۔ یہ سبق ایک ڈراما ہے۔ اس لیے پڑھاتے وقت مکالموں کی ادائیگی میں ڈرامائی انداز کا خیال رکھیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM   ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

ڈپٹی کمشنر: کچھ کریں، یہ دعوت بہت اہم ہے۔ پھر اس موسم میں مچھلی کے بغیر دعوت کا مزا کرکرا ہو جائے گا۔

(یوں انسپکٹر اندر داخل ہوتا ہے اور سلیوٹ کرتا ہے)

انسپکٹر: سر! ابھی ابھی ایک مچھیرا ۸، ۱۰ بڑی بڑی مچھلیاں لے کر آیا ہے۔ اگر اجازت ہو تو آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں۔

ڈپٹی کمشنر: (خوشی سے کرسی سے اٹھتا ہے) ضرور! فوراً حاضر کرو۔ اگر یہ مچھیرا نہ ہوتا تو آج کی دعوت بہت ہی بے مزا ہوتی۔ (انسپکٹر مچھیرے کو اندر لے آتا ہے۔ مچھیرا سر سے ٹوکری اتار کر ڈپٹی کمشنر کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ ادب سے سلام کرتا ہے۔)

ڈپٹی کمشنر: (بڑی بڑی تازہ مچھلیاں دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ مچھیرے کو شاباش دیتے ہیں اور انسپکٹر کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں) اس کو منھ مانگی قیمت دے دو۔

(انسپکٹر مچھیرے کو باہر لے جاتا ہے۔)

> **پڑھنے کے دوران میں**
>
> - سیکرٹری نے مچھلیوں کی تلاش کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا تھا؟
> - قیمت کے بارے میں مچھیرے کا جواب سن کر سیکرٹری نے کیا کہا؟

انسپکٹر: بتاؤ! کیا قیمت مانگتے ہو؟

مچھیرا: جناب! مجھے خوشی ہے (اتنا کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے۔)

انسپکٹر: جانتے ہو تم نے کتنا بڑا کام کیا ہے، صاحب بہت زیادہ خوش ہو گئے۔ آپ جتنی قیمت بتاؤ گے، ملے گی۔

مچھیرا: صاحب! مجھے ان مچھلیوں کے بدلے میں چھے دن حوالات میں بند کیا جائے اور روزانہ دس چابک مارے جائیں۔

انسپکٹر: تم ہوش میں ہو، کیا کہہ رہے ہو؟ تمھارا دماغ چل تو نہیں گیا؟

(انسپکٹر مچھیرے کو دوبارہ ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں لے جاتا ہے اور ڈپٹی کمشنر کو پوری بات بتاتا ہے۔)

ڈپٹی کمشنر: (مچھیرے سے) کیوں، تمھارا دماغ ٹھیک تو ہے نا؟

انسپکٹر: صاحب! معلوم ہوتا ہے بے چارہ خوشی سے بے قابو ہو گیا ہے۔

مچھیرا: جناب! میرا دماغ بالکل ٹھیک ہے۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ منھ مانگی قیمت دی جائے گی۔ اب وعدہ پورا کیجیے جناب!

ڈپٹی کمشنر: (مسکراتے ہوئے) انسپکٹر! اس کو پورے چھے دن کے لیے حوالات میں بند کیا جائے اور روزانہ دس چابک اس کے پیٹھ پر مارے جائیں۔

(انسپکٹر صاحب اسے لے جاتا ہے۔)

مچھیرا: ڈپٹی کمشنر صاحب! ذرا ٹھہریں۔ میرا ایک ساتھی اور بھی ہے۔ یہ آدھا "انعام" اسے دینا ہے۔

ڈپٹی کمشنر: (مسکراتے ہوئے) اچھا وہ دوسرا بے وقوف کون ہے؟ کہاں ہے؟ اسے بھی لے آؤ، تاکہ اس کا حصہ بھی دیا جائے، دیر نہ کرو۔

مچھیرا: جناب! وہ آپ کے دفتر کے گیٹ پر کھڑا محافظ ہے اور نہیں۔

ڈپٹی کمشنر: میرے دفتر کا محافظ! ایسا نہیں ہو سکتا۔ بات کیا ہے؟

مچھیرا: جناب! بات یہ ہے کہ آپ کے محافظ نے مجھے اس شرط پر اندر آنے دیا کہ مچھلیوں کی جو بھی قیمت ملے گی، اس میں سے آدھا حصہ اس کا ہوگا۔

ڈپٹی کمشنر: انسپکٹر! محافظ کو فوراً بلائیں۔

(محافظ کو بلایا گیا، وہ جب پہنچا تو تھر تھر کانپ رہا)

ڈپٹی کمشنر: محافظ! تم نے مچھیرے سے مچھلیوں کی آدھی رقم طلب کی ہے؟

محافظ: (تھوڑی دیر تک سر جھکائے خاموش کھڑا رہا پھر بولا) صاحب جی! میں نے ویسے ہی مذاق میں بات کی تھی۔ (اس کی زبان لڑکھڑا رہی ہے۔)

ڈپٹی کمشنر: تم نے رشوت طلب کی ہے۔ بے ایمانی سے کام ہے۔ اس جرم کے پاداش میں تمھیں معطل کیا جاتا ہے اور اُس وقت تک حوالات میں بند کیا جاتا ہے جب تک تفتیش مکمل نہیں ہوتی، تمھیں قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

(سپاہی آتے ہیں۔ بدعنوان محافظ کو گرفتار کر کے حوالات کی طرف لے جاتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر مچھیرے سے مخاطب ہو کر) میں تمھاری عقل مندی سے بہت خوش ہوا ہوں۔ تم مچھلیاں لا کر نہ صرف ہماری دعوت کو بھرپور بنایا بلکہ ایک بدعنوان اہل کار کو گرفتار کروا کر انتظامیہ کی مدد کی ہے۔ تمھیں مچھلیوں کے دام کے علاوہ ۱۰ ہزار روپے نقد انعام بھی دیا جاتا ہے۔

مچھیرا: (سلام کرتے ہوئے) شکریہ، جناب!

> **آئیں مزید جانیں**
>
> - قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
>
> "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ۔" (سورۃ النساء آیت: ۲۹)

> **یاد رکھنے کی باتیں**
>
> ڈپٹی کمشنر کے محافظ نے مچھیرے سے رشوت مانگی۔ مچھیرے نے بڑے سلیقے اور دانش مندی سے یہ بات ڈپٹی کمشنر کو جا کر بتا دی۔ نتیجتاً مچھیرے کو انعام ملا اور بدعنوان محافظ قانون کی گرفت میں آ گیا۔

برائے اساتذۂ کرام: بچوں کو بتائیں کہ بدعنوانی ایک بہت بڑا ناسور ہے جس سے کسی بھی ادارے کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ جس کا نقصان نہ صرف ادارے بلکہ ہر فرد کو اور پورے ملک کو ہوتا ہے۔

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی
طغیانی	سیلاب، دریا کا چڑھاؤ
گدلا	میلا، مٹی ملا
حوالات	ملزموں کو دورانِ تفتیش رکھنے کی جگہ
تفتیش	کھوج لگا
منتظمین	منتظم کی جمع، انتظام کرنے والا
مچھیرا	ماہی گیر، مچھلیاں پکڑنے والا
کرکرا	بے مزہ

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) ڈپٹی کمشنر نے مچھلیاں فراہم کرنے کا کام کس کو سونپا تھا؟

(ب) مچھلیاں کیوں نہیں مل رہی تھیں؟

(ج) تازہ مچھلیاں لانے والوں کے لیے کیا اعلان کیا گیا تھا؟

(د) مچھیرے نے مچھلیوں کی کیا قیمت مانگی؟

(ہ) مچھیرے نے بدعنوان اہل کار کو کس طرح گرفتار کروایا؟

(و) بدعنوان محافظ گرفتار تو ہو گیا آپ کے خیال میں اس کو کیا سزا ملنی چاہیے؟

۳۔ یہ جملے کس نے کہے ہیں:

میں نے سوشل میڈیا پر پوسٹ لگا کر اعلان نشر کیا ہے۔	________
جانتے ہو تم نے کتنا بڑا کام کیا ہے؟	________
کیوں، تمھارا دماغ ٹھیک تو ہے نا؟	________
مجھے بہت خوشی ہے۔	________
میں نے ویسے مذاق میں بات کی تھی۔	________

NOT FOR SALE

بات سے نکلے بات

۴۔ بدعنوانی کے نقصانات کیا ہیں؟ نیز بدعنوانی کے خاتمے کے لیے حکومت کو کیا کیا اقدامات کرنے چاہییں۔ اس موضوع پر آپس میں گفتگو کریں۔

قواعد سیکھیں

۵۔ دی ہوئی عبارت غور سے پڑھیں اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں۔

آدابِ معاشرت سے مراد معاشرے میں رہنے کے طور طریقوں کا خیال رکھنا ہے۔ زندگی کے ہر قدم پر ان اطوار کو مدِنظر رکھنا چاہیے۔ جیسے: ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ راست بازی سے کام لیں اور جھوٹ سے اجتناب کریں۔ کبھی کوئی ایسی بات نہ کہیں جس میں جھوٹ کی آمیزش ہو۔ لایعنی گفتگو سے گریز کریں۔ دوسروں سے بات کرتے وقت بہترین الفاظ کا چناؤ کریں اور کبھی کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔ غلطی ہو جانے کی صورت میں معافی مانگنے میں جھجک محسوس نہ کریں۔ اگر کوئی معافی کا طلب گار ہو تو اُسے صدقِ دل سے معاف کر دیں۔

۶۔ دیے ہوئے جملوں میں خالی جگہوں کو درست تذکیر و تانیث لگا کر پُر کریں۔

کیا وہ رسالہ ________ تھا۔	تمھارا	تمھاری
بڑوں کی خدمت کرنا ________ فرض ہے۔	ہمارا	ہماری
یہ کتابیں ________ ہیں۔	میرے	میری

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۵ کے لیے بچوں کی رہنمائی کریں۔ بچوں کو لغت کے استعمال کا طریقہ اور اہمیت بتائیں۔ اس سرگرمی کے علاوہ کسی بھی سبق میں سے مشکل الفاظ لے کر بچوں کو لغت میں تلاش کرنے کے لیے دیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں AWAZ E INQILAB.COM

______ گیند گم ہوگئی ہے۔	میرا	میری
میں ______ نام نہیں بھولا۔	تمھارا	تمھاری

۷۔ درج ذیل الفاظ کو بلند آواز سے پڑھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

مَلک

مُلک

صلہ

صلا

عالِم

عالَم

کچھ نیا لکھیں

۸۔ دی گئی عبارت توجہ سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات لکھیں۔

اُس روز گرمی بڑی سخت تھی۔ باہر لُو چل رہی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے بالائی حصے میں بیٹھے تھے۔ اُنھوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اس سخت گرمی میں دو اونٹوں کو ہانکتا ہوا آ رہا ہے۔ وہ خاصے فاصلے پر تھا اس لیے پہچاننا مشکل تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہت تعجب ہوا۔ وہ سوچنے لگے کہ آخر اس آدمی کو ایسی کون سی مجبوری یا ضرورت آ پڑی ہے جو اس شدید گرمی میں اونٹوں کو ہانکتا آ رہا ہے۔

جب یہ شخص ذرا قریب آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا: ''ذرا دیکھو، یہ شخص کون ہے؟'' کوشش کے باوجود غلام نہ پہچان سکا کیوں کہ وہ ابھی دور تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص بالکل قریب آیا تو غلام کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

برائے اساتذۂ کرام: سوال نمبر ۷ کی سرگرمی سے قبل بچوں کو بتائیں کہ متشابہ الفاظ بلحاظ املا سے مراد ایسے الفاظ ہیں جن کی ظاہری شکل یعنی املا یکساں ہو مگر وہ اعراب اور معانی میں مختلف ہو۔ بچوں کو یہ الفاظ سنائیں، مفہوم بتائیں۔ بعد میں ان سے بلند آواز میں پڑھوا کر جملے بنوائیں۔ سوال نمبر ۸ کے لیے بچوں کو اقتباس پڑھنے کے لیے دیں۔ بعد میں دیے ہوئے سوالات پوچھیں۔ اس کے علاوہ سوالات بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

NOT FOR SALE

غلام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: ''یہ تو امیر المومنین ہیں۔'' اس دوران میں امیر المومنین گھر کے سامنے سے گزرنے لگے۔ اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آواز دی: ''امیر المومنین! ایسے شدید موسم میں آپ کہاں جا رہے ہیں؟''

امیر المومنین نے کہا: ''بیت المال کے یہ اونٹ پیچھے رہ گئے تھے جبکہ باقی چراگاہ میں پہنچ چکے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ اونٹ کہیں بچھڑ جائیں تو قیامت کے دن ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا؟''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر کہا: ''تھوڑی دیر کے لیے سائے میں آ جائیں، پانی وغیرہ پی لیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تم اپنے سائے میں واپس چلے جاؤ۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''ہم آپ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ سائے میں تشریف لائیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے تمھیں کہا ہے نا، سائے میں واپس چلے جاؤ۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو کسی قوی اور امین شخص کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

سوالات:

(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں اونٹوں کو کیوں ہانک رہا تھا؟ انھوں نے موسم ٹھنڈا ہونے کا انتظار کیوں نہ کیا؟

(ب) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اصرار کے باوجود امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سائے میں کیوں نہ آئے؟

(ج) قوی اور امین سے کیا مراد ہے؟

ہمارے کرنے کے کام

۹۔ ''ڈپٹی کمشنر کی دعوت'' کو ڈرامے کی صورت میں کمرہ جماعت میں پیش کریں۔

برائے اساتذۂ کرام: سوال نمبر ۸ کی سرگرمی کا مقصد پڑھنے، لکھنے اور غور و فکر کی عادت پختہ کرنا ہے۔ دیے ہوئے سوالات کے علاوہ بچوں سے دیگر سوالات پوچھیں۔ اس طرح سیاق و سباق تک پہنچنے میں ان کی رہ نمائی کریں۔ سوال نمبر ۹ کے لیے بچوں میں کردار تقسیم کریں اور مشق کروائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

____________ گیند گم ہو گئی ہے۔	میرا	میری
میں ____________ نام نہیں بھولا۔	تمھارا	تمھاری

۷۔ درج ذیل الفاظ کو بلند آواز سے پڑھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

ملک

ملک

صلہ

صلا

عالم

عالم

کچھ نیا لکھیں

۸۔ دی گئی عبارت توجہ سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات لکھیں۔

اُس روز گرمی بڑی سخت تھی۔ باہر لُو چل رہی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے بالائی حصے میں بیٹھے تھے۔ اُنھوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اس سخت گرمی میں دو اونٹوں کو ہانکتا ہوا آ رہا ہے۔ وہ خاصے فاصلے پر تھا اس لیے پہچاننا مشکل تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہت تعجب ہوا۔ وہ سوچنے لگے کہ آخر اس آدمی کو ایسی کون سی مجبوری یا ضرورت آ پڑی ہے جو اس شدید گرمی میں اونٹوں کو ہانکتا آ رہا ہے۔

جب یہ شخص ذرا قریب آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا: ''ذرا دیکھو، یہ شخص کون ہے؟'' کوشش کے باوجود غلام نہ پہچان سکا کیوں کہ وہ ابھی دور تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص بالکل قریب آیا تو غلام کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ امیر المومنین حضرت عُمر رضی اللہ عنہ تھے۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۷ کی سرگرمی سے قبل بچوں کو بتائیں کہ متشابہ الفاظ یا ملتے جلتے الفاظ سے مراد ایسے الفاظ ہیں جن کی ظاہری شکل یعنی املا یکساں ہو مگر وہ اعراب اور معانی میں مختلف ہوں۔ بچوں کو یہ الفاظ سنائیں، مفہوم بتائیں۔ بعد میں ان سے بلند آواز میں پڑھوا کر جملے بنوائیں۔ سوال نمبر ۸ کے لیے بچوں کو اقتباس پڑھنے کے لیے دیں۔ بعد میں دیے ہوئے سوالات پوچھیں۔ اس کے علاوہ سوالات بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

غلام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: ''یہ تو امیر المومنین ہیں۔'' اس دوران میں امیر المومنین گھر کے سامنے سے گزرنے لگے۔ اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آواز دی: ''امیر المومنین! ایسے شدید موسم میں آپ کہاں جا رہے ہیں؟''

امیر المومنین نے کہا: ''بیت المال کے یہ اونٹ پیچھے رہ گئے تھے جبکہ باقی چراگاہ میں پہنچ چکے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ اونٹ کہیں بچھڑ جائیں تو قیامت کے دن ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا؟''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر کہا: ''تھوڑی دیر کے لیے سائے میں آ جائیں، پانی وغیرہ پی لیں۔''

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تم اپنے سائے میں واپس چلے جاؤ۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''ہم آپ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ سائے میں تشریف لائیں۔''

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے تمھیں کہا ہے نا، سائے میں واپس چلے جاؤ۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو کسی قوی اور امین شخص کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

سوالات:

(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں اونٹوں کو کیوں ہانک رہا تھا؟ انھوں نے موسم ٹھنڈا ہونے کا انتظار کیوں نہ کیا؟

(ب) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اصرار کے باوجود امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سائے میں کیوں نہ آئے؟

(ج) قوی اور امین سے کیا مراد ہے؟

[illegible] کرنے کے کام

۹۔ ''ڈپٹی کمشنر کی دعوت'' کو ڈرامے کی صورت میں کمرہ جماعت میں پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۸ کی سرگرمی کا مقصد پڑھنے، لکھنے اور غور و فکر کی عادت پختہ کرنا ہے۔ دیے ہوئے سوالات کے علاوہ بچوں سے دیگر سوالات پوچھیں۔ اس طرح سیاق و سباق تک پہنچنے میں ان کی رہنمائی کریں۔ سوال نمبر ۹ کے لیے بچوں میں کردار تقسیم کریں اور مشق کروائیں۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

جائزہ ۔ ۲

سننا/بولنا

۱۔ دی ہوئی عبارت غور سے سنیں اور مرزا کی بلے بازی پر تبصرہ کریں۔

مرزا بیٹ کو پوری طاقت کے ساتھ گوپھن کی طرح گھمائے جا رہے تھے۔ تین اوور اسی طرح خالی گئے اور گیند کو ایک دفعہ بیٹ سے ہم کنار ہونے کا موقع نہیں ملا۔ لیکن یہ درست ہے کہ رن نہ بننے کی بڑی وجہ مرزا کے اپنے پینترے تھے۔ وہ اپنا وکٹ ہتھیلی پر لیے پھر رہے تھے۔ وہ کرتے یہ تھے کہ اگر گیند اپنی طرف آتی ہوتی تو صاف ٹل جاتے۔ لیکن اگر ٹیڑھی آتی دکھائی دیتی تو اس کے پیچھے بیٹ لے کر نہایت جوش و خروش سے دوڑتے البتہ ایک دفعہ جب گیند اچانک بیٹ سے آ لگی اور وہ چک کر ہوا میں گیند سے زیادہ اچھلے۔ وکٹ کیپر اگر بڑھ کے بیچ میں نہ پکڑ لیتا تو ایسے اوندھے منھ گرتے کہ ہفتوں اپنی شکل آپ نہ پہچان پاتے۔

دوسرے ہی اوور میں بولر نے گیند ایسی کھینچ کے ماری کہ مرزا کے سر سے ایک آواز (اور مُنھ سے کئی!) نکلی اور ٹوپی اڑ کر وکٹ کیپر کے قدموں پر جا پڑی۔ جب امپائر نے مرزا کو ٹوپی پہنانے کی کوشش کی تو وہ ایک انچ تنگ ہو چکی تھی! اس کے باوجود مرزا خوب جم کر کھیلے اور ایسا جم کے کھیلے کہ ان کی اپنی ٹیم کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جیسے ہی ان کا ساتھی گیند پر ہٹ لگاتا ویسے ہی مرزا اسے رن بنانے کی پُرزور دعوت دیتے اور جب وہ کشاں کشاں تین چوتھائی پچ طے کر لیتا تو اسے ڈانٹ ڈپٹ کر، بلکہ دھکیل کر، اپنے وکٹ کی جانب واپس بھیج دیتے۔ مگر اکثر یہی ہوا کہ گیند اس غریب سے پہلے وہاں پہنچ گئی اور وہ مفت میں رن آؤٹ ہو گیا۔ جب مرزا نے یکے بعد دیگرے اپنی ٹیم کے پانچ کھلاڑیوں کا بشمول کپتان، اس طرح جلوس نکال دیا تو کپتان نے پس ماندگان کو سختی سے تنبیہ کر دی کہ خبردار! مرزا کے علاوہ کوئی رن نہ بنائے۔

لیکن مرزا آخری وکٹ تک اپنی وضع احتیاط پر ثابت قدمی سے قائم رہے اور ایک رن بنا کے نہیں دیا۔ اس کے باوجود ان کا اسکور اپنی ٹیم میں سب سے اچھا رہا۔ اس لیے کہ رن تو کسی اور نے بھی نہیں بنائے مگر وہ سب آؤٹ ہو گئے۔ اس کے برعکس مرزا خود کو بڑے فخر کے ساتھ ”زیرو ناٹ آؤٹ“ بتاتے تھے۔ ناٹ آؤٹ! اور یہ بڑی بات ہے۔

(مشتاق یوسفی)

پڑھنا

۲۔ دیے ہوئے اشعار کو درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے پڑھیں اور اس کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

ہم کلام ہوؤں میں تجھ سے رُوبرو — اور بولے تو مجھ سے دُوبدو
پڑھ کے ہوجاؤں تجھے محظوظ بھی — ذہن میں کرلوں تجھے محفوظ بھی
تُو ذریعہ ہے وہ معلومات کا — جس سے چلتا ہے پتا ہر بات کا
لائبریری کی میری زینت ہے تُو — اور مکتب کی مری قسمت ہے تُو
تجھ سے ہوتا ہوں میں کیا کیا فیض یاب
اے میری پیاری میری اچھی کتاب

(کوثر انصاری)

قواعد

۳۔ دیے ہوئے لاحقوں کی مدد سے تین، تین الفاظ بنائیں۔

گاہ	=			
ور	=			
ناک	=			
مند	=			
تر	=			

Scanned with CamScanner

۵۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیں۔

الف	ب
فوزیہ نے امتحان دیا ہے۔	ماضی تمنائی
اسد نے مار کھائی۔	ماضی شکیہ
ہم نے چور دیکھا تھا۔	ماضی قریب
یہ بات شیکسپیئر نے کی ہوگی۔	ماضی مطلق
کاش! وہ وقت کی قدر کرتا۔	ماضی استمراری
عافیہ پڑھ رہی تھی۔	ماضی بعید

۶۔ دو دو متلازم الفاظ لکھیں۔

کائنات		
اسکول		
پاکستان		
علم		

۷۔ درج ذیل محاوروں کے جملے بنائیں۔

اپنا اُلّو سیدھا کرنا

بات کا بتنگڑ بنانا

تین پانچ کرنا

ناک میں دم کرنا

خاک میں ملانا

لکھنا

۸۔ اپنے دوست کو خط لکھیں جس میں اُسے اپنی کسی سیر کے بارے میں بتائیں۔

سبق ۱۱
مُسَدّسِ حالی

پڑھنے سے پہلے
- الطاف حسین حالی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
- چند مشہور شعرا کے نام بتائیں اور کوئی نظم بھی سنائیں۔

اہم الفاظ برپا وقعت نخوت عداوت مخفی آفاق خیرالامم

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:
- پُراعتماد انداز میں تقریر کر سکیں۔
- نظم کو پڑھ کر مرکزی خیال پیش کر سکیں۔
- رواں لکھ سکیں۔
- فعل ماضی کی اقسام پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔
- نظم دیئے گئے فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جوابات دے سکیں۔

وہ مِلّت کہ گردُوں پہ جس کا قدم تھا
ہر اِک گھونٹ میں جس کا برپا عَلَم تھا
وہ فرقہ جو آفاق میں محترم تھا
وہ اُمّت لقب جس کا خیرالامم تھا
نشاں اس کا باقی ہے صرف اس قدر یاں
کہ گنتے ہیں اپنے کو ہم بھی مسلماں

نہ قوموں میں عزّت، نہ جلسوں میں وَقعت
نہ اپنوں سے اُلفت، نہ غیروں سے مِلّت
مزاجوں میں سُستی، دماغوں میں نخوت
خیالوں میں پستی، کمالوں سے نفرت
عداوت نہاں، دوستی آشکارا
غرض کی تواضع، غرض کی مُدارا

پڑھنے کے دوران میں
- اس نظم کے پہلے بند میں مسلمان اُمّت کے کون سے لقب کا ذکر ہے؟
- مسدّس حالی میں کس چیز کا بیان ہے؟

ہُنر ہے نہ تم میں فضیلت ہے باقی
نہ علم و ادب ہے نہ حکمت ہے باقی
نہ منطق ہے باقی نہ ہیئت ہے باقی
اگر ہے تو کچھ قابلیت ہے باقی
اندھیرا نہ چھا جائے اس گھر میں دیکھو
پھر اُکسا دو اس ٹمٹماتے دیے کو

برائے اساتذۂ کرام: نظم پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ نظم پڑھاتے ہوئے "پڑھنے کے دوران میں" کے سوالات بھی مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ نظم سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ ہر بند یا شعر کے اختتام پر بچوں کو اس کا مفہوم بتائیں۔ بچوں کو بتائیں کہ مسدس حالی میں مسلمانوں کے عروج و زوال کی داستان بیان کی گئی ہے۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاون لوڈ کریں

بہت ہم میں اور تم میں جوہر ہیں مخفی
خبر کچھ نہ ہم کو نہ تم کو ہے جن کی
اگر جیتے جی کچھ نہ اُن کی خبر لی
تو ہو جائیں گے مل کے مٹّی میں مٹّی

یہ جوہر ہیں ہم میں امانت خُدا کی
مبادا تلف ہو وَدیعت خُدا کی

یہی جو کہ پھرتے ہیں بے عِلم و جاہل
بہت ان میں ہیں جن کے جوہر ہیں قابل
رذائل میں پنہاں ہیں ان کے فضائل
اِنھیں ناقصوں میں ہیں پوشیدہ کامل

نہ ہوتے اگر مائل لہو و بازی
ہزاروں اِنھیں میں تھے طُوسی و رازی

مَشقّت کی ذِلّت جنھوں نے اُٹھائی
جہاں میں ملی اُن کو آخر بڑائی
کسی نے بغیر اِس کے ہرگز نہ پائی
فضیلَت نہ عزّت نہ فرماں روائی

نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اُوپر چڑھے ہیں

(الطاف حسین حالیؔ)

آئیں مزید جانیں

- دو مصرعوں کے مجموعے کو شعر کہتے ہیں۔
- تین مصرعوں کے مجموعے کو ثلاث کہتے ہیں۔
- چار مصرعوں کے مجموعے کو رباعی کہتے ہیں۔
- پانچ مصرعوں کے مجموعے کو مخمس کہتے ہیں۔
- چھے مصرعوں کے مجموعے کو مسدس کہتے ہیں۔

یاد رکھنے کی باتیں

شاعر کا کہنا ہے کہ کبھی مسلمان خیرالامم تھے لیکن علم و عمل سے تہی دامنی کے باعث اپنا یا مقام کھو چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسلم امت میں آگے بڑھنے اور بامِ عروج پر پہنچنے کی صلاحیت اب بھی موجود ہے۔ ایسے جوہر کامل کو ڈھونڈنے اور آگے لانے سے ہی ایک دفعہ پھر وہی کھویا ہوا مقام پایا جا سکتا ہے۔

برائے اساتذۂ کرام

"آئیں مزید جانیں" میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔ بعد ازاں بچوں کے تین گروہ بنادیں۔ ایک گروہ نظم کا پہلا بند پڑھے اور باقی دونوں گروہوں میں سے کوئی گروہ اس کا مفہوم بتائے۔ اسی طرح سے پھر یہ سرگرمی دوسرے دونوں گروہوں سے بھی کروائیں۔

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نَخوت	غرور، گھمنڈ	پستی	ذِلّت	خیرالامم	بہترین اُمّت
عداوت	دُشمنی	قدر	عزّت، مرتبہ	نہاں	چُھپا ہوا
وَقعت	حیثیت	آشکارا	ظاہر ہونا	اُلفت	محبّت
اُکسانا	ترغیب دینا	وَدیعت	کسی کی تحویل میں دی ہوئی چیز	گلستان	وہ جگہ جہاں پھول بکثرت ہوں
مخفی	خُفیہ، چُھپا ہوا	مبادا	خدانخواستہ	تلف کرنا	ضائع کرنا، برباد کرنا
مائل ہونا	متوجہ ہونا	جوہر	خُوبی	ذِلّت	رُسوائی
بڑائی	عظمت، بزرگی	فرماں روا	حاکم	مُدارا	خاطر تواضع

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) ہمارے اجداد کے کس مقام پر فائز تھے؟ پہلے بند کی روشنی میں بتائیں۔

(ب) دوسرے بند کی روشنی میں مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیں۔

برائے اساتذۂ کرام

"خاص الفاظ" کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کا استعمال کر سکیں۔ "تفہیم" کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

Scanned with CamScanner

(ج) علم وہنر کے لحاظ سے مسلمان کس طرح پستی کا شکار ہوئے؟

(د) "یہ جوہر ہیں ہم میں امانت خدا کی" سے کیا مراد ہے؟

(ہ) شاعر کے نزدیک مسلمان، طوسی ورازی کے نقشِ قدم پر کیوں نہ چل سکے؟

(و) شاعر زوال کے دور سے نکلنے کے لیے کس چیز کی تلقین کر رہا ہے؟

۳۔ نظم کے مطابق درست لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

نہ قوموں میں عزت نہ ______ میں وقعت	رذائل میں ______ ہیں ان کے فضائل
نہ علم وادب ہے نہ ______ ہے باقی	کسی نے بغیر اس کے ______ نہ پائی
اگر چیتے جی کچھ نہ ان کی ______ لی	نہال اس ______ میں جتنے بڑھے ہیں

بات سے نکلے بات

۴۔ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ پر کسی کالم یا فیچر کے تراشے لے کر آئیں اور اس کے اہم نکات پر بات چیت کریں۔

قواعد سیکھیں

ماضی بعید

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا، دور کے گزرے زمانے میں پایا جاتا ہے۔ جیسے: اس نے لکھا تھا، یوسف کراچی گیا تھا۔

برائے اساتذۂ کرام: سوال نمبر ۴ کے لیے بچوں کو مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کے دور کے بارے میں بتائیں۔ بچوں سے کہیں کہ وہ کوئی فیچر یا کالم کے تراشے جماعت میں لے کر آئیں اور اس کے اہم نکات پر آپس میں بات چیت کریں اور ساتھیوں کو بتائیں۔ قواعد کے لیے بچوں کو اسم صفت کے درجوں کا تصور اچھی طرح روزمرہ مثالوں کی مدد سے سمجھائیں۔ بعد ازاں کتاب کا کام مکمل کروائیں۔

ماضی شکیہ

وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کا گزرے ہوئے زمانے میں شک ہو۔ جیسے: اس نے پڑھا ہوگا، سلیم کالج گیا ہوگا، وہ راولپنڈی کے لیے روانہ ہوا ہوگا۔

ماضی تمنائی

وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی آرزو یا تمنا یا شرط پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر وہ آتا، کاش! تم یہاں ہوتے۔

ماضی استمراری

اس فعل میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار یا بار بار معلوم ہو۔ جیسے: وہ کھاتا تھا، وہ پڑھتا تھا۔

۶۔ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

لقب — الفت — امانت — جاہل — پوشیدہ — منطق — محترم

کچھ نیا لکھیں

۷۔ مسلمانوں کے زوال کے کیا اسباب تھے؟ اس موضوع پر ایک مضمون لکھیں۔

۸۔ اسکول میں منعقدہ کسی قومی تقریب کی رُوداد اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۹۔ "ملکی ترقی کے لیے تجاویز" کے موضوع پر ایک تقریر تیار کریں اور جماعت کے سامنے پیش کریں۔

برائے اساتذۂ کرام: سوال نمبر ۷ اور ۸ کی سرگرمیوں کے لیے دیے گئے موضوعات پر بچوں سے بات چیت کریں۔ بعد ازاں کتاب کا کام مکمل کروائیں۔ سوال نمبر ۹ کے تحت دیے گئے موضوع سے متعلق تقریر تیار کرنے میں بچوں کی مدد کریں، جو دو منٹ سے زیادہ لمبی نہ ہو۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

سبق ۱۲

فٹ بال

پڑھنے سے پہلے

- پاکستان کا قومی کھیل کون سا ہے؟
- کھیلوں کے کوئی سے تین فائدے بتائیں۔

اہم الفاظ: جامع بوچھاڑ غفلت سعی دانستہ سرپھٹول گرویدہ وثوق

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- زبانی اظہارِ خیال کر سکیں۔
- نثری تحریر کے اجزا اور سیاق و سباق کا اندازہ لگا سکیں۔
- فعل ماضی کی اقسام کو پہچان سکیں۔
- لطائف اور پہیلیوں کو پڑھتے ہوئے ان میں پوشیدہ دانش کو سمجھ سکیں۔
- مضمون لکھ سکیں۔ (کم از کم ۲۵۰ الفاظ)
- واحد جمع کو پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔

فٹ بال دنیا کا مقبول ترین کھیل ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ ورلڈ کپ کے دنوں میں ہوتا ہے، جب ایک دنیا اسٹیڈیم میں اُمڈ آتی ہے۔ فٹ بال کے کروڑوں شائقین ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں۔ فائنل میچ دیکھنے کے لیے متعلقہ ٹیموں کے ممالک کے سرکاری نمائندے بھی آجاتے ہیں۔ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ میں تجزیے ہوتے ہیں۔ ٹیموں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ پیشین گوئیاں کی جاتی ہیں۔ غرض خوب بحث مباحثہ ہوتا ہے۔ لگتا ہے کہ ذرائعِ ابلاغ میں یہی ایک موضوع رہ گیا ہے۔

فٹ بال کی ابتدا کب ہوئی اور پہلا میچ کن دو ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا، ریفری کون تھا اور میچ کون جیتا؟ فٹ بال کی تاریخ ان سوالوں کے بارے میں خاموش ہے۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ فٹ بال کی ابتدا روم سے ہوئی۔ شروع میں باقاعدہ قوانین نہ تھے اور کھلاڑیوں کی تعداد بھی مقرر نہ تھی۔ اس لیے اکثر کھیل کا میدان، میدانِ جنگ بنا رہتا۔ روز روز کے لڑائی جھگڑوں اور سر پھٹوّل کی وجہ سے یہ کھیل بدنام ہو گیا۔ چنانچہ ایک عرصے تک نہ صرف فٹ بال حکومتی سرپرستی اور عوامی پذیرائی سے محروم رہا، بلکہ ہنگاموں کی وجہ سے یہ کھیل اور کھلاڑی حکومت کے زیرِ عتاب رہے۔

برائے اساتذۂ کرام: سبق پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ بچوں سے سبق کی خواندگی درست تلفظ اور روانی سے کروائیں۔ انھیں مشکل الفاظ کا درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کھیل میں شائستگی پیدا ہوتی گئی اور اس کے اصول اور ضابطے بنائے گئے۔ ۱۸۶۳ء میں باقاعدہ فٹ بال ایسوسی ایشن بنی اور میچ شروع ہوئے۔ آہستہ آہستہ فٹ بال دنیا کا مقبول ترین کھیل بن گیا۔

فٹ بال ایک سادہ سا کھیل ہے۔ اس پر زیادہ خرچ بھی نہیں آتا، کیونکہ اس کھیل کے لیے ایک بال (گیند) کی ضرورت ہوتی ہے۔ بال کو پاؤں سے دھکیلتے اور لڑھکاتے ہیں۔ اس لیے اس کھیل کو "فٹ بال" کا نام دیا گیا ہے۔

فٹ بال کے لیے کھلے میدان کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ میدان قریباً سو میٹر لمبا اور پچاس میٹر چوڑا ہوتا ہے۔ میدان کے دونوں طرف لکڑی کے پول لگے ہوتے ہیں۔ جن کو اوپر سے بھی لکڑی کے ذریعے سے جوڑا ہوتا ہے۔ لکڑی کے اس پول کا فاصلہ آٹھ گز اور اونچائی آٹھ فٹ ہوتی ہے۔ لکڑی کے پول سے بنا ہوا یہ دروازہ گول کہلاتا ہے۔ دونوں ٹیموں کا ایک ایک کھلاڑی ایک ایک گول کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اس کھلاڑی کو گول کیپر کہتے ہیں۔ مخالف ٹیم کے کھلاڑی جب بال کو کِک مار کر گول کے اندر پھینکنے کی کوشش کرتے ہیں تو گول کیپر بال کو گول میں جانے سے روکتا ہے۔ بال اگر گول کے اندر چلا جائے اور گول ہو جائے تو مخالف ٹیم کے پوائنٹ بڑھ جاتے ہیں۔ جو ٹیم زیادہ گول کرتی ہے، وہ فاتح کہلاتی ہے۔ اگر کوئی ٹیم گول نہ کر سکے تو میچ دونوں ٹیموں کے درمیان برابر رہتا ہے۔ اس کھیل کا دورانیہ ۹۰ منٹ کا ہوتا ہے جو ۴۵، ۴۵ منٹ کے دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

گول کیپر سمیت ہر ٹیم میں گیارہ کھلاڑی ہوتے ہیں۔ گول کیپر کی مدد اور اپنے گول کا دفاع کرنے کے لیے گول کیپر سے ذرا آگے دو اور کھلاڑی کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کو فل بیک کہا جاتا ہے۔ فل بیک سے ذرا آگے تین اور کھلاڑی موجود ہوتے ہیں جو "ہاف بیک" کہلاتے ہیں۔ ان کا کام مخالف ٹیم کے حملے کو روکنا اور ان سے بال چھین کر اپنے کھلاڑیوں کی طرف بڑھانا ہے۔

گول کیپر، فل بیک اور ہاف بیک کے علاوہ آگے پانچ کھلاڑی ہوتے ہیں، جنھیں فارورڈ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک لحاظ سے حملہ آور کھلاڑی ہوتے ہیں جو اپنے ساتھیوں کو پاس دیتے ہوئے بال کو لے کر مخالف ٹیم کی طرف بڑھتے ہیں اور گول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کھیل کی نگرانی کرنے والا شخص ریفری کہلاتا ہے۔ وہ کھیل کو قواعد و ضوابط کے مطابق کھلانے کا ذمے دار ہوتا ہے۔ فٹ بال کا کھیل کافی تیز رفتاری کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔ کھلاڑی بال لے کر نہایت تیز رفتاری سے اِدھر اُدھر دوڑتے اور مخالف ٹیم کے گول پر حملہ کرنے کے لیے بھاگتے ہیں۔ ریفری بھی کھلاڑیوں کی طرح بال کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہے۔ اس دوران میں ریفری یہ بھی دیکھتا ہے کہ کوئی کھلاڑی قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہا ہے۔ کھیل کے دوران میں بال اگر گول کیپر کے علاوہ کسی اور کھلاڑی کو چھوتا ہوا میدان کے گرد لگی ہوئی لائن سے باہر چلا جائے یا کوئی کھلاڑی دوسری ٹیم کے کھلاڑی کو دانستہ روکنے یا گرانے وغیرہ کی کوشش کرے تو ایسی غلطی کو فاؤل کہا جاتا ہے۔ ایسی غلطی پر

- پاکستان کو فٹ بال کے سلسلے میں کیا اعزاز حاصل ہے؟
- پہلا ورلڈ کپ کہاں کھیلا گیا اور کس نے جیتا تھا؟
- ریفری کیا فرائض سر انجام دیتا ہے؟

برائے اساتذۂ کرام: بچوں کو فٹ بال کے کھیل کے علاوہ دوسرے کھیلوں، جیسے: ہاکی، والی بال، کرکٹ اور بیڈمنٹن، وغیرہ کے بارے میں بھی بتائیں۔ فٹ بال کے کھیل کو بہتر بنانے کے لیے بچوں سے مختلف تجاویز لیں۔

Scanned with CamScanner

بچا کر کھیل روکتا ہے اور غلطی کرنے والی ٹیم کے خلاف دوسری ٹیم کو بال دے کر کِک مارنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسے فری کِک کہتے ہیں۔ غلطی کرنے والے کھلاڑی کو پیلا کارڈ دکھا کر تنبیہ کی جاتی ہے۔ اگر کوئی کھلاڑی بار بار فاؤل کرے یا مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کو زخمی کرے تو ریفری اس کھلاڑی کو سرخ رنگ کا کارڈ دکھا کر میدان سے باہر بھیج دیتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کی ٹیم کو صرف دس کھلاڑیوں کے ساتھ کھیلنا پڑتا ہے۔ اگر فاؤل گول کے قریب کیا جائے تو مخالف ٹیم کو پینلٹی کِک دی جاتی ہے۔ اس میں مخالف ٹیم کا کھلاڑی گول کرنے کے لیے کِک لگاتا ہے جسے صرف گول کیپر کو روکنا ہوتا ہے۔ اس پر اکثر گول ہو جاتا ہے۔

دنیا کا پہلا ورلڈ کپ یوراگوئے میں کھیلا گیا۔ یہ ورلڈ کپ یوراگوئے نے جیتا اور ارجنٹائن دوسرے نمبر پر رہا۔ اب ہر چار سال بعد فٹ بال کا ورلڈ کپ ہوتا ہے۔ اب تک کھیلے جانے والے بین الاقوامی مقابلوں میں فرانس، اٹلی، برازیل، یوراگوئے، انگلستان اور جرمنی ایک سے زائد مرتبہ ورلڈ کپ جیت چکے ہیں۔

جنوبی امریکا کے ممالک برازیل، ارجنٹائن، یوراگوئے، پیراگوئے وغیرہ میں اس کھیل کو زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ عربوں میں بھی یہ کھیل بے حد مقبول ہے۔ جس طرح ہمارے ہاں گلی گلی کرکٹ کھیلی جاتی ہے، وہاں شہروں کی گلیوں میں بھی بچے دن رات فٹ بال کھیلتے پھرتے ہیں۔ حکومتیں بھی اس کھیل کی سرپرستی کرتی ہیں۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور شرقِ اَوسط کے دیگر ممالک میں یہ کھیل بڑے شوق سے کھیلا جاتا ہے۔ ہم اس کھیل میں نام تو نہیں کما سکے، البتہ یہ بات ہمارے لیے قابلِ فخر ہے کہ ورلڈ کپ میں استعمال ہونے والا فٹ بال زیادہ تر پاکستان ہی کے شہر سیالکوٹ میں تیار ہوتا ہے۔

یورپ، امریکا، جنوبی امریکا اور مشرقِ وُسطیٰ کے ممالک کے علاوہ دنیا کے دوسرے براعظموں میں بھی کروڑوں لوگ اس دل چسپ کھیل کو پسند کرتے ہیں۔

آئیں مزید جانیں

- جرمنی کے گرڈ ملر دنیا کے وہ پہلے کھلاڑی ہیں، جنھوں نے فُٹ بال کے ورلڈ کپ میں اب تک سب سے زیادہ گول اسکور کیے ہیں۔

یاد رکھنے کی باتیں

- فٹ بال دنیا کا مقبول ترین کھیل ہے۔
- ۱۸۶۳ء میں فٹ بال ایسوسی ایشن نے اس کے قواعد بنائے۔ یوں کھیل میں شائستگی پیدا ہوئی۔
- یہ کھیل یورپ، امریکا اور مشرقِ وُسطیٰ میں بڑے شوق سے کھیلا جاتا ہے۔
- ورلڈ کپ میں استعمال ہونے والا معیاری فٹ بال سیالکوٹ میں تیار کیا جاتا ہے۔

برائے اساتذۂ کرام

بچوں کو کھیلوں کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کریں۔ جماعت کے وہ بچے جو فٹ بال کے کھلاڑی ہوں، ان کی ٹیم تشکیل دیں اور ان کا کسی دوسری جماعت کے بچوں کے ساتھ فٹ بال کھیلنے کا مقابلہ کروائیں۔ سبق کا متن پڑھاتے ہوئے "پڑھنے کے دوران میں" کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کے فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ "آئیں مزید جانیں" میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گرویدہ	دلدادہ، شیدا	سوال داغنا	جھٹ سے سوال کرنا	سرپھٹول	لڑائی جھگڑا
سعی	کوشش	وثوق	یقین	دانستہ	جان بوجھ کر
عتاب	غصہ، ناراضی، ملامت کرنا	شائستگی	تہذیب، اخلاق	اوسط	درمیانہ

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) ورلڈ کپ کے دنوں میں کس طرح کا جوش و خروش نظر آتا ہے؟

(ب) ابتدا میں فٹ بال کے کھلاڑی آپس میں کیوں لڑتے تھے؟

(ج) فٹ بال ایسوسی ایشن کب بنی اور اس سے فٹ بال کے کھیل میں کیا تبدیلی آئی؟

(د) فٹ بال کھیل کو "فٹ بال" کیوں کہا جاتا ہے؟

(ہ) ریفری کیا فرائض سرانجام دیتا ہے؟

(و) فٹ بال کے میدان کے بارے میں مختصراً بیان کیجیے؟

(ز) پہلا ورلڈ کپ کہاں کھیلا گیا اور کس نے جیتا؟

برائے اساتذۂ کرام

سوال نمبر ۱ کے تحت دیے ہوئے الفاظ کا بچوں کو درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔ بعد ازاں بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں۔
سوال نمبر ۲ کے تحت دیے ہوئے سوالات کے جوابات پہلے بچوں سے زبانی سنیں، پھر کاپی میں لکھوائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

۳۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

فُٹ بال کے کھیل کا دورانیہ ہوتا ہے:

(ا) ۷۰ منٹ (ب) ۸۰ منٹ (ج) ۶۰ منٹ (د) ۹۰ منٹ

فُٹ بال ایسوی ایشن کا قیام اس سال عمل میں آیا:

(ا) ۱۸۶۲ء (ب) ۱۸۶۱ء (ج) ۱۸۶۳ء (د) ۱۸۷۳ء

کارڈ دکھا کر کھلاڑی کو میدان سے باہر نکال دیا جاتا ہے:

(ا) پیلا (ب) سبز (ج) سرخ (د) نیلا

ورلڈ کپ میں استعمال ہونے والا فُٹ بال زیادہ تر پاکستان کے شہر سے منگوایا جاتا ہے:

(ا) لاہور (ب) ملتان (ج) کراچی (د) سیالکوٹ

فُٹ بال کی دونوں ٹیموں میں کھلاڑیوں کی تعداد ہے:

(ا) گیارہ، گیارہ (ب) بارہ، بارہ (ج) تیرہ، تیرہ (د) دس، دس

بات سے نکلے بات

۴۔ ''کھیل ہمیں نظم وضبط کی عملی تربیت دیتے ہیں۔'' طلبہ اس موضوع پر آپس میں گفتگو کریں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۴ اور ۵ سے متعلق بچوں سے بات چیت کریں۔ ہر بچے کو اظہار خیال کا موقع دیں۔

NOT FOR SALE

قواعد سیکھیں

۵۔ جملوں میں نمایاں الفاظ کی جمع بنا کر مناسب تبدیلیوں کے ساتھ جملے دوبارہ لکھیں۔

- حکمت اور تدبیر سے کام لے کر مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔
- بادشاہ نے اپنے خادم کو دربار میں طلب کیا۔
- ہم میں سے بہتر انسان وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو۔
- بینک بیرونِ ملک سے اندرونِ ملک رقم کی منتقلی کا بہترین ذریعہ ہے۔
- یومِ پاکستان کے موقع پر دوسرے کئی ممالک کے سفیر پاکستان میں موجود ہوتے ہیں۔

۶۔ درج ذیل الفاظ کے واحد لکھیں:

قوانین — ضوابط — اثرات — ممالک — سربراہان — باتیں — قواعد

۷۔ مذکر/مؤنث الگ الگ کریں:

گفتگو — مزاج — شہر — چائے — ابتدا — میدان — تعداد — مقبولیت

۸۔ درج ذیل قواعد کو متعلقہ ماضی کی قسم سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
وہ اسکول گیا ہوگا۔	
وہ کراچی کے لیے گیا اسٹیشن گیا ہوگا۔	ماضی تمنائی
کاش! تم سمجھ جاتے۔	
اگر تم وقت پر آ جاتے۔	ماضی شکیہ
سلیم کرکٹ کھیلتا تھا۔	
واجد دفتر جاتا تھا۔	ماضی استمراری
میں سیر کو جاتا تھا۔	

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

کچھ نیا لکھیں

۹۔ آپ کا پسندیدہ کھیل کون سا ہے؟ اس کی اہمیت، اصول وضوابط اور پسندیدگی کی وجہ پر کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ایک جامع مضمون لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۰۔ اسکول میں فٹ بال میچ کا اہتمام کریں۔

۱۱۔ فٹ بال میچ کے قوانین کو ایک چارٹ پر خوش خط لکھیں اور جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

شیخ چلی ماچس لائے

ایک بار شیخ چلی کے والد نے اُسے بازار سے ماچس لانے کو کہا اور ساتھ ہی تاکید کی کہ ماچس کو چیک کر کے لائے۔

تھوڑی دیر بعد شیخ چلی ماچس لے آیا۔ والد نے پوچھا:

"اُسے جلا کر دیکھا تھا۔" شیخ چلی نے جواب دیا:

"جی! ابو جان ساری تیلیاں چیک کی ہیں، سب کی سب ٹھیک جلی ہیں۔"

سبق ۱۳

نظم وضبط

اہم الفاظ نظم وضبط معیّن تاخیر تنظیم مدوجزر اِنتشار مُضمر رَخنہ

پڑھنے سے پہلے

- اپنے روزمرہ کے کاموں کی ترتیب کے بارے میں بتائیں۔
- نظم وضبط کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عبارت سُن کر اہم نکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- عبارت پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصورات اخذ کر سکیں۔
- مضمون لکھ سکیں۔
- متشابہ الفاظ (بلحاظ املا) پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔

ماہِ رمضان آہستہ آہستہ اپنے اختتام کی جانب بڑھ رہا تھا۔ آج پچیسواں روزہ تھا۔ اذانِ مغرب کی آواز سنتے ہی سب گھر والوں نے روزہ افطار کیا۔ مغرب کی نماز ادا کر کے جیسے ہی ابا جان فارغ ہوئے تو مونسہ نے سوال کیا: ''ابا جان! روزہ مغرب کی اذان کے ساتھ ہی کیوں افطار کیا جاتا ہے؟''

ابا جان نے جواب دیا: ''بیٹا! روزے میں طلوعِ فجر سے پہلے سحری کھائی جاتی اور غروبِ آفتاب کے ساتھ ہی افطار کیا جاتا ہے۔ سحر و افطار اور دن بھر کے روزے کے اصول طے ہیں۔ اس طرح روزے سے ہمیں نظم اور ضبط کا درس بھی ملتا ہے۔''

دونوں کی باتیں سننے کے لیے گھر کے باقی افراد بھی ان کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ ابا جان نے سب کی طرف دیکھا اور کہنے لگے: ''چلیں! آج ہم نظم وضبط کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں۔''

جاذب: ابا جان! لیکن ہمیں اس بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔

ابا جان: بیٹا! اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں آباد کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی رہنمائی کے لیے مختلف ضابطے، قوانین اور اصول بھی مقرر کیے ہیں۔ آپ عبادات ہی کو دیکھ لیں، نماز کے اوقات مقرر ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا نصاب بھی مقرر ہے۔ حج مخصوص تاریخوں میں اور معیّن طریقۂ کار کے تحت ادا کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو قدم قدم پر مخصوص ضابطوں کا پابند بنایا ہے۔

برائے اساتذۂ کرام: سبق کا متن پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ متن پڑھانے کے درمیان "پڑھنے کے دوران" میں کے سوالات بھی مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق اُن کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جا سکے کہ طلبہ کو مکالمے سے متعلق معلومات فراہم کیجیے۔ مکالمات کی ادائی درست اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے پڑھانا سکھیں۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

مونسہ: کیا صرف عبادات میں نظم وضبط کی پابندی لازم ہوتی ہے؟

اباجان نے مسکراتے ہوئے جاذب اور مونسہ کی طرف دیکھا اور کہنے لگے۔

اباجان: آپ تھوڑی دیر کے لیے اپنے دن بھر کے معمولات کو ذہن میں لائیں اور باری باری ان کاموں کے بارے میں بتائیں جنھیں آپ ایک خاص ترتیب سے انجام دیتے ہیں۔ آپ غور کریں کہ اگر ان کاموں کی انجام دہی میں تاخیر ہو جائے یا ان کی تنظیم میں فرق آجائے تو آپ کا وقت، کوشش اور شاید وہ کام بھی رائیگاں چلا جائے گا۔

مونسہ: اباجان! آپ صحیح کہ رہے ہیں۔ اسکول کی مثال لے لیجیے۔ یہ ایک ضابطے کے مطابق چلتا ہے۔ صبح اسکول کھلنے کے اوقات مقرر ہیں۔ اس کا نظام الاوقات طے شدہ، نصاب معیّن اور چھٹیوں کا ضابطہ بھی مقرر ہے۔ طریقۂ کار اور پڑھانے کے کچھ اصول بھی طے ہیں۔ ہر کام کا اپنا سلیقہ اور طریقۂ کار ہے۔ طلبہ نظم وضبط کی پابندی کرتے ہیں۔ وہ قطار باندھ کر اسمبلی میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اسمبلی ختم ہوتی ہے تو بچے اسی طرح قطاروں میں اپنی اپنی جماعت کے کمرے کی طرف چل دیتے ہیں۔ یہ بچے کمرے سے باہر آتے ہیں تو قطار میں، اندر جاتے ہیں تو قطار میں۔ وہ جانتے ہیں کہ نظم وضبط کی پابندی کے بہت سے فائدے ہیں۔

پڑھنے کے دوران میں

- قطار بنانا کیوں ضروری ہے؟
- نظم وضبط کی پابندی کرنا کس پر فرض ہے؟

امّی جان: شاباش! بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر، بینک میں رقم جمع کرواتے اور نکلواتے وقت یا بل کی ادائیگی کے لیے بھی قطار بنانی چاہیے اور اپنی باری کا انتظار کرنا چاہیے۔

جاذب: اباجان! کیا صرف انسان ہی نظم وضبط کی پابندی کرتا ہے؟

اباجان: "نہیں بیٹا! اگر آپ اپنے اردگرد کا ماحول دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ انسان کے ساتھ ساتھ چرند، پرند اور مظاہرِ فطرت بھی نظم وضبط کی پابندی کرتے نظر آتے ہیں۔" اب کی بار امّی جان نے بھی گفتگو میں حصّہ لیا اور جاذب کی بات کا جواب دیا۔

مونسہ نے حیرانی سے پوچھا: "امّی جان! وہ کیسے؟"

امّی جان: آسمان پر اڑتے پرندوں کو دیکھیں۔ وہ بھی ایک غول کی صورت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ شہد کی مکھیاں اپنے مقررہ راستوں پر پھولوں کا رس چوسنے جاتی اور واپس آتی ہیں۔ چیونٹیاں جب اپنے کام میں مصروف ہوتی ہیں تو بڑے سلیقے سے قطاریں بنا کر چلتی ہیں۔ کائنات کا ذرّہ ذرّہ نظم وضبط کی پابندی کرتا ہے۔ دن کا رات اور رات کا دن میں بدلنا، موسموں کا اپنے وقت پر آنا جانا، ہواؤں کی گردش اور سمندروں میں اٹھنے والے مدوجزر، سب کے سب خالقِ کائنات کے بنائے ہوئے اصول وضوابط کے پابند ہیں۔ بچّے بہت دل چسپی سے تمام باتیں سن رہے تھے۔ اباجان نے انھیں بتایا کہ انسانی جسم کی مثال لیجیے! ہمارے تمام اعضا خودکار نظام کے تحت کام کرتے ہیں۔ گردے خود ہی فاضل مادے الگ کرتے ہیں۔ دِل تمام

برائے اساتذۂ کرام: بچوں کو نظم وضبط کے مفہوم سے آگاہ کریں۔ انھیں نظم وضبط کی اہمیت اور فوائد کے بارے میں بتائیں۔ روزمرہ معاملات میں کیسے نظم وضبط کو اپنایا جا سکتا ہے بچوں کو مثالوں کے ذریعے سے سمجھائیں۔

NOT FOR SALE

رگوں میں خون کی گردش اور روانی کو ممکن بناتا ہے یعنی ہمارے جسم کا ہر عضو نظم وضبط کی پابندی کرتے ہوئے اپنے افعال سرانجام دیتا ہے۔ اس میں ہلکا سا بگاڑ یا رخنہ آجانے سے سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر شے اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ہمیں نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔ قدرت کے سارے اصول اس بات کے مظہر ہیں کہ نظم وضبط کی پابندی ہی میں ہماری بقا اور ترقّی کا راز پوشیدہ ہے۔

مونسہ: اباجان! ایک طالب علم کی حیثیت سے ہم نظم وضبط کی پابندی کیسے کر سکتے ہیں؟

اباجان: دیکھو، مونسہ! اگر ہم اپنا ہر کام وقت پر کریں۔ پڑھائی کے وقت پڑھائی اور کھیل کے وقت کھیلیں۔ اپنے اسکول کی اور ذاتی چیزوں کو استعمال کے بعد ان کے ٹھکانے پر واپس رکھیں۔ ایک دوسرے کے کام کے اوقات کا احترام کریں۔ بلاوجہ دوسروں کے کاموں اور باتوں میں [illegible] نہ کریں تو اس سے بھی نظم وضبط قائم رکھنے میں مدد ملے گی اور ہم بہتر انداز میں اپنے اپنے کام سرانجام دے سکیں گے۔

مونسہ: جی! بالکل درست۔

آئیں مزید جانیں

- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تمھارے کسی کام میں یہ پسند کرتا ہے کہ اسے عمدگی اور سلیقے سے کیا جائے۔ (شعب الایمان)

نظم وضبط عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا مطلب ہے [illegible]

اباجان: (گفتگو سمیٹتے ہوئے) بچو! تجربے سے ثابت ہے کہ جو قومیں نظم وضبط کی پابندی نہیں کرتیں، وہ افراتفری کا شکار رہتی ہیں اور کوئی قابل ذکر کام نہیں کر پاتیں۔ جب کہ ترقّی یافتہ قومیں، ترقّی پذیر قوموں کی نسبت نظم وضبط کی پابندی زیادہ کرتی ہیں۔ ترقّی یافتہ قومیں نظم وضبط کو اپنا کر ہی دنیا میں اپنا مقام بنانے میں کامیاب ہوئیں۔ ان قوموں نے انفرادی سطح سے اجتماعی سطح تک قاعدوں اور قوانین کی پابندی کو اپنے لیے لازم قرار دیا۔ نظم وضبط کی پابندی کرنا عام وخواص دونوں پر فرض ہے۔ ہمارے قائد نے بھی ہمیں ایمان، اتحاد اور تنظیم کا درس دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اچھا انسان ہونے کا ثبوت دیں۔ اپنے اور دوسروں کے لیے ایسا معاشرہ تشکیل دینے میں مدد فراہم کریں، جہاں امن وسکون اور ترتیب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اختیار دیا ہے کہ ہم جیسے چاہیں اپنی زندگی گزاریں۔ سمجھ داری کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم اپنی زندگی اصول وضوابط کے تحت منظم انداز میں گزاریں کیوں کہ کامیاب طرزِ زندگی کا راز نظم وضبط کی پابندی ہی میں مضمر ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- نظم وضبط کائنات کا سب سے اہم اُصول ہے۔
- اسلام کا نظامِ عبادت ہمیں نظم وضبط کا درس دیتا ہے۔
- قوموں کی ترقّی میں نظم وضبط کا بنیادی کردار ہے۔

برائے اساتذۂ کرام: بچوں سے متن کی خواندگی کروائیں ساتھ ساتھ بچوں کو مشکل الفاظ کے معانی بھی بتاتے جائیں۔ "آئیں مزید جانیں" میں دی گئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رخنہ	خلل، رکاوٹ	درہم برہم ہونا	اُلٹ پلٹ ہونا	معیّن	مقرر
انتشار	تتر بتر ہونا	تاخیر	وقفہ، پیچھے چھوڑنا	مُضمر	پوشیدہ، مخفی
مدوجزر	چاند کی کشش سے سمندر کے پانی کا اتار چڑھاؤ	بقا	پائیداری، ہمیشگی	رائیگاں	ضائع
		ضابطہ	قانون، قاعدہ	تشکیل دینا	شکل بنانا، خاکہ بنانا

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) انسان کے علاوہ اور کون نظم وضبط کی پابندی کرتا ہے؟ کسی دو کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

(ب) ہماری بقا اور ترقی کا راز کس میں پوشیدہ ہے؟

(ج) ایک طالب علم کیسے نظم وضبط کی پابندی کرسکتا ہے؟

(د) ترقی یافتہ اور پس ماندہ قوموں کے درمیان میں بنیادی فرق کی نشان دہی کریں۔

(ہ) آپ نظم وضبط قائم رکھنے کے لیے کون سے قوانین بنانا چاہیں گے؟

برائے اساتذہ کرام: تفہیم میں دیے گئے سوالات کی مدد سے سبق کا احاطہ کروائیں۔ بچوں کو ترغیب دیں کہ وہ اپنی سمجھ کے مطابق جواب خود تحریر کریں۔

NOT FOR SALE

۳۔ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

- زکوۃ کی ادائی کا نصاب مقرر ہے۔ ☐
- کائنات کے تمام نظام اپنی مرضی سے چلتے ہیں۔ ☐
- نظم وضبط کی پابندی کرنا عوام وخواص دونوں پر فرض ہے۔ ☐
- کامیاب زندگی کا راز آزادانہ طرزِ زندگی میں مُضمر ہے۔ ☐
- ہمارے قائد نے بھی ہمیں ایمان، اتحاد اور تنظیم کا درس دیا ہے۔ ☐

۴۔ سبق کے مطابق درست لفظ لگا کر جملے مکمل کریں۔

- حج معیّن ________ کے تحت ادا کیا جاتا ہے۔
- چرند، پرند اور ________ بھی نظم وضبط کی پابندی کرتے ہیں۔
- کائنات کا ________ نظم وضبط کی پابندی کرتا ہے۔
- ایک دوسرے کے کاموں میں ________ نہ کریں۔
- اللہ تعالیٰ نے ہمیں ________ دیا ہے کہ ہم جیسے چاہیں زندگی گزاریں۔

بات سے نکلے بات

۵۔ انسانی زندگی میں نظم وضبط کی اہمیت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

۶۔ ہمارے اعضا نظم وضبط کی بہترین مثال کیسے ہیں؟ آپس میں بات چیت کریں۔

قواعد سیکھیں

۷۔ دیے گئے الفاظ کے جملے بنائیں۔

گُل　گِل　　پَروا　پُروا　　مُخاطِب　مُخاطَب　　دِل　دَل　　مِنّت　مُنّت　　طَور　طُور

۸۔ دی گئی عبارت غور سے پڑھیں۔ خط کشیدہ الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے مناسب تبدیلیوں کے بعد عبارت دوبارہ لکھیں۔

بانیِ پاکستان قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے قوم کو اتحاد، یقین اور تنظیم کا عظیم سبق دیا ہے۔ جس قوم میں نظم وضبط نہیں ہوتا، وہ جلد صفحۂ ہستی سے نیست ونابود ہو جاتی ہے۔ اسلام کا عروج بھی قومی نظم وضبط، اتحاد و تنظیم کے طفیل ہوا۔ قومی اتحاد، یقین اور تنظیم کی بدولت مسلمانوں کی تھوڑی تعداد بھی اللہ کے فضل وکرم سے بڑی بڑی سلطنتوں کو فتح کرتی چلی گئی۔ یہ اتحاد اور نظم وضبط کا ہی کرشمہ تھا کہ عرب قوم جو جہالت کی تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی، تمام اقوامِ عالم سے آگے نکل گئی۔ جہاں نظم وضبط اور یک جہتی کا فقدان ہوگا اور بے ضابطگیوں کا راج

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۵ اور ۶ کے لیے گروہی انداز میں بچوں کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیں۔ سوال نمبر ۷ میں متشابہ الفاظ دیے گئے ہیں۔ بچوں سے ان الفاظ کے علاوہ بھی دیگر متشابہ الفاظ کے جملے بنوائیں۔ سوال نمبر ۸ کے لیے عبارت پڑھنے کا موقع دیں۔ بعدازاں لغت میں سے معانی تلاش کروا کر کام مکمل کروائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM　ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

ہوگا وہاں ذلت، غلامی اور زوال قوم کا مقدر رہوں گے۔ اگر ہمیں اپنے آپ سے محبت اور معاشرے اور وطن سے پیار ہے اور ہم واقعی پاکستان سے مخلص ہیں اور اپنی قوم کو دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کی صف میں دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا چاہیے اور اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر مقام پر ہر وقت اتحاد اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

کچھ نیا لکھیں

۹۔ ''قوموں کی ترقی میں نظم و ضبط کا کردار'' کے موضوع پر کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔

۱۰۔ دی گئی عبارت توجہ سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات لکھیں۔

ایک ریتلے علاقے کے رہنے والے شخص نے اپنے بادشاہ کی سخاوت کے بہت قصے سن رکھے تھے۔ اس کے علاقے میں پانی بہت کم یاب تھا۔ اس نے سوچا کہ کیوں نہ میں بادشاہ کے لیے پانی جیسی نایاب شے لے کر جاؤں اور خوب انعام پاؤں۔ جب وہ بادشاہ تک پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ بادشاہ تو دریا کی سیر کر رہا ہے۔ وہ شخص اتنا پانی دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا اور واپسی کا ارادہ کیا۔ بادشاہ نے اسے دیکھ لیا۔ بادشاہ نے اسے بلایا اور آنے کی وجہ پوچھی۔ اس شخص نے شرمندگی سے جواب دیا: ''میرے علاقے میں پانی سب سے قیمتی شے ہے جسے میں آپ کے لیے تحفتاً لایا تھا مگر ------'' یہ کہ کر وہ چپ ہو گیا۔ بادشاہ نے اس کے گھڑے کا پانی دریا میں پھینکوا کر اسے روپوں سے بھر دیا۔ قدردان انسان مالیت کو نہیں نیّت کو دیکھتے ہیں۔

سوالات:

- آدمی کا تعلق کس طرح کے علاقے سے تھا؟
- اس علاقے میں پانی کیوں نایاب تھا؟
- وہ شخص بادشاہ کے لیے کون سا تحفہ لے کر گیا اور کیوں؟
- بادشاہ نے اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟
- قدردان انسان کس چیز کو اہمیت دیتے ہیں؟
- اوپر دی ہوئی عبارت کا مناسب عنوان تجویز کریں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۱۔ نظم و ضبط کے موضوع پر کسی رسالے یا کتاب سے کوئی کہانی پڑھیں اور اسے ڈرامائی انداز میں جماعت میں پیش کریں۔

۱۲۔ نظم و ضبط کے متعلق مختلف مشاہیر کے اقوال (تقریباً دس) ایک چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذۂ کرام: سوال نمبر ۹ کے لیے جماعت کے بچوں سے موضوع پر اظہار خیال کروائیں۔ تختۂ تحریر پر اشارے یا خاکہ بنائیں۔ اس کی مدد سے مضمون لکھنے میں بچوں کو رہنمائی فراہم کریں۔ سوال نمبر ۱۰ کے لیے عبارت پڑھوائیں۔ بعد ازاں کاپی پر عبارت اور سوالات کے جوابات لکھوائیں۔ سوال نمبر ۱۱ اور ۱۲ کے لیے بچوں کے گروہ بنوا کر کام مکمل کروائیں۔ نظم و ضبط کے اقوال سے متعلق صرف ایک چارٹ بنوائیں۔

NOT FOR SALE

سبق ۱۴

ہمارے وطن کا نشاں

اہم الفاظ: جبین ضُوفشاں خم دار لرزاں بخت سطوتوں زرّیں خاقان و جم فروزاں

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم سن کر سوالات کے زبانی جوابات دے سکیں۔
- اشعار کی تشریح کر سکیں۔
- استعارے کی پہچان اور نشان دہی کر سکیں۔
- کم از کم ۱۷۵ الفاظ پر مشتمل تبصرہ لکھ سکیں۔
- متضاد الفاظ کو پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔

پڑھنے سے پہلے

- ملی نغمے سے کیا مراد ہے؟
- جب آپ کوئی ملی نغمہ سنتے ہیں تو آپ کے کیا احساسات ہوتے ہیں؟

اس سے رشکِ فلک ہے زمینِ وطن
اس سے روشن ہوئی ہے جبینِ وطن
ذرہ ذرہ وطن کا ہوا ضُوفشاں

یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

یہ ہلال آب ہے تیغِ خم دار کی
یہ ستارہ چمک بختِ بیدار کی
یہ نشاں قوم کی سطوتوں کا نشاں

یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

یہ نشاں جس سے لرزاں تھے روم و عجم
یہ نشاں جس سے ترساں تھے خاقان و جم
یہ نشاں جس سے تھا سرنگوں اک جہاں

یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

برائے اساتذۂ کرام: نظم پڑھانے سے قبل ''پڑھنے سے پہلے'' کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ بچوں سے نظم کی بلند خوانی درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے کروائیں۔ انھیں مشکل الفاظ کا درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔ بچوں کو ملی نغمے کا مفہوم اور اس کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔
بچوں کو بتائیں کہ یہ پرچم صرف ہماری پہچان ہی نہیں بلکہ ہمارے اسلاف کی جدوجہد اور بے مثال قربانیوں کا مظہر بھی ہے۔

NOT FOR SALE

پڑھنے کے دوران میں

- ہمارے قومی پرچم پر بنا ہوا چاند اور تارا کس بات کی عکاسی کرتا ہے؟
- "یہ نشاں جس سے تھا سرنگوں اک جہاں" سے کیا مراد ہے؟

یہ نشاں اپنی زرّیں روایات کا
یہ نشاں غازیوں کی کرامات کا
جن کا جوشِ مسلسل تھا تیغِ رواں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

جن کے سینے منوّر تھے قرآن سے
جن کے چہرے فروزاں تھے ایمان سے
جن کی ہمّت قوی، جن کی قوت جواں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

ان کی ہیبت سے صحرا بھی گھبرا گیا
لرزے کوہ و دمن، دشت تھرّا گیا
کانپ اُٹھی زمیں، جھک گیا آسماں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

یہ ہمیشہ یوں ہی لہلہاتا رہے
جگمگاتا رہے، ضو دکھاتا رہے
یہ ابد تک رہے گا یوں ہی ضُوفشاں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

(جمیل الدین عالیؔ)

آئیں مزید جانیں

- پاکستان کا قومی پرچم سب سے پہلے ۱۱/اگست ۱۹۴۷ء کو لہرایا گیا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- اپنے وطن کے ساتھ محبت بالکل فطری جذبہ ہے۔
- ہمارے پرچم کا یہ چاند تارا، ہمارے اسلاف کی عزم و ہمت اور جدوجہد کی علامت ہے۔
- اس حسین و جمیل وطن کے حصول کے لیے ہمارے اسلاف نے دینی حمیت کے ساتھ قربانیاں دیں۔
- شاعر دعا دیتا ہے کہ یہ پیارا پرچم سدا لہلہاتا رہے کہ یہ ہمارے وطن کا نشان ہے۔

برائے اساتذہ کرام: بچوں کو بتائیں کہ ہمیں چاہیے کہ ہم وطن عزیز کی ترقی اور سلامتی کے لیے دن رات کوشش کریں اور اپنے وطن کی عزت اور وقار کی خاطر کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ نظم پڑھاتے ہوئے "پڑھنے کے دوران میں" کے تحت دیے گئے سوالات بھی بچوں سے مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ نیز "آئیں مزید جانیں" کے تحت دی گئی اضافی معلومات بھی بچوں کو موقع محل کے مطابق دی جائیں۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بخت	نصیب، قسمت	ابد	ہمیشہ رہنے والا	بیدار	جاگنا
ترساں	ڈرا ہوا	تیغ	تلوار، شمشیر	جبیں	پیشانی، ماتھا
خم دار	ٹیڑھا، مڑا ہوا	ضو	روشنی، چمک، نور	فروزاں	روشن
کرامت	بڑائی، نوازش	ہیبت	دہشت، رعب، خوف	ضُوفشاں	روشن، منور، روشنی دینے والا
زرّیں	سنہری، چمکتا ہوا، بیش قیمت	سرنگوں	جھکا ہوا، سر نیچے کیے ہوئے	سَطوت	رعب، دبدبہ، شان و شوکت

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) "روم و عجم اور خاقان و جم" سے شاعر کا اشارہ کس بات کی طرف ہے؟

(ب) ہمارے قومی نشاں سے کون لرزاں اور ترساں تھے؟

(ج) "جن کے سینے منوّر تھے قرآن سے" سے مراد کون لوگ ہیں؟

(د) اس نظم میں بہادر غازیوں کی قوت و ہمّت کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

(ہ) "ہمارے وطن کا نشاں" سے مراد کون سی چیز ہے؟

(و) اپنے وطن کو جنّت بنانے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں؟

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۱ کے تحت دیے گئے الفاظ کا بچوں کو درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔ بچوں کے مختلف گروہ بنا دیں اور انھیں ان الفاظ کی مدد سے جملے بنانے کے لیے کہیں۔ درست جملے بنانے والے گروہ کو شاباش دیں۔ سوال نمبر ۲ کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات پہلے بچوں سے زبانی سنیں، پھر کاپی میں لکھوائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاون لوڈ کریں

۳۔ نظم کے مطابق درست لفظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں۔

یہ نشاں اپنی ______ روایات کا	یہ ستارہ چمک ______ بیدار کی
اس سے روشن ہوئی ہے ______ وطن	جگمگاتا رہے، ______ دکھاتا رہے
یہ نشاں جس سے تھا ______ اک جہاں	ان کی ______ سے صحرا بھی گھبرا گیا

بات سے نکلے بات

۴۔ آپ کو اس نظم کا کون سا بند سب سے زیادہ پسند آیا اور کیوں؟ چند جملوں میں بتائیں۔

۵۔ آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ اپنے قومی پرچم کی ترقی اور سربلندی کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

قواعد سیکھیں

۶۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کے متضاد کالم (ب) میں سے تلاش کر کے کالم (ج) میں لکھیں اور پھر متضاد الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)	جملے
بلندی	ترقی		
شمس	بنجر		
تنزلی	تنگ		
زرخیز	پستی		
کشادہ	قمر		

برائے اساتذہ کرام: سوال ۳ کی سرگرمی سے قبل بچوں سے نظم کے اہم نکات یا مرکزی خیال سنیں تاکہ نظم سے متعلق اہم معلومات کا اعادہ ہو سکے۔ بعد ازاں تحریری کام کروائیں۔
سوال نمبر ۴ اور ۵ سے متعلق بچوں سے بات چیت کریں۔ ہر بچے کو اظہار خیال کا موقع دیں۔ اس سرگرمی کا مقصد بچوں کی سننے اور بولنے کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا ہے تاکہ وہ روزمرہ زندگی میں اپنا مافی الضمیر احسن طور پر بیان کر سکیں۔

استعارہ

کسی ایک چیز کو کسی مشترکہ خوبی، برائی یا نقص کی بنا پر کسی دوسری چیز قرار دیا جائے تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔ لغت میں عاریتاً اور کچھ دیر مانگنے کو استعارہ کہتے ہیں۔

مثال: میرے چاند تو کہاں سے آ رہا ہے؟

اس میں ماں نے اپنے بیٹے کے لیے لفظ چاند مستعار لیا ہے۔ اس لیے یہ استعارہ ہے۔

تشبیہ اور استعارے میں فرق

تشبیہ میں ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دیا جاتا ہے جب کہ استعارہ میں ایک چیز کو دوسری چیز فرض کر لیا جاتا ہے۔

کچھ نیا لکھیں

۷۔ آپ نے اپنے اسکول یا علاقے میں یا ذرائع ابلاغ میں یوم پاکستان کے متعلق کوئی تقریب دیکھی ہوگی۔ اس پر کم از کم ۱۷۵ الفاظ پر مشتمل تبصرہ لکھیں۔

۸۔ دیے گئے بند کی تشریح لکھیں۔

یہ ہمیشہ یوں ہی لہلہاتا رہے
جگمگاتا رہے، ضَو دکھاتا رہے
یہ ابد تک رہے گا یوں ہی ضَوفشاں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

ہمارے کرنے کے کام

۹۔ ملی نغمہ "اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں" پر ٹیبلو پیش کریں۔

۱۰۔ گروہی صورت میں مختلف شعرا کے منتخب ملی نغموں پر مشتمل کوئی کتابچہ تیار کریں اور جماعت کے کمرے میں اس کی نمائش کریں۔ بعد ازاں یہ کتابچہ لائبریری میں رکھوائیں تاکہ دوسرے بچے بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔

برائے اساتذہ کرام: بچے مترادف اور متضاد الفاظ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ یہاں ان کا اعادہ کروانا مقصود ہے۔ سوال ۷ کے تحت دیے گئے موضوع سے متعلق بچوں سے پہلے بات چیت کریں۔ پھر تحریری کام کروائیں۔ سوال نمبر ۹ اور ۱۰ کی سرگرمیوں کے لیے بچوں کی رہنمائی کریں۔

سبق ۱۵

دیہی اور شہری زندگی

پڑھنے سے پہلے

- شہروں میں رہنا کس کس کو اچھا لگتا ہے؟
- شہر اور گاؤں میں کیا فرق ہوتا ہے؟

اہم الفاظ: ملمع، گہوارہ، کثیف، گھٹن، تاب دار، ناپید، لطافت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- روزمرہ/ محاورہ، کہاوتوں/ ضرب الامثال کا مفہوم سمجھتے ہوئے عبارت پڑھ سکیں۔
- عبارت سُن کر اہم نکات سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل مکالمہ لکھ سکیں۔
- اسم علم کی اقسام کو پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔

مل جل کر رہنے کا طریقہ سب سے پہلے دیہات سے شروع ہوا۔ دیہات بڑھتے بڑھتے قصبوں اور شہروں میں تبدیل ہوتے گئے۔ اس کے علاوہ حسبِ ضرورت نئے شہر آباد ہوتے گئے۔ اب بھی یہی ہو رہا ہے۔ شہر سے ملحقہ دیہات بھی شہر کا حصہ بنتے جا رہے ہیں۔ انسانی معاشرے کا اوّلین گہوارہ دیہات ہیں۔ سادگی دیہات کا زیور ہوتی ہے قدرتی مناظر، کھلی ہوا، سبزہ زار، سایہ دار درخت، مُرغانِ چمن کی چہک اور پھولوں کی مہک سے زندگی انتہائی پُر کیف ہوتی ہے۔ دیہات کی زندگی نئی تہذیب کے ملمع اور تصنّع سے پاک ہوتی ہے

حُسنِ سادہ کی رنگینیاں دلوں کو لبھاتی ہیں، محلوں کے بجائے گارے اور مٹی کے بنے ہوئے سیدھے سادے مکانوں میں زیادہ سکون ملتا ہے۔ ذہن پریشانیوں، شہری گھٹن، پُر تکلف اور غیر ضروری لوازمات سے پاک رہتا ہے۔ شہروں میں زندگی کو آرام اور سکون میسّر نہیں۔ یہاں کی ہوا کثیف ہوتی ہے۔ کارخانوں

اساتذۂ کرام: سبق کا متن پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ متن پڑھاتے ہوئے "پڑھنے کے دوران میں" کے سوالات بھی مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ بچوں سے متن کی خواندگی کروائیں، ساتھ ساتھ بچوں کو مشکل الفاظ کے معانی بھی بتاتے جائیں۔

NOT FOR SALE

کی چمنیوں اور گاڑیوں کے دھوئیں کی وجہ سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی موجودگی صحت کو خراب کرتی ہے۔ صاف اور ستھری ہوا نام کو نہیں ملتی۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ مکان پختہ ہوتے ہیں۔ سڑکیں تارکول سے بنی ہوئی ملتی ہیں۔ پانی، بجلی اور دیگر تعلیمی سہولتیں ملتی ہیں۔ تجارتی مراکز بھی شہروں میں ہوتے ہیں۔ مصنوعات کی پیداوار بھی شہروں ہی میں ہوتی ہے۔ ہر آدمی کو کام آسانی سے مل جاتا ہے۔ مزدوروں کو مزدوری مل جاتی ہے لیکن شہروں میں فطرت کی تازگی، لطافت اور حُسن ناپید ہوتی ہے۔ ایک دیہاتی شہر میں یوں محسوس کرتا ہے جیسے اسے قید خانے میں ڈال دیا گیا ہو۔ نہ کُھلی صاف و شفاف فضا ملتی ہے، نہ تازہ ہوا اور نہ شبنم کے تاب دار موتی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ وہ شہر کے پُر تکلف ماحول، بلند و بالا عمارتوں، شور و غُل اور ٹریفک کی بھیڑ سے گھبرا کر واپس دیہات کو بھاگنا چاہتا ہے۔

پڑھنے کے دوران میں

- کون سی چیز دیہات کا زیور ہے؟
- دیہات میں بیماریاں کیوں کم ہوتی ہیں؟
- شہری گاؤں کس لیے جاتے ہیں؟

دیہات میں تازہ سبزیاں اور پھل، خالص گھی، دودھ اور مکھن عام مل جاتے ہیں۔ شہروں میں جو سبزیاں اور پھل وغیرہ دستیاب ہوتے ہیں یہ سب دیہات ہی کے مرہونِ منّت ہیں۔ آفتاب کا طلوع و غروب ہونا، چاند ستاروں کی چمک، بہاروں کا جوش، برسات کی بہاریں سبھی بے ساختگی اور سادگی پیش کرتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ دیہاتیوں کی زندگی شہریوں کی نسبت آسان اور سادہ ہوتی ہے اور صحت بھی اچھی ہوتی ہے۔ دیہاتی چونکہ محنت و مشقت کے عادی ہوتے ہیں اس لیے ان میں قوت مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں بیماریاں بھی بہت کم ہوتی ہیں۔ شہروں میں خوراک مرغن ملتی ہے۔ تن آسانی اور پر تکلف ماحول ان کو قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتا

ہے۔ دل کی بیماریاں، بلڈ پریشر، شوگر اور کینسر وغیرہ شہروں میں ہی زیادہ پائی جاتی ہیں۔ گاؤں کی فضا میں ایک خاص نوعیت کا سکون، اطمینان اور خاموشی ہوتی ہے جو ذہن کو یک سوئی بخش کر عظیم تخلیقی کاموں کے لیے تیار کرتی ہے۔ وہاں کی فضا میں اطمینان کی دولت ملتی ہے۔ شہروں میں سکون نایاب ہے، اطمینان اور تسکین ناپید ہے۔ گاؤں میں ایسا نہیں وہاں کا ماحول پر سکون ہوتا ہے۔ حادثات کا ڈر بہت کم ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ وہاں پیدل زیادہ چلنا پڑتا ہے۔ یہی ان کی اچھی صحت کا راز ہے۔ آج کل تو سڑکوں کی سہولتیں اور بجلی دیہات میں بھی میسر آ گئی ہے اور پختہ عمارتیں بھی بننا شروع ہو گئی ہیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

اس کے برخلاف تہذیب و تمدن کی دوڑ میں شہر سبقت لے گیا ہے۔ وہاں کتب خانے ہیں۔ اخبارات آسانی سے میسر ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ کی بہتر سہولتیں دستیاب ہوتی ہیں۔ جس سے سیاست کے اُتار چڑھاؤ اور بین الاقوامی شب و روز سے واقفیت رہتی ہے۔ تہذیب و تمدن کے نئے نئے طریقے اور ضابطے انسان شہری سے سیکھتا ہے۔ اسکولوں، کالجوں، یونی ورسٹیوں، دینی اور ٹیکنیکل درس گاہوں سے زیادہ شہری مستفید ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں گاؤں میں عام طور پر ایک پرائمری یا زیادہ سے زیادہ مڈل اسکول ہوتا ہے۔ کسی کسی گاؤں میں ہائی اسکول بھی مل جاتا ہے۔

سارے دن کی محنت و مشقّت کے بعد گاؤں میں لوگ رات کو ایک چوپال یا کسی ڈیرے میں اکٹھے ہوتے ہیں جہاں وہ ایک دوسرے سے تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ گاؤں کے مسائل زیرِ بحث آتے ہیں اور ان کے حل کی تدابیر زیرِ غور آتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے مسائل لوگ خود ہی حل کر لیتے ہیں۔

آئیں مزید جانیں

- پاکستان میں تقریباً پچاس ہزار پانچ سو اٹھاسی گاؤں آباد ہیں۔

دیہاتی اور شہری، دونوں قسم کی زندگی میں کچھ سہولتیں اور کچھ مشکلات ہیں۔ کچھ فائدے اور کچھ نقصان ہیں۔ سو فی صد معیاری تو کوئی جگہ بھی نہیں۔ اب یہ اپنی اپنی پسند ہے کہ ان خوبیوں اور خامیوں سمیت ہمیں شہری زندگی پسند ہے یا دیہاتی۔

یاد رکھنے کی باتیں

- دیہات میں کھلی فضا اور آلودگی سے پاک ماحول ہوتا ہے۔
- شہر میں زیادہ آبادی، گاڑیوں اور فیکٹریوں کی وجہ سے آلودگی ہوتی ہے۔
- دیہات میں سماجی زندگی نسبتاً بہتر ہوتی ہے جب کہ شہروں میں بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے لوگوں کے پاس میل جول کا وقت ہی نہیں ہوتا۔

برائے اساتذۂ کرام: ''آئیں مزید جانیں'' میں دی گئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔ بچوں کو شہری اور دیہاتی زندگی کا فرق بتائیں۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

ا۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ملحقہ	ساتھ لگا ہوا	تصنع	بناوٹ	ملمع	دکھاوے کا، ظاہری
میسر	حاضر، موجود	یکسوئی	اطمینان	مرہونِ منت	احسان مند
کثیف	گندا	نوعیت	کیفیت، حالت	مرغن	گھی یا چکنائی میں تر بتر، پرتکلف
تبادلۂ خیال	گفت و شنید، بات چیت	ناپید	غائب، چھپا ہوا	تاب دار	روشن
سبقت لے جانا	دوسروں سے آگے بڑھ جانا	قوتِ مدافعت	بیماری سے لڑنے کی طاقت	لطافت	نفاست، پاکیزگی

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) گاؤں کے لوگ شہر کا رخ کیوں کرتے ہیں؟

(ب) تہذیب و تمدن کے نئے طریقے انسان کہاں سے سیکھتا ہے؟

(ج) شہر اور گاؤں کی فضا میں کیا فرق ہے؟

(د) شہروں میں معاشرتی آداب کم کیوں نظر آتے ہیں؟

(ہ) دیہات کے لوگوں کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟

(و) آپ کو کون کون سی سہولتیں حاصل ہیں ایک فہرست بنائیں۔

(ز) اگر آپ کو گاؤں منتقل ہونا پڑے تو شہر کی کن چیزوں کو ساتھ لے جانا چاہیں گے؟

۳۔ دیے گئے بیانات میں سے غلط اور درست کی نشاندہی کریں۔

مل جل کر رہنے کا طریقہ شہروں سے شروع ہوا۔ ◯

انسانی معاشرے کا اولین گہوارہ دیہات ہیں۔ ◯

برائے اساتذۂ کرام: ''خاص الفاظ'' کے تحت، دیے گئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ ان الفاظ کے جملے بنوائیں تاکہ بچے روزمرہ زندگی میں ان کا استعمال کر سکیں۔ ''تفہیم'' میں دیے گئے سوالات کے ذریعے سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

شہری زندگی کو آرام اور سکون میسر ہے۔ ◯

دیہاتوں میں گھر گارے اور مٹی سے بنے ہوتے ہیں۔ ◯

شہروں میں سڑکیں تارکول سے بنی ہوتی ہیں۔ ◯

۴۔ درج ذیل عبارت پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

شہر میں سڑکوں پر گاڑیاں ہی گاڑیاں نظر آتی ہیں۔ چوکوں، چوراہوں اور بازاروں میں ہجوم اتنا ہوتا ہے کہ کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ تفریحی مقامات پر بھی تل دھرنے کو جگہ نہیں ملتی۔ یہ کسی ایک موقعے کی بات نہیں بل کہ ہر دن کی بات ہے اور آئے روز اس ہجوم میں اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کے مقابلے میں گاؤں کی زندگی میں سکون نمایاں ہوتا ہے۔ کھیتوں میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ سبزہ آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے۔ دل و دماغ پر اچھے اثرات مرتب کرتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ گاؤں کے لوگ جہاں بھی جاتے ہیں ہریالی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے۔ ایک اور بات یہ ہے کہ شہروں میں لوگ مصروف رہتے ہیں جب کہ گاؤں میں فراغت میسر ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ گاؤں میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم دردی اور غم گساری بھی پائی جاتی ہے اور گپ شپ کی محفلیں بھی سجتی ہیں۔ بعض لوگ تو محفلوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور بقول شاعر:

حضرت داغ جہاں بیٹھ گئے بیٹھ گئے

سوالات

(الف) شہر میں کس موقعے پر ہجوم ہوتا ہے؟

(ب) گاؤں کے لوگ سبزے کو کیوں پسند کرتے ہیں؟

(ج) "ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے" سے کیا مراد ہے؟

(د) گاؤں کے لوگ فراغت سے کیا فائدہ اُٹھاتے ہیں؟

بات سے نکلے بات

۵۔ سبق "دیہی اور شہری زندگی" کو غور سے سنیں اور اس میں بتائے ہوئے شہروں اور گاؤں کے مسائل پر ساتھیوں سے بات چیت کریں اور ساتھیوں کو بتائیں۔ نیز ان مسائل کے حل کے لیے تجاویز بھی دیں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۴ کے تحت دی گئی روز مرہ، محاورہ اور ضرب الامثال پر مبنی عبارت بچوں سے پڑھوائیں۔ بچوں کو روز مرہ، محاورہ اور ضرب المثل میں فرق سمجھائیں۔ سوال نمبر ۵ کے لیے بچوں کو سبق کا متن پڑھ کر سنائیں۔ شہری اور دیہاتی زندگی کے مسائل پر بچوں سے بات چیت کرائیں۔ اس کے بعد مختلف بچوں سے ان مسائل کی تفصیل جماعت کے سامنے دہرانے کو کہیں۔

NOT FOR SALE

قواعد سیکھیں

۶۔ دیے گئے بیانات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

قواعد کی رُو سے "حکیم الامت" ہے:

(ا) خطاب (ب) لقب (ج) تخلص (د) کُنیت

"گاما" قواعد کی رو سے ہے:

(ا) خطاب (ب) لقب (ج) عُرف (د) تخلص

شاعر یا ادیب جو مختصر نام اصلی نام کی بجائے استعمال کرتے ہیں، وہ کہلاتا ہے:

(ا) خطاب (ب) عُرف (ج) تخلص (د) لقب

وہ خاص نام جو کسی خوبی کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے، کہلاتا ہے:

(ا) عُرف (ب) کُنیت (ج) لقب (د) تخلص

یاد رکھیں!

- اسم علم سے مراد وہ خاص نام ہے جو کسی شخص کی پہچان بن جائے۔ اسم علم کی پانچ اقسام ہیں: لقب، تخلص، کُنیت، عُرف اور خطاب۔
- خاص نام جو کسی خوبی کی وجہ سے حکومت کی طرف سے دیا جائے، خطاب کہلاتا ہے۔
- وہ خاص نام جو کسی خوبی کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے، لقب کہلاتا ہے۔
- وہ مختصر نام جو شاعر حضرات اپنے اشعار میں اصلی نام کی جگہ استعمال کرتے ہیں، تخلص کہلاتا ہے۔
- وہ نام جو ماں باپ بیٹے یا بیٹی کی نسبت سے بولا جائے، اسے کُنیت کہتے ہیں۔
- وہ نام جو محبت یا نفرت کی وجہ سے اصلی نام کی بجائے مشہور ہو جائے، عُرف کہلاتا ہے۔

کچھ نیا لکھیں

۷۔ دیہی اور شہری زندگی کے موازنے پر کم از کم ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل مکالمہ لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۸۔ سبق "دیہی اور شہری زندگی" کے حوالے سے اپنی جماعت میں ایک ڈراما پیش کریں جس میں خصوصی طور پر دونوں جگہوں کا موازنہ کیا جائے۔

۹۔ جماعت میں مصوری کا مقابلہ کروائیں، جس میں شہری اور دیہی زندگی کا فرق تصویروں کی صورت میں واضح کریں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۶ کے لیے بچوں کو اسم علم کا تصور پہلے تختۂ تحریر پر سمجھائیں، روز مرہ مثالیں دیں۔ اس کے بعد جماعت کو پانچ گروہوں میں تقسیم کر کے اسم علم کی ایک ایک قسم دیں اور بچوں کو ہدایت دیں کہ وہ اپنے پاس موجود قسم کی پانچ پانچ مثالیں دیں۔ سوال نمبر ۹ کروانے کے لیے جماعت کے بچوں کو دو گروہوں میں تقسیم کریں۔ ایک گروہ کو شہری اور دوسرے کو دیہی گروہ کا نام دیں اور ان سے مصوری کے ذریعے دیہاتی اور شہری زندگی کو اجاگر کرنے کا کہیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

جائزہ-۳

سننا/بولنا

۱۔ دیہی اور شہری زندگی کے پانچ پانچ فوائد اور نقصانات کے بارے میں بتائیں۔

پڑھنا

۲۔ دیا ہوا پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

حَسن کا پیشہ پہاڑوں سے پتھر توڑنا تھا۔ وہ ان پتھروں کو تراش کر انھیں مکانات کی تعمیر میں استعمال کرتا تھا۔ ایک دن حَسن اپنے دو بیٹوں سعد اور عُمر کے ساتھ پہاڑ پر چٹانیں توڑنے کے لیے گیا۔ چھٹی کا دن تھا اس لیے سعد اور عُمر بھی اپنے والد کا ہاتھ بٹانے کے لیے ساتھ تھے۔

وہ بڑی مہارت اور قوت کے ساتھ بڑی بڑی چٹانوں کو اپنے ہتھوڑوں اور کلہاڑوں کی مدد سے بآسانی پاش پاش کرتے جا رہے تھے۔ صبح سے مستقل کام کر کے ان کا جسم تھکاوٹ سے چُور چُور ہو گیا۔ لہٰذا انھوں نے وقفہ کیا۔ کھانے کی پوٹلی کھولی، کھانا کھایا اور کچھ وقت قیلولہ کیا۔ قیلولے کے بعد وہ ایک بار پھر تازہ دم ہو گئے۔

اب سعد اور عُمر اپنے والد کے ساتھ مل کر جس چٹان کو توڑ رہے تھے، وہ ناقابلِ تسخیر ثابت ہوئی۔ عُمر نے چٹان پر ننانوے ضربیں لگائیں لیکن چٹان تھی کہ ٹوٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ اب سعد کی باری تھی۔ سعد نے اپنی پوری قوت کے ساتھ اُس چٹان پر ضرب لگائی، سعد کی پہلی ضرب پر ہی چٹان پاش پاش ہو گئی۔ سعد اس کامیابی پر پھولے نہیں سمایا اور احساسِ تفاخر کے ساتھ کہنے لگا: ''دیکھا، عُمر میں تم سے زیادہ طاقت ور ہوں۔ تم جس چٹان پر ۹۹ ضربیں لگا کر توڑ نہ سکے وہ میری ایک ہی ضرب سے پارہ پارہ ہو گئی۔'' اس پر عُمر طیش میں آ گیا، کہنے لگا: ''نہیں، سعد! درحقیقت میری ننانوے ضربوں نے اس چٹان کو اتنا کمزور کر دیا تھا کہ وہ تمھاری ایک ضرب پر ذرّہ ذرّہ ہو گئی۔ اس لیے اصل قوت میری ہے۔'' اس سے پہلے کہ سعد اور عُمر کی یہ بحث طول پکڑتی، حَسن نے اس جھگڑے کو بڑی دانائی و حکمت سے سلجھاتے ہوئے کہا: ''اے میرے بیٹو! یہ چٹان تم دونوں نے ہی توڑی ہے۔ اے سعد! تمھاری ایک ضرب اس چٹان کو ریزہ ریزہ کرنے کے لیے کافی نہیں تھی اور اے عُمر! تمھاری ننانویں ضربیں بھی اس چٹان کو توڑنے کے لیے ناکافی تھیں۔ بلکہ یہ چٹان تم دونوں کی قوت کا سامنا نہ کر سکی اور پاش پاش ہو گئی۔ لہٰذا میرے بیٹو! یاد رکھو کہ باہمی تعاون اور مدد کے ذریعے سے مشکل کام آسان ہو جاتا ہے۔

سوالات

(۱) حَسن کا پیشہ کیا تھا؟ (۲) حَسن کے بیٹوں کے کیا نام تھے؟ (۳) چٹان پر ننانوے ضربیں کس نے لگائیں؟
(۴) حَسن نے جھگڑا کیسے ختم کیا؟ (۵) اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

قواعد

۳۔ درج ذیل بلحاظِ اعراب متشابہ الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ہر ایک کا مطلب واضح ہو جائے۔

کَل ، کِل — بَل ، بِل — زیر ، زِیر — سَحر ، سِحر — دِل ، دَل

۴۔ ان فقرات میں استعاروں کی نشان دہی کریں۔

- کس شیر کی آمد ہے کہ رَن کانپ رہا ہے۔
- پیرس کی سڑکیں آئینے کی طرح صاف ہیں۔
- شاہد کا دماغ کمپیوٹر ہے۔
- میرے چندا! کہاں تھا تُو۔
- خالد کے ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈے تھے۔
- شہر میں ایک چراغ تھا نہ رہا۔

لکھنا

۵۔ دیے ہوئے اشعار کی تشریح لکھیں۔

آؤ بدلیں پرانا چلن دوستو
ہم وطن بھائیو، ہم وطن دوستو
دیس اپنا ہے یہ اپنی دولت ہے یہ — ہم امیں ہیں مقدس امانت ہے یہ
اس امانت کی مل کر حفاظت کرو
ہم وطن بھائیو، ہم وطن بھائیو
رات کو چاند تاروں سے تاباں کرو — صبح کی روشنی میں سویرے بھرو
ان اُجالوں کو ہم راہ لے کر چلو
ہم وطن بھائیو، ہم وطن بھائیو

(صوفی تبسم)

۵۔ نظم و ضبط کی اہمیت پر اپنے الفاظ میں ایک مضمون تحریر کریں۔

Scanned with CamScanner

سبق ۱۶

بکری دو گاؤں کھا گئی

پڑھنے سے پہلے

- کہانی سننا کس کس کو پسند ہے؟
- آپ کیسی کہانیاں سنتے ہیں؟

اہم الفاظ: اجنبی — آنگن — جاگیر — دیدار — دردناک

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عبارت سن کر اہم نکات اور مرکزی خیال اخذ کر سکیں۔
- املا کو صحت اور رفتار کے ساتھ تحریر کر سکیں۔
- کسی بھی نظم اور نثر پارے کو درست تلفظ، آہنگ، حرکات و سکنات کے ساتھ دہرا سکیں۔
- مفرد اور مرکب جملے پہچان سکیں۔
- عنوان کی مدد سے ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل کہانی لکھ سکیں۔

ایک مرتبہ ایک بادشاہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنگل میں شکار کھیل رہا تھا۔ اچانک اسے ایک ہرن نظر آیا۔ اس نے ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑا دیا۔ ہرن چھلانگیں مارتا چلا جا رہا تھا اور گھوڑا آندھی اور طوفان کی طرح اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ اس بھاگ دوڑ میں بادشاہ کے ساتھی نہ جانے کہاں کھو گئے اور بادشاہ اکیلا رہ گیا۔

گرمیوں کی چلچلاتی دوپہر تھی۔ بادشاہ کو سخت پیاس لگ رہی تھی۔ وہ ادھر اُدھر گھوڑا دوڑانے لگا کہ کہیں پانی نظر آجائے، اچانک اسے ایک جھونپڑی نظر آئی۔ ''اندر کوئی ہے۔'' بادشاہ نے نزدیک جا کر آواز دی۔ ایک بوڑھا چرواہا، جھونپڑی سے باہر آیا۔ بادشاہ جو شکاری کے لباس میں ملبوس تھا کہنے لگا: ''میں ایک شکاری ہوں۔ سخت پیاس لگی ہے، پانی پلاؤ۔''

بوڑھے نے کہا: ''اندر آجاؤ بھائی!'' بادشاہ جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔ بوڑھے نے کمبل بچھا کر بادشاہ کو بٹھایا اور خود یہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔ ''میں ابھی آتا ہوں۔'' تھوڑی دیر میں چرواہا مٹی کے پیالے میں بکری کا دودھ لے کر واپس آیا۔ تازہ اور میٹھا دودھ پی کر بادشاہ کی پیاس بجھ گئی اور وہ تازگی محسوس کرنے لگا۔ بادشاہ نے پیالہ واپس کرتے ہوئے کہا: ''تم نے میری جان بچائی، میں تم سے بہت خوش ہوں اور تمھیں انعام دینا چاہتا ہوں۔'' بوڑھا کہنے لگا: ''انعام کاہے کا! یہ تو میرا فرض تھا'' بادشاہ نے کہا: ''نہیں، تمھیں انعام ضرور ملے گا۔ تمھیں دو گاؤں جاگیر میں دیے جاتے ہیں۔ لاؤ کاغذ، اس پر لکھ دوں۔ کاغذ لے کر بادشاہ کے دربار میں چلے جانا اور بادشاہ کو دکھا دینا، وہ تمھیں دو گاؤں دے دے گا۔'' بوڑھے کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

برائے اساتذۂ کرام: سبق کا متن پڑھانے سے قبل ''پڑھنے سے پہلے'' کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ اور عملی اطلاق بھی کروائیں۔ کہانی کے اجزا سے بچوں کو آگاہ کیا جائے اور اس کے بعد چھوٹی چھوٹی کہانیاں لکھنے کی مشق بھی بہ تدریج کروائیں۔

پڑھنے کے دوران میں

- بادشاہ راستہ کیوں بھٹک گیا؟
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

''میرے پاس کاغذ کہاں؟'' بوڑھا بولا۔ بادشاہ نے ایک درخت کا بڑا پتا لیا اور اس پر خنجر کی نوک سے کچھ لکھ کر بوڑھے کو دیتے ہوئے کہا: ''لو! یہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دینا۔''

تھوڑی دیر کے بعد اس نے بوڑھے چرواہے سے رخصت لی اور روانہ ہو گیا۔ ادھر بوڑھا دو گاؤں کے خیال میں مگن تھا اور سوچ رہا تھا کہ اب تو مزے ہو جائیں گے، بس یہی سوچتے سوچتے وہ لیٹ گیا، پتا فرش پر رکھ دیا اور اونگھنے لگا۔

اچانک وہ تڑپ کر اٹھ گیا۔ ایک بکری وہ پتا کھا رہی تھی۔ ''ہائے! تو نے دونوں گاؤں کھا لیے میں برباد ہو گیا۔'' وہ دردناک آواز میں چیخا، بہت دیر تک وہ بچوں کی طرح سسکتا رہا، پھر سوچا کہ دربار جا کر بادشاہ کو ساری داستان سنائی جائے، ہو سکتا ہے بادشاہ کو ترس آجائے اور وہ اسے دو گاؤں بخش دے۔

وہ بادشاہ سے ملنے محل کے دروازے پر پہنچا، مگر کسی نے اسے اندر داخل ہونے نہیں دیا۔ پہرے داروں نے ہر بار ڈانٹ پھٹکار کر بھگا دیا۔ مایوسی کی وجہ سے اس کی حالت خراب ہو گئی، حلیہ پاگلوں جیسا ہو گیا۔ وہ شہر کی سڑکوں پر چلاتا پھرتا: ''بکری نے دو گاؤں کھا لیے۔ میں برباد ہو گیا۔'' لوگ اسے پاگل سمجھ کر ہنستے تھے۔

راہ چلتے ایک اجنبی شخص نے اس حالت کی وجہ پوچھی۔ چرواہے نے اسے ساری کہانی سنا دی اور کہنے لگا: ''مجھے بادشاہ سے ملنا ہے۔'' اجنبی شخص نے چرواہے سے کہا کہ بادشاہ کے محل کے سامنے ہی جامع مسجد ہے۔ بادشاہ ہر جمعے کو وہاں نماز پڑھنے جایا کرتا ہے۔ راستے کے دونوں طرف لوگ بادشاہ کے دیدار کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تم بھی ان میں کھڑے ہو جانا اور بادشاہ سے مل لینا۔

جمعے کے روز چرواہا بھی اسی راستے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ جوں ہی بادشاہ نزدیک سے گزرا، بوڑھے نے غور سے دیکھا تو حیران رہ گیا، ارے یہ تو وہی شخص تھا جسے اس نے دودھ پلایا تھا، پیاسا شکاری۔ وہ بادشاہ نکلا۔ بوڑھا بے اختیار چیخ اٹھا: ''بکری نے دونوں گاؤں کھا لیے، میں برباد ہو گیا۔''

بادشاہ کے بڑھتے قدم ٹھہر گئے۔ اس نے بوڑھے کی طرف دیکھا اور اسے اس دن والا واقعہ یاد آ گیا۔ اس نے مسکرا کر کہا: ''نماز کے بعد ہم سے ملو۔'' نماز کے بعد لوگوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ بوڑھا دیکھ رہا تھا کہ بادشاہ کے ہاتھ بھی اٹھے ہوئے تھے۔ اس نے

برائے اساتذۂ کرام: متن پڑھاتے ہوئے ''پڑھنے کے دوران میں'' کے تحت دیے گئے سوالات بھی بچوں سے مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ بچوں سے متن کی خواندگی کروائیں، ساتھ ساتھ انھیں مشکل الفاظ کے معانی بھی بتاتے جائیں۔ اس دوران میں یہ بھی دھیان رکھیں کہ بچے واقعات درست تلفظ اور درست اتار چڑھاؤ سے پڑھ رہے ہیں۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

ایک شخص سے پوچھا: ''بھلا بادشاہ کس سے مانگ رہا ہے؟ اور کیا مانگ رہا ہے اسے کس چیز کی کمی ہے؟'' اس شخص نے بتایا: ''بادشاہ اپنے خدا سے دعا مانگ رہا ہے۔ اس خدا سے جس نے اسے بادشاہ بنایا۔ بادشاہ، فقیر، چھوٹے بڑے سب اسی سے مانگتے ہیں۔'' بوڑھا گہری سوچ میں ڈوب گیا: ''بادشاہ بھی اللہ سے مانگ رہا ہے، پھر میں بھی کیوں نہ اسی سے مانگوں۔ بادشاہ کے سامنے ہاتھ کیوں پھیلاؤں؟ جو بادشاہ کو دیتا ہے، وہی مجھے بھی دے گا۔'' یہی کہتے ہوئے وہ واپس بھاگ نکلا۔ بادشاہ نے نماز کے بعد اسے بہت تلاش کروایا مگر وہ نہ ملا۔ جنگل میں پہنچتے پہنچتے چرواہے کو شام ہوگئی۔ وہ ایک گھنے درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ رات کو کچھ ڈاکو وہاں آئے اور گاؤں میں ڈاکا ڈالنے کی باتیں کرنے لگے۔ چرواہے نے انھیں ٹوکا اور بولا: ''چوری کرنا بری بات ہے پھر وہ گاؤں تو غریب لوگوں کی بستی ہے۔ پیسا ہی چاہیے تو اس درخت کے نیچے کھدائی کرو۔ میں نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ یہاں پرانا خزانہ دفن ہے۔'' یہ کہ کر وہ گاؤں کی طرف ''جو بادشاہ کو دیتا ہے مجھے بھی دے گا'' کی رٹ لگاتا ہوا چلا گیا۔

ڈاکوؤں نے بڑی محنت کے بعد زمین کھود دی تو وہاں سے سچ مچ دو برتن نکلے، لیکن ان برتنوں میں سانپ اور بچھو بھرے ہوئے تھے۔ ڈاکوؤں کو یہ دیکھ کر بہت غصہ آیا اور وہ برتن اٹھا کر گاؤں کی طرف چل پڑے۔

> **آئیں مزید جانیں**
>
> ٭ پرانے زمانے میں لکھنے کے لیے پتھر، درختوں کی چھال اور جانوروں کی کھال (چمڑے) وغیرہ کو استعمال کیا جاتا تھا۔
>
> قبل مسیح ۱۰۰ء میں چینیوں نے کاغذ ایجاد کیا۔ موجودہ دور میں کاغذ مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً: اخبارات اور رسائل اور کتابوں کی چھپائی میں اور تشو پیپر وغیرہ بنانے میں۔

ایک جھونپڑی سے چرواہے کی آواز آرہی تھی: ''جو بادشاہ کو دیتا ہے وہی مجھے بھی دے گا۔'' انھوں نے وہ دونوں برتن اس کے آنگن میں الٹ دیے تاکہ سانپ اور بچھو اسے ڈس لیں۔ جیسے ہی برتن گرے تو ان میں سے سونے کے سکے نکلنے لگے۔ اس آواز پر اڑوس پڑوس کے لوگ جاگ گئے، لوگوں کو دیکھ کر ڈاکو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلے۔ چرواہے نے دولت دیکھ کر نعرہ لگایا: ''اللہ! تو سچا ہے۔ تو نے بادشاہ کو دیا اور مجھے بھی۔'' اگلی صبح بادشاہ کے ملازم بھی گاؤں پہنچ گئے اور چرواہے کو شاہی دربار میں لے گئے۔ چرواہے نے بادشاہ کو پورا واقعہ سنانے کے بعد یہ کہ کر انعام لینے سے انکار کر دیا کہ جب آپ بھی ہاتھ پھیلا کر اسی سے مانگتے ہیں جو سب کا داتا ہے تو پھر میں بھی کیوں نہ اسی سے مانگوں۔ بادشاہ چرواہے کا جواب سن کر بے حد خوش ہوا اور بڑی عزت و احترام کے ساتھ چرواہے کو اس کے گاؤں واپس بھیج دیا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- اللہ تعالیٰ سب سے بڑا بادشاہ ہے۔
- انسان سب اُس کے محتاج ہیں۔
- ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے۔

برائے اساتذۂ کرام: ''آئیں مزید جانیں'' میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔ بچوں کو بتائیں کہ ہمارے آباؤ اجداد سے چلنے والی داستان کو لوک کہانی کہتے ہیں۔ سبق میں سے کوئی ایک اقتباس بچوں کو املا کرائیں۔

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جاگیر	وہ شے جو قبضے میں ہو	مصاحب	بادشاہ کے درباری	دردناک	درد سے بھرا ہوا
جھونپڑی	گھاس پھوس کا مکان	بخش دینا	دے دینا	بے اختیار	بے قابو
آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا	حیرت زدہ رہ جانا	سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنا	تیزی سے دوڑنا	اجنبی	جس سے جان پہچان نہ ہو

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) بادشاہ کی پیاس کس نے اور کس چیز سے بجھائی؟

(ب) بوڑھا چرواہا دردناک آواز میں کیوں چیخا؟

(ج) ڈاکوؤں کی باتیں سننے کے بعد چرواہے نے ڈاکوؤں سے کیا کہا؟

(د) بوڑھا چرواہا بادشاہ سے ملے بغیر کیوں واپس آ گیا؟

(ہ) ڈاکوؤں نے دونوں برتن چرواہے کے آنگن میں کیوں اُلٹ دیے؟

(و) بادشاہ نے چرواہے کو انعام دینا چاہا تو چرواہے نے کیا جواب دیا؟

(ز) آپ اگر چرواہے کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

برائے اساتذۂ کرام: ''خاص الفاظ'' کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ بچوں سے الفاظ کے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کا استعمال کر سکیں۔ ''تفہیم'' کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

۳۔ مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

- چرواہا تھوڑی دیر میں بکری کا ________ لے کر واپس آیا۔ (گوشت / دودھ)
- پہرے داروں نے چرواہے کو بر بار ________ کر بھگا دیا۔ (دھکّے دے / پھٹکار)
- چرواہے نے ________ کی باتیں سنیں۔ (قافلے / ڈاکوؤں)
- چرواہے نے ڈاکوؤں سے کہا ________ کرنا بری بات ہے۔ (چغلی / چوری)

۴۔ سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

- ڈاکوؤں نے نہر کھودی۔
- ڈاکوؤں نے برتن الٹے تو اشرفیاں گرنے لگیں۔
- چرواہے نے انعام لینے سے انکار کر دیا۔
- بادشاہ چرواہے کا جواب سن کر بہت خوش ہوا۔

بات سے نکلے بات

۵۔ سبق میں موجود کہانی ''بکری دو گاؤں کھا گئی'' غور سے سنیں اور اس کے اہم نکات جماعت میں اپنے ساتھیوں کو سنائیں آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ مصنف اس کہانی کے ذریعے سے ہمیں کیا بات بتانا چاہتا ہے؟

قواعد سیکھیں

مفرد اور مرکب جملوں کی تعریف اور پہچان

بلحاظ صورت جملہ کی دو اقسام ہیں:

مفرد اور مرکب

مفرد جملہ: مفرد جملے میں صرف ایک مبتدا ہوتا ہے اور ایک خبر۔ ایسے جملے میں صرف ایک فعل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ دوسرا جملہ نہیں آتا۔ مثلاً: تارا آیا، اختر پڑھ رہا ہے۔ ان جملوں میں تارا اور اختر مبتدا ہیں۔ پڑھ رہا ہے اور آیا خبر ہیں۔

مرکب جملہ: جب دو یا دو سے زیادہ مفرد جملے مل کر ایک مفہوم یا خیال کو ادا کریں تو ایسا جملہ مرکب جملہ کہلاتا ہے۔ مثلاً: تم جاؤ، میں کھانا کھا کر آؤں گا۔ ایسے جملوں میں ایک سے زیادہ فعل ہوتے ہیں۔

سرگرمی: درج ذیل فقرات میں مرکب اور مفرد جملوں کی نشان دہی کریں۔

(۱) اختر پڑھائی میں مصروف ہے۔
(۲) واجد پہلے پڑھے گا پھر بازار جائے گا۔
(۳) علی کراچی کے لیے تیار ہو رہا ہے۔
(۴) مبشر کے جانے کے بعد ہی میں روانہ ہوں گا۔
(۵) عاصم مضمون لکھ رہا ہے۔

۷۔ دیے گئے الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں اور ان کے متضاد لکھیں۔

جہالت — محنتی — سزا — ہوشیار — ابتدا — نقصان — غمگین — کنجوس

کچھ نیا لکھیں

۸۔ دی گئی عبارت غور سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات لکھیں۔

کسی شہر میں ایک محنتی اور ایمان دار چرواہا رہتا تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ بڑا بیٹا بہت جھگڑالو تھا۔ اس کی وجہ سے بوڑھا چرواہا بہت پریشان رہتا تھا۔ اس لیے اس نے اپنی ہر چیز اپنی زندگی میں ہی اپنے بیٹوں میں برابر تقسیم کر دی۔ جس میں ایک بلّی بھی شامل تھی۔ ایک دن بوڑھے چرواہے کا انتقال ہو گیا۔ چاروں بیٹوں نے اس کی تجہیز و تدفین کر دی۔ اس دوران میں چھوٹے تینوں بیٹوں نے تو تدفین کے کام میں ذمّے داری سے حصّہ لیا لیکن بڑا بیٹا جھگڑالو ہونے کے ساتھ ساتھ کاہل اور کنجوس بھی تھا۔ اس لیے یہ سب کام اُسے مصیبت اور فضول لگ رہے تھے۔ چاروں بیٹے بٹوارا ہو جانے کے بعد بھی ایک ہی ساتھ رہتے تھے کیونکہ مکان ایک تھا۔ اگرچہ بلّی کا بٹوارا ہو گیا تھا لیکن وہ بھی سب کی مشترکہ ملکیت بنی ہوئی تھی۔ تین بھائی تو اس کا تھوڑا بہت خیال رکھتے تھے لیکن سب سے بڑے بھائی کو اس کی بالکل فکر نہیں تھی۔ بلّی دن بھر اِدھر اُدھر گھومتی رہتی اور رات کو شکار کرنے نکل جاتی۔ ایک رات بلّی اپنے شکار کو پکڑنے کے لیے بھاگی اور اپنا ایک پیر تڑوا بیٹھی۔ بے چاری بلّی بڑی غمگین تھی۔ ایک ٹانگ ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ اب چوہوں کا شکار بھی نہیں کر سکتی تھی۔

سوالات

- چرواہا ہر وقت کیوں پریشان رہتا تھا؟
- چرواہے کی تدفین میں بڑا بیٹا کیوں شامل نہیں تھا؟
- بلّی کا خیال کون رکھتا تھا؟
- بلّی چوہوں کا شکار کیوں نہیں کر سکتی تھی؟

۹۔ ''نیکی کا بدلہ نیکی ہوتا ہے'' کے موضوع پر کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل کہانی لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۰۔ بچّوں کی کہانیوں والی کتاب لے کر آئیں اور اس میں موجود کہانیاں پڑھ کر جماعت میں ایک دوسرے کو سنائیں۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

سبق ۱۷

پُرانی موٹر

اہم الفاظ	عجب	بدبختی	قلیل	مُردار	ندامت	لغزش	بخیل

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اپنے خیالات، احساسات اور معلومات کو پُر اعتماد انداز میں بیان کر سکیں۔
- رسمی و غیر رسمی خط لکھ سکیں۔
- نظم و نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر معروضی اور موضوعی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- لاحقوں کا درست استعمال کر سکیں۔
- مضمون لکھ سکیں۔

پڑھنے سے پہلے

- آپ اپنے اسکول کس سواری پر جاتے ہیں؟
- اسکول جاتے ہوئے اگر آپ نے کوئی پرانی گاڑی دیکھی ہے تو اس کا حلیہ ساتھیوں کو بتائیں۔

عجب اِک بار سا مُردار پہیوں نے اُٹھایا ہے
اِسے انساں کی بدبختی نے جانے کب بنایا ہے
نہ ماڈل ہے، نہ باڈی ہے، نہ پایہ ہے، نہ سایہ ہے
پرندہ ہے جسے کوئی شِکاری مار لایا ہے

توانائی قلیل اس کی تو بینائی بخیل اس کی
کہ اس کو مدتوں سے کھا چکی عُمرِ طویل اس کی

یہ چلتی ہے تو دو طرفہ ندامت ساتھ چلتی ہے
بھرے بازار کی پوری ملامت ساتھ چلتی ہے
بہن کی اِلتجا ماں کی محبت ساتھ چلتی ہے
وفائے دوستاں بہرِ مشقّت ساتھ چلتی ہے

بہت کم اس ''خرابے'' کو خراب انجن چلاتا ہے

پڑھنے کے دوران میں

- اس نظم میں شاعر نے موٹر کار کی کون سی خرابیاں بیان کی ہیں؟ اپنے الفاظ میں بتائیں۔

برائے اساتذۂ کرام: نظم پڑھانے سے قبل ''پڑھنے سے پہلے'' کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ نظم پڑھاتے ہوئے ''پڑھنے کے دوران میں'' کے تحت سوالات بھی بچوں سے مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ نظم سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ بچوں سے نظم کی بلند خوانی، درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے کروائیں۔ ہر بند یا شعر کے اختتام پر بچوں کو اس کا مفہوم بتائیں۔

کبھی بیلوں کے پیچھے جوت کر چلوائی جاتی ہے
کبھی خالی خُدا کے نام پر کھچوائی جاتی ہے
قدم رکھنے سے پہلے لغزشِ مستانہ رکھتی ہے
کہ ہر فرلانگ پر اپنا مُسافرخانہ رکھتی ہے

شکستہ ساز میں بھی محشرِ نغمات رکھتی ہے
توانائی نہیں رکھتی مگر جذبات رکھتی ہے

پُرانے ماڈلوں میں کوئی اُونچی ذات رکھتی ہے
ابھی پچھلی صدی کے بعض پُرزہ جات رکھتی ہے
غمِ دوراں سے اب تو یہ بھی نوبت آ گئی، اکثر
کسی مُرغی سے ٹکرائی تو خود چکرا گئی، اکثر

ہزاروں حادثے دیکھے زمانی بھی مکانی بھی
بہت سے روگ پالے ہیں ز راہِ قدردانی بھی

(سید ضمیر جعفری)

آئیں مزید جانیں

- دنیا کی پہلی موٹر کار جس کا انجن پیٹرول سے چلتا تھا، ایک جرمن انجینئر نے ۱۸۸۴ء میں بنائی تھی۔ اس کا نام بینز تھا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- شاعر نے پرانی موٹر کا حلیہ مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ کبھی مردار کہا تو کبھی ایسے بوڑھے سے تشبیہ دی ہے جس کی بینائی جا چکی ہے اور جسمانی قوت سے محروم ہے۔

برائے اساتذۂ کرام: ''آئیں مزید جانیں'' میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔ بعد ازاں بچوں کے تین گروہ بنا دیں۔ ایک گروہ نظم کا پہلا بند یا شعر پڑھے اور باقی دونوں گروہوں میں سے کوئی گروہ اس کا مفہوم بتائے۔ اسی طرح سے پھر یہ سرگرمی دوسرے دونوں گروہوں سے بھی کروائیں۔ پڑھائی کے دوران میں اس بات کا بھی دھیان رکھیں کہ بچے متن کو روانی، درست لہجے اور رفتار کے ساتھ مسلسل پڑھ رہے ہوں۔

Scanned with CamScanner

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عجب	انوکھا، نرالا	بدبخت	منحوس	قلیل	تھوڑا
مدت	دیر، عرصہ	بخیل	کنجوس	محشر	بڑا ہنگامہ، ہلچل
نوبت	مرحلہ، درجہ	قدردان	عزّت کرنے والا	شکستہ	بوسیدہ، پرانا

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) شاعر نے موٹر کار کا کیا حلیہ بیان کیا ہے؟

(ب) موٹر کار کیسے چلتی تھی؟

(ج) موٹر کار کس ماڈل کی تھی؟

(د) دیے ہوئے شعر کی نثر لکھیں:

ہزاروں حادثے دیکھے زمانی بھی مکانی بھی
بہت سے روگ پالے ہیں زراہِ قدردانی بھی

(ہ) اگر آپ کی گاڑی میں بھی وہی خصوصیات ہوتیں، جو نظم میں موجود گاڑی میں ہیں تو آپ کیا کرتے؟

یادرکھیں!

- سید ضمیر جعفری کا شمار پاکستان کے مشہور مزاحیہ شعرا میں ہوتا ہے۔ آپ یکم جنوری ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے اور ۱۶ مئی ۱۹۹۹ء کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ نے ایک درجن سے زائد کتابیں لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام: ''خاص الفاظ'' کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کو استعمال کر سکیں۔ ''تفہیم'' کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

NOT FOR SALE

۳۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں اور مصرعے مکمل کریں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
عجب اِک بار سا مُردار	جوت کر چلوائی جاتی ہے
بھرے بازار کی پوری	شکاری مار لایا ہے
ابھی پچھلی صدی کے بعض	پہیّوں نے اُٹھایا ہے
کبھی بیلوں کے پیچھے	ملامت ساتھ چلتی ہے
پرندہ ہے جسے کوئی	پُرزہ جات رکھتی ہے

بات سے نکلے بات

۴۔ سبق میں دی گئی نظم غور سے سنیں، نظم کے مختلف حصّوں پر بات چیت کریں اور اس کے اہم نکات ساتھیوں کو سنائیں۔

قواعد سیکھیں

۵۔ دیے گئے بیانات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

- لاحقہ ''مند'' سے بننے والے الفاظ ہیں:

ا امید مند، قصور مند ب حاجت مند، تاج مند
ج عقل مند، ضرورت مند د دیوانہ مند، ناز مند

- سابقہ ''بد'' سے بننے والے الفاظ کی فہرست ہے:

ا بدتمیز، بدگمان ب بددیانت، بدنصیب
ج بدشعور، بددل د بدبرس، بدامید

یادرکھیں!

- ''سابقہ'' سے مراد وہ حرف یا لفظ ہے، جو کسی دوسرے بامعانی لفظ سے پہلے لگایا جائے تو اس لفظ یا حرف کے معنی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے دل، دار، دل کش، دل فریب وغیرہ۔
- ''لاحقہ'' سے مراد وہ حرف یا لفظ ہے، جو کسی دوسرے بامعانی لفظ یا حرف کے بعد لگایا جائے تو اس لفظ یا حرف کے معنی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے پان دان، قدردان، گل دان وغیرہ۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۳ اور ۴ کے لیے بچوں کو سبق میں دی ہوئی نظم سنائیں اور بچوں کو ہدایت دیں کہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ نظم کو درست تلفظ اور روانی سے دہرائیں۔ بچے پہلے سابقے اور لاحقے پڑھ چکے ہیں، یہاں ان کی دہرائی کروائی گئی ہے۔ یاددہانی کے لیے بچوں سے سابقے اور لاحقے کی تعریف سنیں اور تختۂ تحریر پر روزمرہ مثالوں کے ذریعے سے ایک مرتبہ پھر سابقے لاحقے کا تصور سمجھا دیں۔ بعدازاں کتاب کا کام مکمل کروائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

- لاحقہ "گاہ" والی فہرست ہے:

ا گزرگاہ، اسکول گاہ	ب ...، مسافرگاہ
ج تجربہ گاہ، آرام گاہ	د سیرگاہ، شعورگاہ

- "با" کا درست سابقہ ہے:

ا بامراد، بااصول	ب بانصیب، بامزاج
ج بااختیار، باتمیز	د باعمل، باظرف

- "زدہ" کا لاحقہ والی فہرست ہے۔

ا مصیبت زدہ، غم زدہ	ب حیرت زدہ، مہک زدہ
ج آرام زدہ، لطف زدہ	د فسادزدہ، عیش زدہ

کچھ نیا لکھیں

۶۔ "ایک دل چسپ سفر" کے عنوان سے ایک مضمون لکھیں۔

۷۔ اپنے ابّو جان کے نام خط لکھیں، جس میں نئی سائیکل یا موٹر سائیکل خریدنے پر اصرار کریں۔ انھیں بتائیں کہ سواری کے نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو کن مسائل کا سامنا ہے؟

ہمارے کرنے کے کام

۸۔ اپنے اسکول یا علاقے کی لائبریری سے دنیا کی پہلی موٹر کار کی تاریخ پر مبنی کوئی کتاب پڑھیں اور حاصل ہونے والی معلومات جماعت میں بتائیں۔

۹۔ گتّے کے خالی ڈبے کی مدد سے سٹیشنری باکس بنائیں اور اپنے دوست کو تحفے کے طور پر پیش کریں۔

برائے اساتذۂ کرام:
سوال نمبر ۶ کی سرگرمی کے لیے بچوں سے ان کے دل چسپ سفر سے متعلق بات چیت کریں۔ بعدازاں مضمون لکھوائیں۔ دھیان رکھیں کہ مضمون کی طوالت زیادہ نہ ہو۔
سوال نمبر ۸ کروانے کے لیے بچوں کو مختصراً بتا دیں کہ خط میں انھوں نے کون کون سے مسائل کا ذکر کرنا ہے۔ بعدازاں خط لکھوائیں۔
سوال نمبر ۹ کی سرگرمی کے لیے ایک دن پہلے بچوں سے گتّے کے خالی ڈبے، رنگ دار چارٹ، گلو اور قینچیاں منگوالیں، پھر اپنی نگرانی میں اسٹیشنری باکس بنوائیں۔

NOT FOR SALE

سبق ۱۸ قومی پرچم

پڑھنے سے پہلے
- وہ کون سے مواقع ہیں جن سے پرچم پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے؟
- پرچم اور جھنڈے میں کیا فرق ہے؟

اہم الفاظ: طواف اہتمام مظہر غمّاز کامزن اقلیتوں سربلندی قابل ذکر انگشت بدنداں

حاصلاتِ تعلم
اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:
- عبارت سن کر اہم نکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- پر اعتماد انداز میں تقریر کر سکیں۔
- عبارت پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصورات کا اخذ کر سکیں۔
- رسمی و غیر رسمی خط لکھ سکیں۔
- فعل ماضی کی اقسام کی نشان دہی کر سکیں۔

سب شدّت سے اسما باجی کے منتظر تھے۔ سب کی بے چین نگاہیں بار بار داخلی دروازے کا طواف کر رہی تھیں۔ آخر اللہ اللہ کر کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور اسما باجی نے دروازہ کھول کر کمرے میں قدم رکھا۔ اسما باجی نے اپنی جانب اٹھی ہوئی تمام سوالیہ نظروں کو ایک بار دیکھا اور پھر سب کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

سب بچے بے تابانہ ان کے پیچھے لپکے اور ان کی ہم راہی میں گھر کے باغیچے میں پہنچے۔ ہوا کے دوش پر لہراتے اور جھومتے ہوئے پودوں سے ہوتی ہوئی سب کی نظریں ایک کونے میں جا ٹھہریں، جہاں پلاسٹک کے پودوں کے بے شمار گملے، پینٹ کے ڈبے اور برش رکھے ہوئے تھے۔ "اسما باجی! یہ سب کیا ہے؟" حیدر نے حیرانی سے دریافت کیا۔ یہ سن کر اسما باجی مسکرائیں اور بولیں: "کل ۱۴/اگست ہے۔ وہ دن جب غلامی کی زنجیریں ٹوٹی تھیں اور ہمارا پیارا وطن دنیا کے نقشے پر ابھرا تھا۔ یہ دن ہمارے لیے نویدِ مسرت ہے۔ اس دفعہ ہم اس دن کی خوشی منانے کے لیے ایک ایسی چیز بنائیں گے، جو دیکھنے سے تعلق رکھے گی۔" "وہ کون سی چیز ہے؟" اسد نے بے چینی سے پوچھا۔ "ہم سب پودوں کے پتّوں پر اپنا قومی پرچم بنائیں گے۔" یہ کہ کر اسما باجی نے سب بچّوں کو ایک ایک پینٹ کا ڈبا اور برش تھمایا اور بولیں: "ہر پتّے کے کنارے پر سفید پٹی بنا کر اس کے درمیان میں بڑی احتیاط سے چاند تارا بنانا ہے۔ یہ تھوڑا محنت طلب کام ہے مگر اپنے وطن کے لیے ہم کم از کم اتنا تو کر ہی سکتے ہیں۔" سب بچّوں کو یہ تجویز بہت پسند آئی۔ انھوں نے جھٹ پینٹ کے ڈبّے لیے اور گملوں میں لگے ہوئے پودوں پر قومی پرچم بنانے میں منہمک ہو گئے۔ انھیں اس کام میں بہت مزا آ رہا تھا۔ وہ سب بہت خوش تھے کہ اس بار ان کے پرچم والے پودے منفرد چیز ہونے کی بنا پر سب کو حیران کر دیں گے۔

سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھے کہ اچانک ننھے سعد نے پوچھا: "باجی! قومی پرچم سے کیا مراد ہے؟" باجی مسکرائیں

برائے اساتذۂ کرام:
سبق کی خواندگی سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں تاکہ بچے سبق پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر آمادہ ہو سکیں۔ بچوں سے سبق کی بلند خوانی درست تلفظ اور روانی سے کروائیں۔ بچوں کو قومی پرچم کی تاریخ اور ضرورت و اہمیت کے بارے میں بتائیں۔ بچوں کو پاکستان حاصل کرنے کے لیے کی جانے والی جدوجہد اور بے بہا پیش کی جانے والی قربانیوں کے بارے میں آگاہ کریں۔

NOT FOR SALE

پڑھنے کے دوران میں

- بچوں نے پینٹ اور برش کی مدد سے کیا کیا؟
- ہلال اور بدر میں کیا فرق ہے؟
- قومی پرچم کب سرنگوں کیا جاتا ہے؟

اور بولیں: ''پرچم کہنے کو تو کپڑے کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے مگر جب یہ ایک خاص تناسب اور مخصوص رنگوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو پھر یہ صرف کپڑے کا ٹکڑا نہیں رہتا بلکہ کسی قوم کی عزت کی علامت بن جاتا ہے۔ ہر آزاد قوم کا اپنا پرچم ہوتا ہے، جو اس کی آزادی، خود مختاری اور شان و شوکت کا مظہر ہوتا ہے۔ ہم بھی ایک آزاد قوم ہیں اور ہمارا قومی پرچم ہماری آزادی، عزت اور وقار کی علامت ہے۔'' ''باجی! ہمارے قومی پرچم کا نمونہ سب سے پہلے کس نے بنایا تھا اور اس پر موجود چاند تارا کس بات کی عکاسی کرتا ہے؟'' سارہ نے بھی گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے پوچھا۔ ''قومی پرچم کا ڈیزائن سب سے پہلے امیر الدین قدوائی نے بنایا تھا۔ یہ دو رنگوں پر مشتمل ہے۔ سبز رنگ مسلمانوں کی اور سفید رنگ ملک میں رہنے والی اقلیتوں کی علامت ہے۔ اس پر موجود ہلال ہماری ترقی کی غمازی کرتا ہے۔ ہلال پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ جس طرح سے ہلال بڑھتے بڑھتے بدر کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح سے ہمارا پیارا وطن بھی ہمیشہ ترقی کے راستے پر گام زن رہے گا۔ اس پر موجود پانچ کونوں والا ستارہ علم کی علامت ہے۔'' عافیہ نے پوچھا: ''باجی! پرچم کن کن موقعوں پر لہرایا جاتا ہے؟'' ''ہر آزاد اور خود مختار قوم قومی تقریبات کے موقعے پر اپنا قومی پرچم لہراتی ہے۔ پاکستان میں قومی پرچم لہرانے کی تقریبات کا انعقاد ۱۴/ اگست، ۲۳/ مارچ، یومِ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور یومِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، وغیرہ کے موقعوں پر کیا جاتا ہے۔ مزید براں اگر حکومت کسی خاص موقعے پر پرچم لہرانے کا اعلان کرے تو قومی پرچم لہرایا جاتا ہے۔'' باجی نے تفصیلاً بتایا۔

''کیا پرچم صرف لہرانے کے کام آتا ہے؟'' اسد نے پوچھا۔ ''یوں تو پرچم صرف لہرانے کے کام آتا ہے مگر وہ عظیم شخصیات جنھوں نے قوم کے وقار کو بلند رکھنے کے لیے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ہو، ان کی میت کو بھی قومی پرچم میں لپیٹ کر دفن کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ بہت بڑا اعزاز اور ان خدمات کا اعتراف ہے، جو اس شخصیت نے اپنے ملک و قوم کی ترقی اور سربلندی کے لیے انجام دی ہوں۔'' باجی نے بتایا۔

''باجی! یہ اعزاز اب تک کن کن لوگوں کو حاصل ہوا ہے؟'' سارہ نے اپنا کام چھوڑ کر دل چسپی سے پوچھا۔ باجی اس کا اشتیاق دیکھ کر مسکرائیں اور بولیں: ''قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک یہ اعزاز بے شمار مشہور شخصیات کو حاصل ہوا ہے۔ ان میں قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ، لیاقت علی خان، محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا، وغیرہ اور نشانِ حیدر حاصل کرنے والے شہدا قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے برعکس مشہور قومی شخصیات کی وفات پر سوگ منانے کے لیے قومی پرچم کو سرنگوں بھی کیا جاتا ہے۔'' ''سرنگوں کرنے کا کیا مطلب ہے؟'' سوالات پوچھنے کے شوقین اسد نے حیرانی سے پوچھا۔ باجی نے پیار سے اس کے سر پر ایک چپت لگائی اور بولیں: ''آپ کے سوالات کا کٹورا کبھی خالی نہیں ہوتا۔ تو سنو! سرنگوں ہونے سے مراد ہے سر کو نیچے جھکانا۔ پرچم کے سرنگوں ہونے سے مراد پرچم کی ایسی حالت ہے، جب اسے مستول کے نصف حصے تک اتار لیا جاتا ہے۔ مستول اس بانس کو کہتے ہیں، جس کے سرے پر قومی پرچم لہرایا جاتا ہے۔ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور لیاقت علی خان کے یومِ وفات پر قومی پرچم سرنگوں رہتا ہے یا پھر کسی خاص موقع پر، جس کا حکومت اعلان کرے۔''

برائے اساتذۂ کرام: بچوں کو قومی پرچم کے آداب کے بارے میں بتائیں۔ انھیں بتائیں کہ قومی پرچم کی عزت و توقیر وطنِ عزیز میں بسنے والے ہر فرد پر فرض ہے۔
سبق پڑھاتے ہوئے ''پڑھنے کے دوران میں'' کے تحت دیے گئے سوالات بھی بچوں سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کے فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔

NOT FOR SALE

''باجی! ہم اکثر پڑھتے اور سنتے ہیں کہ قومی پرچم کا احترام کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ بتائیں کہ ہم قومی پرچم کا احترام کیسے کر سکتے ہیں؟'' سعد نے سوال کیا۔ ''آپ نے بہت عمدہ سوال پوچھا ہے۔'' باجی نے سعد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا اور پھر بولیں: ''۱۴/ اگست کے موقعے پر ہم اپنے گھروں اور بازاروں کو جھنڈوں اور جھنڈیوں سے سجاتے ہیں مگر افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہم پھر ان جھنڈیوں کو اتارنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ قومی پرچم دن رات لہراتا رہتا ہے۔ جھنڈیاں ٹوٹ کر زمین پر گرتی رہتی ہیں۔ یہ سب قومی پرچم کے آداب کے خلاف ہے۔ قومی پرچم کو طلوعِ آفتاب کے بعد لہرانا اور غروبِ آفتاب سے پہلے اتار لینا چاہیے۔ مزید براں جھنڈیوں کو اُتار کر احتیاط سے رکھ لینا چاہیے تاکہ وہ قدموں تلے نہ آئیں اور ان کی بے حرمتی نہ ہو۔ قومی پرچم لہراتے وقت ہمیشہ اس کی طرف رخ کر کے احترام سے کھڑے ہونا چاہیے۔ اگر کبھی کسی دوسرے ملک کے پرچم کے ساتھ قومی پرچم لہرانا ہو تو اسے سب سے پہلے لہرانا اور اُتارتے وقت سب سے آخر میں اتارنا چاہیے۔ اگر قومی پرچم زیادہ ممالک کے پرچموں کے ساتھ لہرانا مقصود ہو تو اسے سب کے درمیان سے اور باقی پرچموں سے تھوڑا بلند رکھنا چاہیے۔''

آئیں مزید جانیں

- آزادی سے تین دن قبل ۱۱/ اگست ۱۹۴۷ء کو دستور ساز اسمبلی نے پاکستان کے قومی پرچم کے نمونے کی منظوری دی تھی۔

یوں باتیں کرتے وقت گزرنے کا پتا ہی نہ چلا اور سب پودوں کے پتوں پر قومی پرچم اپنی بہار دکھانے لگے۔ رات ہو چکی تھی۔ سب نے کھانا کھایا اور پھر سو گئے۔

۱۴/ اگست کی صبح بہت روشن تھی۔ سب بچے تیار ہو کر ابو جان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر شہر کی سیر کو نکلے۔ پورا شہر دُلھن کی طرح سجا ہوا تھا۔ شہر بھر میں جشن کا سماں تھا۔ سب سے پہلے وہ مزارِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پر پہنچے۔ فاتحہ خوانی کے بعد وہ مینارِ پاکستان گئے۔ وہاں لوگوں کا جمِ غفیر تھا۔ سب بچے بہت خوش تھے۔ آزادی کی مختلف تقریبات دیکھنے کے بعد شام سے تھوڑا پہلے وہ سب گھر پہنچے۔

شام کو گھر کی چھت پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ پرچم کے اردگرد جب قومی پرچموں پر مشتمل گملے رکھے گئے تو سب گھر والے اتنا حسین منظر دیکھ کر چند لمحوں کے لیے انگشت بدنداں رہ گئے۔ سب نے بچوں کو اس کارنامے پر شاباش دی۔ قومی نغموں پر پتے اور پرچم یوں جھوم رہے تھے کہ جیسے وہ بھی مسکرا کر سب کو آزادی کی مبارک باد دے رہے ہوں۔ یہ دل کش منظر دیکھ کر بچوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ باجی نے بے ساختہ کہا: ''اللہ کرے کہ ہمارا پرچم یوں ہی بلند رہے اور ہم آزادی کے متوالے اس کی حفاظت کے لیے ہمیشہ سینہ سپر رہیں۔'' ''آمین!'' سب بچوں نے یک زبان ہو کر کہا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- پاکستان کے قومی پرچم کا نمونہ سید امیر الدین قدوائی نے تیار کیا تھا۔
- ہمارا قومی پرچم ہماری آزادی، خود مختاری اور وقار کی علامت ہے۔
- ہمیں اپنے قومی پرچم کے وقار کا خیال رکھنا ہے۔

برائے اساتذۂ کرام: ''آئیں مزید جانیں'' کے تحت دی گئی اضافی معلومات بھی بچوں کو موقع محل کی مناسبت سے دی جائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بے چین	بے تاب، بے قرار	جانب	طرف	نوید	خوش خبری
منفرد	الگ، جدا	مظہر	ظاہر کرنے والا	غمازی کرنا	ظاہر کرنا
کوئی کسر اٹھا نہ رکھنا	کوئی کمی نہ چھوڑنا	نصف	آدھا	عمدہ	اعلیٰ، بہتر
بے حرمتی	توہین	وقار	عزت، آبرو	انگشت بدنداں ہونا	حیرت، تعجب میں ڈوب جانا

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) بچے بے چینی سے کس کا انتظار کر رہے تھے اور کیوں؟

(ب) پاکستان کے قومی پرچم کا نمونہ کس نے تیار کیا تھا؟

(ج) پاکستانی پرچم میں موجود سبز اور سفید رنگ کس بات کی عکاسی کرتے ہیں؟

(د) قومی پرچم کس وقت لہرانا اور کس وقت اتار لینا چاہیے؟

(ہ) پاکستان کا قومی پرچم کس بات کا مظہر ہے؟

(و) ہمیں اپنے وطن کی ترقی کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۱ کے تحت دیے گئے الفاظ کا بچوں کو درست تلفظ اور مطلب بتائیں۔ بعد ازاں بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں۔ سوال نمبر ۲ کے تحت دیے ہوئے سوالات کے جوابات پہلے بچوں سے زبانی سنیں، پھر کاپی میں لکھوائیں۔

۳۔ سبق کے مطابق درست لفظ لکھ کر خالی جگہ پر کریں۔

۱۴ اگست کے دن غلامی کی ________ ٹوٹی تھیں۔

پاکستانی پرچم پر موجود ہلال ہماری ترقی کی ________ کرتا ہے۔

مستول اس ________ کو کہتے ہیں، جس کے سرے پر قومی پرچم لہرایا جاتا ہے۔ ہے۔

مشہور قومی شخصیات کی وفات پر سوگ منانے کے لیے قومی پرچم کو ________ بھی کیا جاتا ہے۔

ہر آزاد قوم قومی دن کے موقعے پر اپنا ________ لہراتی ہے۔

بات سے نکلے بات

۴۔ آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ یومِ آزادی کس طرح سے مناتے ہیں اور اس دن کیا خاص اہتمام کرتے ہیں؟

۵۔ سبق "قومی پرچم" سے متعلق آپس میں بات چیت کریں اور اس کے اہم نکات بیان کریں۔

قواعد سیکھیں

۶۔ درج ذیل فعل ماضی کی اقسام کی نشان دہی کریں۔

اس نے سوال حل کیا۔	
میں کھانا کھا چکا ہوں۔	
اس نے امتحان کی تیاری کر لی ہے۔	
وہ خط لکھ چکا تھا۔	
میں نے میچ میں حصہ لیا۔	

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۴ اور ۵ سے متعلق بچوں سے بات چیت کریں۔ ہر بچے کو رائے کے اظہار کا موقع دیں۔
سوال نمبر ۶ کی سرگرمی سے قبل بچوں سے اسم صفت اور اس کے درجوں کا مطلب پوچھیں۔ بعد ازاں تحریری کام کروائیں۔

Scanned with CamScanner

۷۔ کالم (الف) میں دیے گئے جملوں میں سے خطاب، لقب، تخلص، کنیت اور عرف کی نشان دہی کریں اور کالم (ب) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
فضلو چاچا ایک محنتی انسان ہیں۔	
مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا کا مزار کراچی میں ہے	
میر درد کو صوفی شاعر بھی کہا جاتا ہے۔	
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔	
حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بہت بڑے پیغمبر تھے۔	

کچھ نیا لکھیں

۸۔ چارٹ اور مختلف رنگوں کی مدد سے اپنے دوست کے لیے دعوت نامہ بنائیں اور اسے اپنے اسکول میں منعقد ہونے والی یومِ آزادی کی تقریب میں آنے کی دعوت دیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۹۔ اخبارات، جرائد یا دیگر ذرائع ابلاغ کی مدد سے پاکستان کو درپیش مسائل کی نشاندہی کر کے ان کے حل کے لیے مؤثر تجاویز لکھیں اور اپنا کام جماعت کے کمرے میں پیش کرتے ہوئے اس کی وضاحت کریں۔

۱۰۔ چارٹ پر قومی پرچم کی تصویر بنا کر اس میں رنگ بھریں اور اس کے نیچے پرچم کے آداب لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

۱۱۔ ''میرا ملک میری جنت'' کے عنوان پر تقریر تیار کر کے جماعت کے کمرے میں پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۹ اور ۱۰ کی سرگرمیوں کے لیے بچوں کی مدد اور رہ نمائی کریں۔ سوال نمبر ۱۱ کی سرگرمی کے لیے جماعت کے کمرے میں تقریری مقابلے کا اہتمام کریں۔ موضوع سے متعلق تقریر تیار کرنے میں بچوں کی مدد اور رہ نمائی کریں۔ جیتنے والے بچوں کو انعامات بھی دیے جاسکتے ہیں۔

NOT FOR SALE

سبق ۱۹

زراعت کی اہمیت

پڑھنے سے پہلے
- کھیتی باڑی کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟
- پاکستان کی زیادہ تر آبادی کہاں رہتی ہے؟

اہم الفاظ: زرخیز، زرعی شعبہ، میکانکی، مشینری، آب رسانی، کاشت کار، اجناس، خود کفیل

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:
- سُن کر معلومات اخذ کر سکیں اور سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- زبانی اظہارِ خیال کر سکیں۔
- فعل ماضی کی اقسام کو پہچان کر استعمال کر سکیں۔
- طویل عبارت کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- نثر پڑھ کر خلاصہ لکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو انتہائی زرخیز زمین عطا کی ہے۔ ملک کے ۶۷.۵ فی صد لوگ دیہات میں رہتے ہیں جن کی اکثریت زراعت کے شعبے سے منسلک ہے۔ زراعت کو پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ ملک کی مجموعی پیداوار کا ۲۴ فی صد زراعت دے رہا ہے۔ پاکستان کا زرعی شعبہ پورے ملک کو غذا فراہم کرتا ہے۔ ہماری صنعتوں کا پہیا بھی زرعی شعبے کی بنیاد پر چل رہا ہے۔ کیونکہ صنعتوں کے لیے خام مال بھی زرعی شعبے ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر یہ خام مال اپنے ملک سے میسر نہ آسکے، تو پھر اسے دوسرے ممالک سے مہنگے داموں خریدنا پڑے گا۔ اس لیے زرعی شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرنا از حد ضروری ہے۔ جدید اصول اپنا کر فی ایکڑ پیداوار کا تناسب بڑھایا جاسکتا ہے۔

اب ہمارے ہاں میکانکی زراعت کا طریقہ رائج ہوتا جا رہا ہے۔ جس میں مصنوعی کھاد، کیڑے مار ادویہ، ٹریکٹر، تھریشر اور ہارویسٹر وغیرہ کا استعمال شامل ہے۔ ہمارے کاشت کار جو ہل اور بیلوں کی جوڑی کے ذریعے سے کھیتی باڑی کرنے کے عادی تھے، ان کو ان طریقوں سے ہم آہنگ ہونے میں وقت لگا۔ اب وہ مصنوعی کھاد کے استعمال سے واقف ہو گئے ہیں۔ کیڑے مار ادویہ بھی استعمال ہونے لگی ہیں۔ اس کے علاوہ جدید مشینری کا استعمال بھی اب عام ہے جس کے نتیجے میں ہمارا کسان کسی ترقی یافتہ ملک کے کسان کی طرح مطلوبہ نتائج عمدگی سے حاصل کر رہا ہے۔

زراعت کے لیے بنیادی چیز آب رسانی ہے۔ پاکستان میں دنیا کا بہترین نہری نظام ہے۔ اس نہری نظام کو بہتر بنانے کے لیے ساٹھ کی دہائی تک کافی کام ہوا ہے۔ بعد میں سندھ طاس کے منصوبے کے تحت مختلف ڈیم، بیراج اور نہریں تعمیر کر کے آب رسانی کو بہتر اور یقینی بنایا گیا۔ رابطہ

برائے اساتذہ کرام: سبق کا متن پڑھانے سے قبل ''پڑھنے سے پہلے'' کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

نہریں بھی نکالی گئیں۔ دوسرے پانچ سالہ منصوبے میں ٹیوب ویلوں کی تعمیر اور تنصیب پر زیادہ توجہ دی گئی۔ ان سب ترقیاتی کاموں کے باعث فراہمی آب میں سالانہ اوسطاً ۲.۱۴ فی صد اضافہ ہوا ہے۔

حکومت زرعی مسائل کے حل کے لیے عملاً کوشش کرتی رہتی ہے، مثلاً زرعی ترقیاتی بنک و دیگر بنکوں کے ذریعے سے چھوٹے کاشت کاروں کو بلاسود قرضے دیے جاتے ہیں۔ کیمیائی کھاد کی مقدار اور معیار کو بڑھانے کے لیے نئے کارخانے لگائے جا رہے ہیں۔ زرعی تحقیق کے لیے فیصل آباد، راولپنڈی، پشاور اور ٹنڈو جام کی یونی ورسٹیاں کام کر رہی ہیں۔ اسلام آباد میں ایگریکلچر ریسرچ کونسل کام کر رہی ہے۔ حکومت وقتاً فوقتاً زرعی پیداوار کی قیمتیں مقرر کرتی رہتی ہے تاکہ کسانوں کو محنت کا جائز صلہ ملتا رہے۔ حکومت کے ان اقدامات سے پیداوار بہتر ہو رہی ہے۔ اس کے باوجود مزید اقدامات کی ضرورت ہے، جو یہ ہو سکتے ہیں:

(۱) زراعت کی تعلیم عام کرنا تاکہ زرعی مسائل کے حل کے لیے سائنسی بنیادوں پر کام کیا جا سکے۔

(۲) کاشت کار اور مالکِ زمین کے درمیان خوش گوار تعلقات قائم کرنا۔

(۳) زرعی سہولتوں کی فراہمی۔ (۴) اندرونِ ملک زرعی آلات کی تیاری۔

(۵) بنجر زمین کو زیرِ کاشت لانے کے اقدامات۔ (۶) آب پاشی کے نظام کو وسعت دینا۔

(۷) زرعی پیداوار کی مناسب قیمت وصول کرنے کے لیے منڈیوں کی اصلاح کر کے انھیں منظم اور مکمل بنایا جائے۔

(۸) نئی نہریں بنائی جائیں۔ چھوٹے، بڑے بند تعمیر کرنے کے ساتھ ساتھ پانی کے زمینی ذخائر کو استعمال میں لانے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے ملک کا کسان نہ صرف جدید مشینی ذرائع حاصل کرے، بلکہ اسے حکومت وسائل اور رہ نمائی بھی مہیا کرے، تاکہ ہمارا زرعی شعبہ خوش حالی اور ترقی کے راستے پر گامزن ہو سکے اور ہم غذائی اجناس میں خود کفیل ہو سکیں۔

آئیں مزید جانیں

- پاکستان کا نہری نظام دنیا کا سب سے بہترین اور منظم نہری نظام ہے۔
- پاکستان کی ۶۰ فی صد آبادی زراعت سے وابستہ ہے اور اسی نہری نظام سے استفادہ کرتی ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- دیہات کی بیش تر آبادی زراعت کے شعبے سے وابستہ ہے۔
- جدید اصول اپنا کر زرعی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔
- حکومت کے تعاون سے زرعی شعبے میں بہتری آسکتی ہے۔

برائے اساتذۂ کرام: متن پڑھاتے ہوئے ''پڑھنے کے دوران میں'' کے سوالات بھی مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ بچوں سے متن کی خواندگی کروائیں ساتھ ساتھ بچوں کو مشکل الفاظ کے معانی بھی بتاتے جائیں۔

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
منسلک	جُڑا ہوا	استوار	مضبوط، مستحکم
رائج ہونا	جاری ہونا، رواج ہونا	ہم آہنگ	مطابق
مطلوبہ	طلب کیا گیا	تنصیب	نصب کرنا، لگانا
مقرر	طے شدہ	صلہ	انعام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو کیسی زمین عطا کی ہے؟

(ب) فی ایکڑ پیداوار کا تناسب کیسے بڑھایا جا سکتا ہے؟

(ج) پاکستان کا نہری نظام کیسا ہے؟

(د) اب زراعت کا کون سا طریقہ رائج ہوتا جا رہا ہے؟

(ہ) زرعی پیداوار میں بہتری کے لیے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟

۳۔ مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

الف) زراعت کو پاکستان کی ______ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔

ب) ملک کے ______ فی صد لوگ زراعت سے منسلک ہیں۔

برائے اساتذۂ کرام: ''خاص الفاظ'' کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ بچوں سے ان الفاظ کے جملے بنوائیں تاکہ وہ روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کا استعمال کر سکیں۔ ''تفہیم'' کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

Scanned with CamScanner

ج) زرعی شعبہ پورے ملک کو ________ فراہم کرتا ہے۔

د) دوسرے پانچ سالہ منصوبے میں ________ کی تعمیر پر توجہ دی گئی ہے۔

ہ) اسلام آباد میں ________ کونسل کام کر رہی ہے۔

بات سے نکلے بات

۴۔ ''زراعت پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔'' اس موضوع پر طلبہ آپس میں گفت گو کریں۔

قواعد سیکھیں

۵۔ ان فقروں میں فعل ماضی کی اقسام کو پہچان کر ان فقروں کے آگے لکھیں۔

- وہ ورزش کرتا تھا۔ [ ]
- کاش! میں تمھاری بات مان لیتا۔ [ ]
- وہ اس وقت تک گاڑی پکڑ چکا ہوتا۔ [ ]
- میں گاڑی چلاتا تھا۔ [ ]
- اُف! وہ پھر ناکام ہو گیا۔ [ ]
- سلیم نے اپنا حصّہ لے لیا ہوگا۔ [ ]

کچھ نیا لکھیں

۶۔ زرعی پیداوار میں بہتری کے لیے پانچ اقدامات اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۷۔ سبق ''زراعت کی اہمیت'' کا خلاصہ لکھیں۔

یاد رکھیں!

- پاکستان میں تقریباً ۲۷ ملین ایکڑ رقبے پر گندم کاشت کی جاتی ہے۔ اس کا پیداواری تخمینہ ۲۶ ملین ٹن سالانہ ہے۔ اس وقت پاکستان میں گندم کی فی ایکڑ پیداوار ۳۷ من کے قریب ہے۔

کرنے کے کام

۸۔ پاکستان کی اہم فصلوں کو ایک چارٹ پر خوش خط لکھیں۔

سبق ۲۰
بارش کا پہلا قطرہ

اہم الفاظ: گھنگھور، جرأت، محیط، شناور، جانفشانی، پیروی، موسلا دھار، خیاباں

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم پڑھ کر مرکزی خیال بیان کر سکیں۔
- نظم کے اشعار کی تشریح کر سکیں۔
- نظم و نثر کو منشا اور مقصد کے حوالے سے سمجھ کر درست اُتار چڑھاؤ اور روانی سے پڑھ سکیں۔
- کہانی لکھ سکیں۔
- رسمی و غیر رسمی خط لکھ سکیں۔
- واحد جمع پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔

پڑھنے سے پہلے

- کیا کبھی آپ نے گروہی صورت میں کام کیا ہے؟ اس وقت آپ کیسا لگا تھا اور کیوں؟
- مل جل کر کام کرنے کے دو فوائد بتائیں۔

گھنگور گھٹا تُلی کھڑی تھی — پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی
ہر قطرے کے دل میں تھا یہ خطرہ — ناچیز ہوں میں غریب قطرہ
کیا کھیت کی میں بجھاؤں پیاس — اپنا ہی کروں گا ستیاناس
آتی ہے برسنے سے مجھے شرم — مٹی پتھر تمام ہیں گرم
ہر قطرے کے دل میں تھا یہ غم — سرگوشیاں ہو رہی تھیں باہم
کھچڑی سی گھٹا میں پک رہی تھی — کچھ کچھ بجلی چمک رہی تھی
اِک قطرہ کہ تھا بڑا دلاور — ہمّت کے محیط کا شناور
بولا للکار کر کہ آؤ — میرے پیچھے قدم بڑھاؤ

برائے اساتذہ کرام: نظم پڑھانے سے قبل ''پڑھنے سے پہلے'' کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ بچوں سے نظم کی بلند خوانی درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے کروائیں۔ انھیں مشکل الفاظ کا درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔ بچوں کو اتحاد و اتفاق کا مفہوم اور اس کی ضرورت و اہمیت کے بارے میں بتائیں۔ بچوں کو بتائیں کہ کسی بھی کام کے لیے جرأت اور اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ مل جل کر رہنے اور کام کرنے سے انسان بڑی بڑی مشکلات پر آسانی سے قابو پا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM

ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

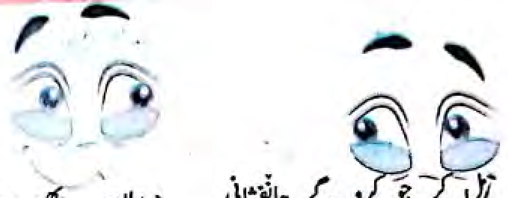

پڑھنے کے دوران میں

- شاعر نے دلاور قطرے کے کہا ہے اور کیوں؟
- جانفشانی سے کیا مراد ہے؟

مِل کر جو کرو گے جانفشانی　　میدان پہ پھیر دو گے پانی
کہتا ہُوں یہ سب سے برملا میں　　آتے ہو تو آؤ لو چلا میں
یہ کہہ کے وہ ہو گیا روانہ　　"دُشوار ہے جی پہ کھیل جانا"
دیکھی جرأت جو اُس سخی کی　　دو چار نے اور پیروی کی
پھر ایک کے بعد ایک لپکا　　قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا
آخر قطروں کا بندھ گیا تار　　بارش لگی ہونے مُوسلا دھار
پانی پانی ہوا بیاباں　　سیراب ہوئے چمن خیاباں
جرأت قطرے کی کر گئی کام　　باقی ہے جہاں میں آج تک نام
اے صاحبو! قوم کی خبر لو　　قطروں کا سا اتّفاق کر لو
قطروں ہی سے ہو گی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

(اسمٰعیل میرٹھی)

آئیں مزید جانیں

- ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریم ﷺ نے ایک انصار کو ایک مہاجر کا بھائی بنا دیا۔ اسے "مواخات مدینہ" کہتے ہیں اور اس کی نظیر پوری دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔

یاد رکھنے کی باتیں

- اگر ہر فرد مشکل سے گھبرائے تو کوئی اہم کام نہیں کیا جا سکتا۔
- مشکل کام کو کرنے کے لیے ہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک فرد پہل کرے تو باقی ساتھ مل جاتے ہیں۔ مل جل کر کام کرنے سے کوئی مشکل، مشکل نہیں رہتی۔

برائے اساتذۂ کرام: بچوں کو بتائیں کہ قرآن مجید میں اللّٰہ تعالیٰ نے بھی اتحاد و اتفاق کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ بچوں کو مل جل کر رہنے کی ترغیب دیں۔ انھیں قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول "ایمان، اتحاد اور تنظیم" کے بارے میں بتائیں اور اس کی وضاحت کریں۔ بچوں کو اتفاق سے متعلق کوئی کہانی بھی سنائی جا سکتی ہے۔

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بوند	قطرہ	گھنگھور	گہرا، خوفناک
محیط	احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا	دلاور	بہادر
للکار	بلند آواز	ستیاناس	تباہی، بربادی
دشوار	مشکل	جاں فشانی	بے حد محنت و مشقت
خیاباں	کیاری، پھلواری	سرگوشیاں	سرگوشی کی جمع، چپکے چپکے بات کرنا

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) ہر قطرہ خود کو ناچیز اور کم تر کیوں تصور کر رہا تھا؟
(ب) دلاور قطرے نے کیا کہا؟
(ج) سخی قطرے کی جرأت دیکھ کر باقی قطروں نے کیا کیا؟
(د) اس نظم سے کیا اخلاقی سبق ملتا ہے؟
(ہ) اگر آپ چھوٹے قطرے کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟
(و) آپ کو اس نظم کا کون سا شعر سب سے زیادہ پسند آیا اور کیوں؟

برائے اساتذۂ کرام: سوال نمبر ۱ کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات پہلے بچوں سے زبانی سنیں، پھر کاپی میں لکھوائیں۔ سوال نمبر ۲ کی سرگرمی سے قبل بچوں سے نظم کا مرکزی خیال سنیں۔ بعد ازاں تحریری کام کروائیں۔

۳۔ بے ترتیب الفاظ کو درست ترتیب دے کر مصرعے مکمل کریں۔

[illegible]	______
جرأت کام قطرے کی گئی کر	______
پیاس کیا کھیت کی بُجھاؤں میں	______
مُحیط کے ہمت کا شناور	______
بوند پر تھی ابھی نہیں پڑی	______

بات سے نکلے بات

۴۔ اس نظم میں شاعر نے ہمیں جو پیغام دیا ہے، اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۵۔ آپس میں بات چیت کریں اور نظم کے پہلے حصے اور دوسرے حصے کی سوچ کا موازنہ کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کریں۔

قواعد سیکھیں

۶۔ کالم (الف) میں دیے گئے واحد کی جمع کالم (ب) میں سے تلاش کر کے کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
فاتح	معلمین	______
مسلم	مفسرین	______
معلم	فاتحین	______
مفسر	ماہرین	______
ماہر	مسلمین	______

برائے اساتذۂ کرام
سوال نمبر ۴ اور ۵ سے متعلق بچوں سے بات چیت کریں۔ ہر بچے کو اظہارِ خیال کا موقع دیں تاکہ بچے موضوع سے متعلق اپنا مافی الضمیر احسن طور پر بیان کر سکیں۔
سوال نمبر ۶ کی سرگرمی سے قبل بچوں کو عربی قاعدے سے واحد کی جمع بنانے کا طریقہ بتائیں۔ انھیں بتائیں کہ اگر واحد اسم مذکر ہو تو اس کے آخر میں ''ین'' لگانے سے اس کی جمع بن جاتی ہے۔

۷۔ جملوں کے سامنے دیے گئے الفاظ کی جمع بنا کر خالی جگہ پُر کریں۔

- احمد نے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی ______ پڑھیں۔ — حکایت
- ٹریفک کے قوانین کی پابندی نہ کرنے کے باعث ______ پیش آتے ہیں۔ — حادثہ
- اسمِ صفت کے تین ______ ہیں۔ — درجہ
- مقدمے کی ______ جان کر جج نے فیصلہ سنایا۔ — تفصیل
- قرآن مجید میں کُل ۶۶۶۶ ______ ہیں۔ — آیت
- ہمیں ماہِ رمضان میں ______ کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ — عبادت

کچھ نیا لکھیں

۸۔ دی گئی تصویروں کو غور سے دیکھ کر کہانی بنا کر لکھیں۔ نیز اس کا کوئی موزوں عنوان تحریر کریں اور اخلاقی سبق بھی تجویز کریں۔

برائے اساتذۂ کرام
سوال نمبر ۷ کے تحت دیے گئے جملے تختۂ تحریر پر لکھ کر ان کی بلند خوانی کروانے کے بعد بچوں سے الفاظ کی جمع پوچھیں، پھر جملوں میں درست جمع الفاظ لکھوا کر خالی جگہ پُر کروائیں۔
سوال نمبر ۸ کے تحت دی ہوئی تصویروں سے متعلق بچوں سے بات چیت کریں، پھر بچوں کے مختلف گروہ بنا دیں اور انھیں ان تصاویر سے متعلق کہانی بنانے اور سنانے کے لیے کہیں۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

۹۔ نظم "بارش کا پہلا قطرہ" کو کہانی کی صورت میں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۱۰۔ چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں اور اسے محنت کرنے کی تلقین کریں۔

۱۱۔ دیے گئے اشعار کی تشریح لکھیں۔

پھر ایک کے بعد ایک لپکا
قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا

آخر قطروں کا بندھ گیا تار
بارش لگی ہونے مُوسلا دھار

پانی پانی ہوا بیاباں
سیراب ہوئے چمن خیاباں

تھی قحط سے پائمال خلقت
اس مینھ سے ہوئی نہال خلقت

ہمارے کرنے کے کام

۱۲۔ بارش سے سیپ کیسے بنتے ہیں؟ اس سے متعلق معلومات اکٹھی کر کے کاپی میں لکھیں اور جماعت کے کمرے میں ساتھیوں کو بتائیں۔

۱۳۔ دیے گئے عنوان پر تقریر تیار کر کے جماعت کے کمرے میں درست لب و لہجے اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پیش کریں۔

تقریر کا عنوان:

"فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں"

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۱۳ کے تحت دیے گئے موضوع سے متعلق تقریر تیار کرنے میں بچوں کی مدد کریں اور جماعت کے کمرے میں پیش کرنے کو کہیں۔ اس سرگرمی کے لیے بچوں کے تین گروہ بنا دیں۔ دو گروہ تقریر کریں اور تیسرا گروہ ان کی تقاریر غور سے سن کر ان کے اہم نکات نوٹ کرے اور مقررین کے مقصود کو اپنے الفاظ میں جماعت میں بیان کرے۔ بہترین مقرر کو کوئی انعام بھی دیا جا سکتا ہے۔

NOT FOR SALE

سبق ۲۱ اقبال کا شاہین

پڑھنے سے پہلے

- پاکستان کے پانچ معروف شاعروں کے نام بتائیں۔
- پاکستان کے قومی شاعر کون ہیں؟
- علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا پیغام کیا ہے؟

اہم الفاظ

محبوب تشبیہ استعارہ خودی قابلِ تقلید سخت کوشی فقر و استغنا عزم

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- روزمرہ / محاورہ / کہاوتوں / ضرب الامثال کا مفہوم سمجھتے ہوئے عبارت پڑھ سکیں۔
- زبانی اظہارِ خیال کر سکیں۔
- مشابہ الفاظ کو پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔
- نظم / نثر پارے کو درست تلفظ اور آہنگ کے ساتھ پیش کر سکیں۔
- نظم یا نثر پڑھ کر خلاصہ / مرکزی خیال لکھ سکیں۔

شاہین علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا پسندیدہ اور محبوب پرندہ ہے۔ اُن کے کلام میں جگنو، پروانہ، بلبل، کبوتر، ہرن وغیرہ کا ذکر بھی آیا ہے، لیکن ان کی شاعری میں شاہین کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی اور پرندے یا جانور کو حاصل نہیں۔ گو کہ ان کی شاعری میں شاہین ایک علامت، تشبیہ یا استعارہ ہے، لیکن یہ محض شاعرانہ تشبیہ نہیں ہے، بل کہ اقبال کی فکر میں شاہین کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔ وہ شاہین کو نوجوانوں کے لیے کیوں قابلِ تقلید قرار دیتے ہیں؟ اس بات کی وضاحت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی ظفر احمد صدیقی کے نام اپنے ایک خط میں خود کی ہے۔ لکھتے ہیں:

"شاہین کی تشبیہ محض شاعرانہ تشبیہ نہیں، اس پرندے میں اسلامی فقر کی تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ خوددار اور غیرت مند ہے کسی اَور کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا۔ دُنیا کا حریص نہیں ہے اس لیے آشیانہ نہیں بناتا۔ اس کی نظر تیز اور پرواز بلند ہے۔"

اقبال اپنی قوم کے نوجوانوں میں ایسی ہی صفات دیکھنا چاہتے ہیں۔ اقبال کی نظر میں شاہین کے علاوہ کوئی اور پرندہ ایسا نہیں جو نوجوانوں کے لیے قابلِ تقلید نمونہ بن سکے۔

اقبال نے شاہین کو جن خوبیوں کی وجہ سے پسندیدہ پرندہ قرار دیا ہے، ان میں سے ایک فقر ہے۔ فقر، اقبال کے نزدیک بڑی خصوصیت ہے۔ جس طرح شاہین کسی اور کی غلامی نہیں کر سکتا اسی طرح درویش شاہوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ یہاں فقر سے اقبال کی مراد غربت، تنگ دستی اور ترکِ دُنیا نہیں ہے، بل کہ وہ اُس فقر پر زور دیتے ہیں جس کے سبب دل سے دنیا کی حرص و ہوس اور لالچ نکل جاتا ہے۔ اقبال کی نظر میں انسان دنیا میں مال و اسباب جمع کرنے اور آرام و راحت کی زندگی گزارنے کے لیے نہیں آیا، بلکہ انسان کا مقصد اس سے کہیں بلند تر ہے۔ شاہین بلند پرواز ہے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ شاہین کی اس ادا کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

برائے اساتذہ کرام: بچوں سے "پڑھنے سے پہلے" کے سوالات کے جوابات حاصل کریں۔ اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ بچے اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کتنا جانتے ہیں۔ اسی حساب سے اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی حیات و خدمات پر مختصراً روشنی ڈالیں۔ پھر سبق پڑھائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

گزر اوقات کر لیتا ہے یہ کوہ و بیاباں میں
کہ شاہیں کے لیے ذِلّت ہے کارِ آشیاں بندی

ان کے خیال میں جب نوجوانوں میں عقابی روح پیدا ہوتی ہے تب انھیں اپنی منزل آسمانوں میں نظر آتی ہے۔

عُقابی رُوح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کو شاہین کہ کر دنیا کی جھنجھٹوں میں پھنسنے کے بجائے بلند پرواز کا درس دیتے ہیں۔

قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بُو پر
چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں
تُو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کی تن آسانی، کاہلی اور سستی پر تشویش کا اظہار کرتے، سخت کوشی، محنت اور جدوجہد کی تعلیم دیتے ہیں:

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخِ زندگانی انگبیں
جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اِک بہانہ

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو جمال نہیں جلال پسند ہے۔ وہ کمزوری، بے بسی اور بزدلی کو ناپسند کرتے ہیں۔ قوت وتوانائی اور عزم وہمت کی بدولت وہ شاہین کو طاؤس، کبوتر اور بلبل جیسے خوب صورت اور خوش آواز پرندوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ ابوالعلا مُعری کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ گوشت نہیں کھاتا تھا۔ ایک دفعہ اُس کے ایک دوست نے انھیں بُھنا ہوا تیتر بھیجا تا کہ ان کو گوشت کی ترغیب دی جائے۔ بُھنا ہوا تیتر جب معری کے سامنے لایا گیا تو بجائے خوش ہونے کے مُعری کہنے لگا:

افسوس، صد افسوس کہ شاہیں نہ بنا تُو
دیکھے نہ تری آنکھ نے فطرت کے اشارات
تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جُرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات!

پڑھنے کے دوران میں

- ابوالعلا معری کو اس کے دوست نے بھنا ہوا تیتر کیوں بھیجا؟
- علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو شاہین کیوں پسند ہے؟

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو شاہین اس لیے پسند ہے کہ اس میں وہ تمام صفات موجود ہیں جو ان کے نزدیک ایک مردِ مومن میں ہونی چاہییں۔ اس لیے علامہ اقبال نے اپنی قوم کے نوجوانوں کو شاہین بچے کہ کر مخاطب کیا اور ان کو اپنے آپ میں خودی، خودداری، فقر و استغنا، دوراندیشی اور بلند پروازی جیسی شاہینی صفات اختیار کرنے پر زور دیا۔

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خُدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نُورِ بَصیرت عام کر دے

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ صرف اسلام ہی ایک ایسی حقیقت ہے جو بنی نوع انسان کے لیے نجات اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر کائنات کی اہم ترین مخلوق قرار دیا ہے۔ جب تک مسلمانوں کو اپنی اس حیثیت اور عظمت کا احساس تھا، وہ عروج پر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ مسلم نوجوانوں کو اسی کھوئے مقام کے حصول کے لیے اسلاف سے جوڑنا چاہتے ہیں۔

وہ زمانے میں مُعزّز تھے مُسلماں ہو کر
اور تُم خوار ہوئے تارکِ قُرآں ہو کر

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کو امید دلاتے ہیں کہ اگر آپ نے عزم کر لیا، جدوجہد جاری رکھی اور اپنے آپ کو شاہینی صفات سے متّصف کیا تو پھر ساری کائنات آپ ہی کے لیے ہے۔

نہ تُو زمیں کے لیے ہے، نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے، تُو نہیں جہاں کے لیے

آئیں مزید جانیں

- ابوالعلا معری غیر معمولی ذہین شخص تھا۔ اس کا پورا نام ابوالعلا احمد بن عبداللہ بن سلیمان المعری تھا۔ قدیم شام کے علاقے مُعرّی میں ۹۷۳ء کو پیدا ہوا۔ اسی نسبت سے مُعری کہلایا۔ قوت حافظہ کا یہ عالم تھا کہ جو بات ایک دفعہ سُن لی، ساری عمر کے لیے دل پر نقش ہو گئی۔ اپنے وقت کا بہت بڑا ادیب، شاعر، فلسفی اور طنز نگار تھا۔ اس کی تصانیف، لزومیات میں رسالۃ الغفران (معافی نامہ) اور لزومیات بہت مشہور ہیں۔

یاد رکھنے کی باتیں

- خودداری، غیرت، تیز نظر اور بلند پروازی، جُہدِ مسلسل یہ وہ اوصاف ہیں جو شاہین میں پائے جاتے ہیں۔
- یہی صفات علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ مسلمان نوجوانوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔
- علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کو آرام و آسائش کی زندگی چھوڑ کر دنیا پر حکمرانی کے لیے جُہدِ مسلسل کی دعوت دیتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام: سبق خود پڑھ کر اس طرح سنائیں کہ بچے نظم و نثر کی پیش کش میں فرق جان سکیں۔ مشکل الفاظ و تراکیب کے معانی سمجھائیں، اشعار کا مفہوم واضح کر کے پیش کریں۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاون لوڈ کریں

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عروج	ترقی	نشیمن	آرام کی جگہ، گھونسلا
تشبیہ	ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند ظاہر کرنا: مثلاً شیر جیسا بہادر	قصر	محل، ایوان
استعارہ	کسی لفظ کو اصلی معنی کے بجائے کسی اور معنی میں استعمال کرنا جبکہ ان دونوں میں تشبیہ کا تعلق ہو۔ مثلاً کسی کو بہادری کی وجہ سے "شیر کی طرح بہادر" کہنے کے بجائے شیر کہنا۔	قناعت	تھوڑی چیز پر راضی رہنا
		حریص	لالچی
		انگبیں	شہد، میٹھا
		مرگِ مفاجات	وہ موت جو اچانک آجائے
قابلِ تقلید	پیروی کے قابل		

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو شاہین کیوں پسند ہے؟

(ب) ابوالعلامعری کے سامنے بھنا ہوا تیتر لایا گیا تو اُس نے کیا کہا؟

(ج) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نوجوانوں کو کیسے دیکھنا چاہتے تھے؟

(د) اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک انسان کی کامیابی اور نجات کس چیز میں ہے؟

(ہ) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے خیال میں مسلمان کیوں زوال پذیر ہوئے؟

(و) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو ترقی اور عروج کا کیا طریقہ بتایا؟

۳۔ سبق کے مطابق درست لفظ لگا کر جملے مکمل کریں۔

- شاہین کے علاوہ کوئی اور پرندہ ایسا نہیں جو نوجوانوں کے لیے ______ بن سکے۔
- شاہین کی ایک بڑی خوبی ______ ہے۔
- اقبال کی نظر میں انسان دنیا میں مال واسباب جمع کرنے اور ______ کی زندگی گزارنے نہیں آیا۔
- علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کمزوری، بے بسی اور بزدلی کو ______ کرتے ہیں۔
- جب تک مسلمانوں کو اپنی عظمت کا احساس تھا، وہ ______ پر تھے۔

بات سے نکلے بات

۴۔ دی گئی عبارت غور سے سنیں اور آخر میں دیے ہوئے سوالات کے جوابات دیں۔

قیامِ یورپ کے دوران میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں مغربی تہذیب کا باریک بینی سے مشاہدہ کیا وہاں انھوں نے فلسفے اور اسلامی علوم کا گہرا مطالعہ کیا۔ اسلام کے تاب ناک ماضی کی تاریخ بھی اُن کے سامنے تھی اور یورپ کی نمائشی اور کھوکھلی تہذیب بھی۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کی تہذیب انھیں متاثر نہ کر سکی۔ البتہ وہ مسلمانوں کی موجودہ زوال پر رنجیدہ تھے۔ انھیں مسلمانوں کی کاہلی اور بے عملی کا بڑا دُکھ تھا۔ اسی دُکھ نے ان کو مایوس نہیں کیا بلکہ ان کے لہجے میں دلوں کو تڑپا دینے والا درد پیدا کر دیا۔ یورپ سے وہ اسی جذبے، عزم اور فیصلے کے ساتھ واپس آئے کہ عالمِ انسانی بالخصوص ملّتِ اسلامیہ کو اپنی شاعری کے ذریعے سے عمل پر آمادہ کریں گے۔ انھوں نے اپنی شاعری میں یہ پیغام دیا ہے کہ دنیا کے تمام مسائل کا حل صرف اسی میں ہے کہ وہ عقیدۂ توحید کو اپنائیں اور تمام انسان ایک ملّت بن جائے۔ رنگ و نسل، ملک و قوم کے تمام امتیازات کو مٹا کر ایک عالم گیر انسانی برادری کا قیام عمل میں لائے۔ یہ ان کا مسلمانوں کے لیے مستقبل کا منصوبہ تھا۔ وہ یہ بات بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ نوجوان مستقبل کے معمار ہوتے ہیں۔ اسی لیے انھوں نے نوجوانوں کو خاص اہمیت دے کر انھیں اخوت، مساوات، خودی، جہدِ عمل اور حریت کا درس دیا۔

سوالات

۱۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یورپی تہذیب سے کیوں متاثر نہیں ہوئے؟
۲۔ یورپ سے واپسی پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا عزم کیا تھا؟
۳۔ مسلمانوں کے مستقبل کے لیے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا منصوبہ کیا تھا؟

برائے اساتذہ کرام: "بات سے نکلے بات" کے تحت دیا گیا اقتباس بچوں کو سنائیں۔ پھر آخر میں دیے ہوئے سوالات پوچھیں۔ یہ ایک طرف اس سرگرمی کا مقصد بچوں کو سننے کی صلاحیت کی نشوونما ہے دوسری طرف اس سے اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے پیغام کو سمجھانے میں مدد ملے گی۔

Scanned with CamScanner

قواعد سیکھیں

۵۔درج ذیل الفاظ کے متلازم لکھیں۔

پرندہ | شاہین | نوجوان | علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

۶۔درج ذیل متشابہ الفاظ کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ اُن کے معانی واضح ہو جائیں۔

پَل | پُل | تَلک | تُلک | جَگ | جُگ

ذرا | ذرہ | دَم | دُم

۷۔درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اسی طرح استعمال کریں کہ تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

جگنو | چٹان | منزل | لالچ | فطرت

کچھ نیا لکھیں

۸۔سبق اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے شاہین کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۹۔علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر مختصر مضمون لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۰۔آپ کو علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی جو نظم پسند ہے اُسے اپنی کاپی پر لکھیں اور یاد کریں۔

۱۱۔علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ پر ایک تقریر تیار کریں اور یوم اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر تقریری مقابلے میں پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۵ کے تحت بچوں سے دیے ہوئے الفاظ کے دو دو تین تین متلازم لکھوائیں۔ پھر ان متلازم کے زبانی جملے بنوائیں۔ سوال نمبر ۶ کے تحت بچوں سے پہلے متشابہ الفاظ درست تلفظ کے ساتھ پڑھوائیں۔ فرق پوچھیں۔ پھر جملے بنوائیں۔

جائزہ۔۴

سننا/بولنا

۱۔زراعت کو درپیش مشکلات اور اُن مسائل کے حل تجویز کریں۔

پڑھنا

۲۔دی ہوئی عبارت دُرست تلفظ کے ساتھ پڑھیں اور آخر میں دیے ہوئے سوالات کے جوابات بتائیں۔

لندن اور پیرس دونوں جگہ میں نے کتابوں کی دکانوں میں بچوں کو بھی خاصی تعداد میں دیکھا۔ اچھا! بچے کھلونوں کے علاوہ بھی کوئی چیز خریدنے بازار جاتے ہیں۔ خاص طور پر چھوٹے بچوں کو کتابوں کی تلاش میں دیکھ کر بڑی ہی خوشی ہوتی ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ جس بچے کو کتاب سے دل چسپی ہو جائے، وہ بڑا ہو کر ضرور عالم بنے گا۔ کتاب انسان کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔

اچھی عادتوں سے انسان کی زندگی بنتی ہے۔ جس قوم میں اچھی عادتوں کے لوگ کثرت سے ہوں، وہ قوم خوش حال ہوتی ہے..... اچھی عادتوں سے میری مراد اس قسم کی عادتوں سے ہے جیسے محنت کی عادت، دیانت کی عادت، کفایت کی عادت، خدمت کی عادت۔

لندن، اوکسفرڈ، کیمبرج اور پیرس میں، مَیں نے لوگوں کو مستعد اور محنتی پایا۔ وہ جو کام بھی کرتے ہیں بڑے خلوص اور استقلال سے کرتے ہیں، اور اس کام میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ ان کو آسانی سے پیسا یا نام کمانے کی جلدی نہیں ہوتی، اس لیے ان کی ساری توجہ کام کی طرف رہتی ہے اور وہ چوری اور کام چوری دونوں سے بچے رہتے ہیں۔ محنت اور کام کو عیب نہیں سمجھا جاتا۔

ہمیں دوسری قوموں سے محنت اور دیانت کا سبق حاصل کرنا چاہیے۔ ان میں جو برائیاں ہیں ہم ان کو نہ اپنائیں، لیکن جو خوبیاں ہیں انھیں ضرور اپنانا چاہیے۔

(مسعود احمد برکاتی کے سفرنامے "دو مسافر دو ملک" سے ماخوذ اقتباس)

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاون لوڈ کریں

سوالات

(۱) بڑی تعداد میں بچوں کو کتابوں کی دکانوں پر دیکھ کر مصنف کے ذہن میں کیا خیال آیا؟

(۲) کتاب کی اہمیت کے بارے میں مصنف کا کیا خیال ہے؟

(۳) مصنف کے نزدیک قوموں کی خوش حالی کا راز کن عادات میں پنہاں ہے؟

(۴) کام میں مہارت حاصل کرنے سے کیا مراد ہے؟

(۵) آپ اپنی تین اچھی عادات بتائیں۔

قواعد

۳۔ ان الفاظ کے آگے سابقے لگا کر مناسب الفاظ بنائیں۔

آباد	باز	رونق	خوش
	ادب	مراد	

اسم علم

ان کلمات میں اسم علم کی اقسام کی نشان دہی کریں۔

مرزا اسداللہ غالب	جیدا	ابن انشا
سر ڈاکٹر محمد اقبال	حیدر کرار	

لکھنا

۴۔ دانتوں کی صفائی کی اہمیت پر ایک مختصر مضمون لکھیں۔

۵۔ اپنے اسکول میں ۱۴ راگست کے پروگرام کا حال تحریر کریں۔

سبق ۲۲

دانت نکلوانا

پڑھنے سے پہلے

- طنز و مزاح سے کیا مراد ہے؟
- کسی ایک مزاح نگار کا نام بتائیے۔

اہم الفاظ: سادہ لوح قولنج دندان ساز راہ و رسم افاقہ کھینچا تانی

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- روانی اور مختلف لب و لہجے میں کی گئی گفتگو سن کر معنی و مفہوم اخذ کر سکیں۔
- نثر کو منشا اور مقصد کے حوالے سے سمجھ کر درست اُتار چڑھاؤ اور روانی سے پڑھ سکیں۔
- حروف فجائیہ (ندائیہ و تاسف) پہچان سکیں اور درست استعمال کر سکیں۔
- نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- متضاد الفاظ کو پہچان سکیں۔

شیکسپیئر نے ایک جگہ لکھا ہے کہ شاکر سے شاکر انسان بھی دانت کا درد برداشت نہیں کر سکتا۔ اس فقرے کو صرف وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جن کو شیکسپیئر یا میری طرح دانت کا درد ہوا ہو، ورنہ عام انسان تو اس فقرے کو پڑھ کر بے اختیار مسکرا دیتا ہے اور کہتا ہے: یہ شیکسپیئر بھی کتنا سادہ لوح آدمی تھا۔ اگر دانت کے درد کی بجائے قولنج کا درد یا جگر کا درد لکھ دیتا تو شاید میں مان جاتا، مگر دانت کا درد .... ! حتیٰ کہ کسی دن اس کو اچانک رات کے گیارہ بجے دانت کا درد آ دباتا ہے۔ پہلے پہلے وہ شاکر بننے اور شیکسپیئر کو جھٹلانے کی ناکام کوشش کرتا ہے اور دل کو یوں تسلی دیتا ہے کہ آخر غالب مرحوم نے بھی تو فرمایا ہے کہ: ''درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا''

پھر خواہ مخواہ پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر جب دو دن کے بعد یہ درد اُسے رات کو مطلقاً سونے نہیں دیتا تو اُسے شیکسپیئر کی بات کا کچھ کچھ یقین ہونے لگتا ہے اور تیسرے دن علی الصبح وہ اپنے آپ کو کسی دندان ساز کے ویٹنگ روم میں بیٹھا ہوا پاتا ہے۔

پڑھنے کے دوران میں

- ڈاکٹر صاحب نے بجلی سے دانت کیوں نہ نکالا؟
- انجکشن کے بارے میں مصنف کا کیا خیال ہے؟

بعینہٖ یہی حال پچھلے ہفتے میرا ہوا۔ ویسے تو میں تقریباً ہر درد سے آشنا ہوں۔ مگر یہ معلوم نہ تھا کہ دانت کے درد میں وہ تڑپ پوشیدہ ہے کہ دردِ دل، دردِ گردہ، دردِ جگر تو اس کے مقابلہ میں ''عَین راحت'' ہیں۔ چنانچہ جب متواتر تین رات کراہنے اور ہر ہمسائے کے تجربے سے فائدہ اٹھانے کے بعد بھی درد میں کچھ افاقہ نہ ہوا تو میں نے ڈاکٹر اِندر کُمار کی دُکان کا رُخ کیا۔ میں نے ان کی دکان میں لپکتے ہوئے کہا: ''میری بائیں داڑھ فوراً بجلی سے نکال دیجیے۔''

برائے اساتذہ کرام: سبق کا متن پڑھانے سے قبل ''پڑھنے سے پہلے'' کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ متن پڑھاتے ہوئے ''پڑھنے کے دوران میں'' کے تحت سوالات بھی بچوں سے مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جاسکے۔ بچوں سے متن کی خواندگی کروائیں۔ ساتھ ساتھ بچوں کو مشکل الفاظ کے معانی بھی بتاتے جائیں۔

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر صاحب نے حیرت سے میری طرف تکتے ہوئے کہا: "آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟"

"آپ مجھ سے راہ و رسم بعد میں بڑھا سکتے ہیں۔ پہلے میری بائیں داڑھ نکالیے۔"

ڈاکٹر صاحب نے کہا: "تشریف رکھیے، گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ابھی نکالے دیتا ہوں۔" اس کے بعد آپ نے مجھ پر سوالات کی بم باری شروع کر دی۔ مثلاً کب سے درد ہے؟ کیوں درد ہے؟ اوپر والی داڑھ میں ہے یا نیچے والی داڑھ میں؟ اس سے پہلے بھی کبھی دانت نکلوایا ہے؟ کیا صرف ایک ہی دانت نکلوانا چاہتے ہیں؟"

اب میں درد سے بے تاب ہو رہا تھا اور ہر سوال کا جواب دینے کی مجھ میں ہمت نہ تھی۔ مگر ڈاکٹر صاحب تھے کہ برابر مسکرائے جا رہے تھے۔ آخر جب انھوں نے دو، تین دفعہ میرے منع کرنے کے باوجود اچھی طرح داڑھ کو ہلایا اور دیکھا کہ شدتِ درد سے مجھ پر بے ہوشی طاری ہوا چاہتی ہے تو انہیں یقین ہو گیا کہ واقعی دانت کا درد ہے۔ اس کے بعد انھوں نے مجھے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود دو تین اوزار گرم پانی میں اُبالنے گے۔ میں نے کہا: "اجی حضرت! جلدی کیجیے، بجلی سے میری داڑھ نکالیے۔" کہنے لگے: "آج بجلی خراب ہو گئی ہے، اس لیے داڑھ ہاتھ سے ہی نکالنا پڑے گی۔"

جتنا عرصہ اوزار گرم ہوتے رہے، وہ مجھے دانت کی خرابیوں سے پیدا ہونے والی بیماریوں پر لیکچر دیتے رہے۔ ان کے خیال کے مطابق دنیا کی تمام بیماریاں دانتوں ہی کے خراب ہو جانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لیکچر میں آپ نے اس ملک کے لوگوں کی عادات پر بھی کچھ تبصرہ کیا۔ مثلاً امریکا اور انگلینڈ میں ہر ایک آدمی سال میں چار دفعہ دانت صاف کرواتا ہے۔ یہاں کے لوگ بے حد بے پروا واقع ہوئے ہیں افسوس تو اس بات کا ہے کہ آپ جیسے پڑھے لکھے آدمی بھی دانتوں کی ذرا پروا نہیں کرتے۔ اگر لوگ ذرا محتاط ہوں تو آج ان کی مشکلیں آسان ہو جائیں۔

جب اوزار گرم ہو چکے تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا: "اب انجکشن ہوگا۔" انجکشن کے نام سے مجھے روزِ اوّل ہی سے چڑ ہے۔ کیونکہ میرے خیال میں انجکشن مُہذب طریقے سے ایذا پہنچانے کا دوسرا نام ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے یقین دلایا کہ انجکشن سے کسی قسم کا درد نہیں ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ بات درست نہ تھی کیونکہ انجکشن سے کافی درد ہوا۔ انجکشن کرنے کے دو تین منٹ بعد جب انھوں نے زنبور پکڑا تو اس وقت مجھے وہ موت کے فرشتہ نظر آنے لگے۔ دل میں آیا کہ بھاگ نکلوں۔ میں اُٹھنا ہی چاہتا تھا کہ انھوں نے ذرا نرمی سے کہا: "میں آپ کو بارھویں دفعہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو مُطلقاً درد نہیں ہوگا۔" میں نے دبی زبان سے کہا: "مجھے آپ کی بات کا یقین نہیں۔" مگر انھوں نے معاملے کو طول نہ دیتے ہوئے مجھے منھ کھولنے کا کہا۔ وہ داڑھ کو زنبور کی گرفت میں لائے اور مجھے محسوس ہوا کہ اب احباب اور اقربا کو آخری وصیّت کرنے کا وقت آ پہنچا ہے۔ انھوں نے زنبور کو ایک جھٹکا دیا پھر دوسرا جھٹکا دیا۔ اس کے بعد دانت اور زنبور میں ایک باقاعدہ کُشتی شروع ہوئی۔ داڑھ اپنی جگہ پر اس طرح قائم تھی جس طرح قطب مینار ہزاروں زلزلوں کے باوجود اب تک اپنی جگہ پر جما ہوا ہے۔ مگر اس کھینچا تانی میں مَیں مُفت میں ذبح ہو رہا تھا۔ یہ کشمکش یا کُشتی کافی عرصہ تک جاری رہی اور آخر زنبور اور دانت میں یہ تصفیہ ہوا کہ آدھی داڑھ زنبور کے منھ میں اور آدھی میرے منھ میں رہے۔ ڈاکٹر صاحب اس وقت پسینا پسینا ہو رہے تھے۔ انھوں نے بناوٹی مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا: "تو یہ کتنی گہرائی میں ہے یہ داڑھ، بہت کوشش کی کہ نہ ٹوٹے مگر ٹوٹ ہی گئی۔"

NOT FOR SALE

درد سے کراہتے ہوئے میں نے کہا: "اب کیا ہوگا؟"

"گھبرانے کی ضرورت نہیں۔"

اس کے بعد انھوں نے جس طرح میری باقی کی آدھی داڑھ نکالی یہ صرف وہی لوگ جان سکتے ہیں جنھیں دانت ٹوٹنے کا سانحہ کبھی آیا ہو۔ اگر میں آپ کے بدن میں متعدد جگہوں سے لمبی لمبی سوئیاں چبھوتا جاؤں اور ساتھ ساتھ آپ کو تسلی دیتا رہوں کہ گھبرانے کی کوئی ضرو نہیں۔ تقریباً آدھ گھنٹے کی پیہم کوشش کے بعد ڈاکٹر صاحب باقی داڑھ نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس عرصے میں مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کئی اگلے جہان پہنچا ہوں اور کئی بار وہاں سے لوٹا ہوں۔ جب کچھ ہوش آیا تو ایسا معلوم ہوا کہ منھ سے بے تحاشا خون بہ رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب گلاس لے کر جس میں خون سے ملتی جلتی رنگت والی کوئی دوا گھلی ہوئی ہے کرسی کے نزدیک کھڑے ہیں۔ وہ مجھے غرارے کرنے کو کہہ رہے اور میں انھیں ایمبولینس کار کے لیے فون کرنے کو عرض کر رہا تھا اور ساتھ ہی سوچ رہا تھا نزدیک کے پولیس اسٹیشن میں جا کر اس سانحے کی رپورٹ درج کراؤں۔ پندرہ منٹ کے بعد خون بہنا بند ہوا۔ مگر اب سخت درد ہونا شروع ہوا اور میں نے بہتری اسی میں سمجھی کہ گھر لوٹ چلوں تانگے میں بیٹھ کر بڑی مشکل سے گھر پہنچا اور ایک گھنٹے تک اوندھے مُنھ بستر میں لیٹا کراہتا رہا۔ اس کے بعد جوں جوں درد کم ہوتا گیا گال سوجتا گیا حتیٰ کہ دو تین گھنٹے کے بعد مجھے ایسا معلوم ہونے لگا گویا میرے جسم پر کسی اور شخص کا چہرہ لگا ہے۔ اس وقت میں سمجھا کہ کیوں میرے ہم وطن دندان ساز کی دُکان کا آسانی سے رُخ نہیں کرتے۔

(کنہیالال کپور)

آئیں مزید جانیں

- کنہیالال کپور بہت کامیاب طنز نگار اور مزاح نگار ہیں۔ وہ ۱۹۱۰ء میں لائل پور (فیصل آباد) کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم فیصل آباد سے حاصل کی۔ بی اے، ایم اے کے امتحانات لاہور سے پاس کیے۔ لاہور میں مختلف کالجوں میں تدریسی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔ تقسیم کے بعد بھارت چلے گئے۔ وہیں ۱۹۸۰ء میں انتقال ہوا۔

یاد رکھنے کی باتیں

- مصنف نے اپنے دانت کے درد کی کہانی اور دندان ساز کے ساتھ گفت گو کو مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔
- روزمرہ زندگی کے کئی واقعات کو دل چسپ انداز میں لکھ کر مزاحیہ صورت حال پیدا کی جا سکتی ہے۔

"آئیں مزید جانیں" میں دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاون لوڈ کریں

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شاکر	شکر کرنے والا	صداقت	سچائی
سادہ لوح	بھولا بھالا	علی الصبح	صبح سویرے
راحت	آرام، فرحت، سکون بیماری یا تکلیف میں کمی ہونا	راہ و رسم	میل جول
بے تاب	بے چین، پریشان	اوزار	آلات، ہتھیار
ایذا	تکلیف	پیہم	مسلسل
گرفت	پکڑ	کھینچا تانی	لڑائی جھگڑا

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) شیکسپیئر نے دانت کے درد کے بارے میں کیا کہا ہے؟

(ب) مصنف کے خیال میں دانت کے درد کے مقابلے میں دوسرے دردوں کی کیا حیثیت ہے؟

(ج) دانت نکلوانے والے نے دندان ساز کے پاس جاتے ہی پہلا فقرہ کیا کہا؟

(د) ڈاکٹر صاحب نے دانت نکلوانے والے سے کیا کیا سوالات کیے؟

برائے اساتذہ کرام: ”خاص الفاظ“ کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ ان الفاظ کے جملے بنوائیں تاکہ بچے روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کا استعمال کرسکیں۔ ”تفہیم“ میں دیے ہوئے سوالات کے ذریعے سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

NOT FOR SALE

(ہ) ڈاکٹر صاحب کے خیال میں لوگوں کے دانت خراب ہونے کی کیا وجہ ہے؟

(ز) ڈاکٹر صاحب نے دانت نکلوانے والے صاحب کو کیا یقین دلایا؟

(و) ڈاکٹر صاحب نے زنبور پکڑا تو مریض کو کیا محسوس ہوا؟

(ط) کیا ڈاکٹر صاحب پوری داڑھ نکالنے میں کامیاب رہے؟

۳۔ مناسب الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں۔

- اگر دانت کے درد کے بجائے قولنج کا درد یا ______ کا درد لکھ دیتا۔
- میں تقریباً ہر درد سے ______ ہوں۔
- ______ کے سوا شاید ہی کوئی دوسری چیز مجھے بچا سکتی۔
- اب میں درد سے ______ ہو رہا تھا۔
- امریکا اور انگلینڈ میں ہر آدمی سال میں ______ دفعہ دانت صاف کرواتا ہے۔
- انجکشن کے نام سے مجھے ______ ہی سے چڑ ہے۔
- درد حد سے گزر کر ______ معلوم ہونے لگا۔
- اس کے بعد دانت اور ______ میں ایک باقاعدہ کشتی شروع ہوئی۔
- اس کے بعد چند ثانیے نہایت ______ کی حالت میں گزرے۔
- جوں جوں درد کم ہوتا گیا ______ سوجتا گیا۔

پیٹ	جگر
آشنا	ناآشنا
بجلی	گیس
پرسکون	بے تاب
چار	ایک
روزِ اول	مہینوں
دوا	قضا
زنبور	قینچی
عذاب	سکون
جبڑا	گال

بات سے نکلے بات

۶۔ دانت نکلوانے والے صاحب نے باقی کی آدھی داڑھ نکالنے کی جو کیفیت لکھی ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

قواعد سیکھیں

حروفِ تاسف

یہ ایسے کلمات یا حروف ہیں، جو افسوس کے مقام پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: کاش!، افسوس!، ہائے! وغیرہ

حروفِ ندائیہ

یہ وہ حروف ہیں جو صدا لگانے یا "دعا" کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ انھیں پکارنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اے، او، ابے، اجی وغیرہ۔

سرگرمی: ان فقرات میں حروفِ تاسف اور حروفِ ندائیہ کی نشان دہی کریں۔

(۱) کاش! تم سمجھ جاتے۔ (۲) ہائے! وہ پھر رہ گیا۔

(۳) اے اللہ! ہماری مدد فرما۔ (۴) اُف! کتنی گرمی ہے۔

(۵) اے! تو کدھر جا رہا ہے۔ (۶) میاں جی! کیا حال ہیں؟

۴۔ متضاد لکھیں۔

ناکام آشنا پوشیدہ پڑھا لکھا مہذب گھبراہٹ آخری سوال گرم بیماری

۵۔ اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

تڑپ افاقہ راہ و رسم اوزار علاج خیرخواہ کھینچا تانی سانحہ عذاب رنگت

کچھ نیا لکھیں

۶۔ اپنی کسی بیماری کے علاج کے بارے میں مزاحیہ تحریر لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۷۔ سبق میں شیکسپیئر کا ذکر آیا ہے، لائبریری میں جا کر شیکسپیئر کے بارے میں کتاب پڑھیں اور ساتھیوں کو بتائیں کہ وہ کون تھا؟

۸۔ سبق میں قُطب مینار کا بھی ذکر ہوا ہے اس کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں اور ساتھیوں کو آگاہ کریں۔

۹۔ "دانتوں کی صفائی" کے موضوع پر تین منٹ کی تقریر تیار کریں۔

سبق ۲۳

ہمارے ادارے

پڑھنے سے پہلے

- ادارے سے کیا مراد ہے؟
- عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے ادارے کا نام بتائیں۔
- تعلیمی ادارے کیا کام کرتے ہیں؟

اہم الفاظ: مُختص عزت و آبرو سالمیت تشکیل نوعیت اِنتشار مُستعِد جانچ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عبارت سُن کر اہم نکات اور مرکزی خیال اخذ کر سکیں۔
- زبانی اظہارِ خیال کر سکیں۔
- متضاد الفاظ کو عبارت میں پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔
- روزمرّہ / محاورہ / کہاوتوں / ضرب الامثال کا مفہوم سمجھتے ہوئے عبارت پڑھ سکیں۔
- مکالمہ لکھ سکیں۔
- الفاظ کے انتخاب میں لغت اور تھیسارس کا استعمال کر سکیں۔

جمعے کے دن کے چند گھنٹے دادا جان سے بات چیت کے لیے مختص تھے۔ دادا جان مختلف موضوعات پر بچوں سے کھل کر تبادلۂ خیال کرتے۔ دادا جان کا اندازِ بیان دل چسپ اور گفت گو مفید معلومات پر مبنی ہوتی۔ عشا کی نماز کے بعد سب بچے پُرجوش تھے اور بے چینی سے دادا جان کا انتظار کر رہے تھے۔ آخر کار انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور دادا جان کمرے میں تشریف لائے۔ سب بچوں نے احتراماً کھڑے ہو کر با آوازِ بلند دادا جان کو السلام علیکم کہا۔ دادا جان نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا اور پھر سب کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود بھی بیٹھ گئے۔

اسد سے زیادہ دیر صبر نہیں ہوا اور وہ بولا: "دادا جان! ہمارے ملک میں کون کون سے قومی ادارے کام کر رہے ہیں؟" دادا جان نے اسد کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا اور بولے: "بیٹا! ہمارے ملک میں مختلف قومی ادارے کام کر رہے ہیں، جن میں عدلیہ، افواجِ پاکستان، قومی اسمبلی، صحت کے ادارے اور محکمۂ پولیس وغیرہ شامل ہیں۔"

رضا نے گفت گو میں دل چسپی لیتے ہوئے پوچھا: "دادا جان! قومی اسمبلی سے کیا مراد ہے اور یہ کیا کام کرتی ہے؟" دادا جان شفقت سے مسکرائے اور بولے: "پورے ملک سے لوگ اپنے نمائندے چُن کر قومی اسمبلی میں بھیجتے ہیں۔ یہ نمائندے جس جگہ اکٹھے ہوتے ہیں، اسے پارلیمنٹ ہاؤس کہتے ہیں۔ اس کا سربراہ وزیرِ اعظم کہلاتا ہے۔ یہ ادارہ ہمارے ملک کے لیے قانون اور اہم پالیسیاں بناتا ہے۔ نیز قومی نوعیت کے معاملات پر یہاں اہم فیصلے بھی کیے جاتے ہیں۔" عائشہ نے سوال کیا: "دادا جان! میں نے پڑھا ہے کہ عدلیہ بھی ایک اہم قومی ادارہ ہے۔ اس پر بھی تھوڑی سی روشنی ڈالیں۔" یہ سن کر دادا جان نے کہا: "عدل و انصاف کے بغیر معاشرہ ترقی کی راہ پر گام زن نہیں ہو سکتا۔ عدل و انصاف کی عدم موجودگی معاشرے میں افراتفری اور انتشار کو جنم دیتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنے لگتے ہیں۔ اس لیے لوگوں کو عدل و انصاف فراہم کرنے کے لیے عدلیہ کے نام سے ایک قومی ادارہ کام کرتا ہے تاکہ معاشرے میں امن و امان قائم ہو اور قانون کی بالادستی رہے۔ ہمارے ہاں ضلعی عدالتوں کے علاوہ صوبائی سطح پر ہائی کورٹس اور قومی سطح پر سپریم کورٹ کے ادارے قائم ہیں۔ سپریم کورٹ ملک کی سب سے بڑی عدالت ہے اور اس کا سربراہ چیف جسٹس آف پاکستان کہلاتا ہے۔"

رضا نے کہا: "دادا جان! پولیس بھی تو قومی ادارہ ہے؟" دادا جان نے اسے شاباش دی اور بولے: "جی بالکل! پولیس بھی

برائے اساتذۂ کرام: متن پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ بچوں سے سبق کی خواندگی درست تلفظ اور روانی سے کروائیں۔ انھیں مشکل الفاظ کا درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔ بچوں کو ادارے کا مفہوم بتائیں۔ انھیں مختلف قومی اداروں کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کریں۔

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

ایک اہم قومی ادارہ ہے۔اس ادارے کا کام لوگوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے مناسب اقدامات کرنے کے ساتھ جرائم پیشہ عناصر کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ معاشرے میں امن وسکون کو فروغ دیا جا سکے۔مزید براں پولیس کی یہ بھی ذمّے داری ہے کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو پکڑ کر تفتیش کے بعد عدالت میں پیش کرے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے بعد انھیں قانون کے مطابق سزا دی جا سکے۔ اس کے علاوہ ٹریفک پولیس شاہراہوں پر ٹریفک قوانین کی پابندی کو لازم بناتی ہے تاکہ ہمارا سفر محفوظ ہو سکے اور کسی بھی قسم کے جانی اور مالی نقصان سے بچا جا سکے۔ اچھا! یہ بتاؤ کہ ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کون کرتا ہے؟'' دادا جان نے اپنی بات کے اختتام پر اچانک سوال کیا۔سارہ نے جواب دیا:''ہماری بہادر افواج، ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہیں۔'' ''بالکل ٹھیک! جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے بغیر نہ تو کوئی ملک ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کی سالمیت برقرار رہ سکتی ہے۔ہماری بری، بحری اور فضائی افواج ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہیں تاکہ کوئی بھی ہمارے وطن کو میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکے۔اس کے علاوہ اگر ملک پر اچانک کوئی قدرتی آفت یا مصیبت آجائے تو بھی پاک افواج اپنے ہم وطن بھائیوں کی خدمت میں پیش پیش ہوتی ہے۔'' دادا جان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

پڑھنے کے دوران میں

- عدلیہ کی کیا ذمّہ داریاں ہیں؟
- قومی اسمبلی کی کیا اہمیت ہے؟

رضا نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا: ''دادا جان! میں چھٹیوں میں امّی جان کے ساتھ ریل گاڑی کے ذریعے سے ماموں جان سے ملنے کراچی گیا تھا۔ماموں جان بتا رہے تھے کہ ریلوے بھی قومی ادارہ ہے۔'' دادا جان نے بتایا: ''جی بالکل! پاکستان ریلوے کے ساتھ ساتھ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن بھی قومی ادارہ ہے۔ان اداروں کا مقصد لوگوں کو سفر کی سہولیات فراہم کرنا ہے۔'' اسد نے سوال کیا: ''دادا جان! ان کے علاوہ ہمارے ملک میں کون کون سے قومی ادارے کام کر رہے ہیں؟'' دادا جان بولے: ''بیٹا! ان کے علاوہ ہمارے ملک میں صحت اور تعلیم کے ادارے بھی کام کر رہے ہیں۔قوم کی صحت حکومت کی اوّلین ترجیح ہوتی ہے کیوں کہ ایک صحت مند قوم ہی تو صحت مند معاشرے کو تشکیل دیتی ہے۔اس لیے حکومت نے صحت سے متعلق قصبوں اور شہروں میں ہزاروں چھوٹے بڑے صحت کے مراکز قائم کیے ہوئے ہیں، جو عوام کو صحت کی سہولیات بہم پہنچاتے ہیں۔محکمہ صحت سرکاری اور نجی دونوں سطح پر کام کرنے والے ہسپتالوں، کلینک اور ڈسپنسریوں کی کارکردگی کی جانچ کرتا رہتا ہے اور انھیں جراثیم سے پاک اور بہتر مراکز بنانے کے لیے تجاویز اور تعاون فراہم کرتا ہے۔'' ''اور تعلیمی ادارے؟'' اسد نے بے چینی سے سوال کیا۔دادا جان نے پیار سے

برائے اساتذہ کرام: سبق پڑھاتے ہوئے ''پڑھنے کے دوران میں'' کے تحت دیے گئے سوالات بھی مناسب وقفے سے بچوں سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق اُن کے فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔

NOT FOR SALE

اس کے سر پر چپت رسید کی اور پھر بولے: ''تعلیم کی ضرورت و اہمیت سے انکار تو کسی دور میں بھی ممکن نہیں رہا مگر آج کے ترقی یافتہ دور میں دنیا کے ہم قدم چلنے کے لیے تعلیم کے بغیر گزارا ناممکن ہے۔اس لیے حکومت عوام کو تعلیمی ضروریات فراہم کرنے کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔ہر گاؤں میں اسکول ہیں۔اس کے علاوہ قصبوں اور شہروں میں اسکولوں کے ساتھ ساتھ کالج بھی قائم ہیں۔ بڑے بڑے شہروں میں یونیورسٹیوں کی سہولیات بھی موجود ہیں۔ یہ ادارے مخصوص مضامین سے متعلق معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے طلبہ کی تربیت کا فریضہ بھی سرانجام دیتے ہیں تاکہ انھیں ملک کا کارآمد شہری بنایا جا سکے۔''

رضا نے کہا: ''دادا جان! پچھلے دنوں میں ابا جان کے ساتھ ڈاک خانے گیا تھا۔ڈاک خانہ بھی تو قومی اداروں میں شمار ہوتا ہے۔''

''جی بالکل! پاکستان پوسٹ آفس بھی اہم قومی ادارہ ہے۔ یہ ملک کے طول و عرض کے علاوہ بیرونی دنیا سے رابطے کا بھی ایک اہم ذریعہ ہے۔ ہمارے ملک میں ڈاک خانوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔کیا شہر، کیا گاؤں، ہر جگہ ڈاک خانے موجود ہیں۔ جہاں مُستعد عملہ ہمہ وقت اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف نظر آتا ہے۔ ڈاک خانے کاروباری اور نجی نوعیت کے خطوط اور پارسل وغیرہ پوری ذمّے داری کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتے ہیں، جس کی وجہ سے عوام اس ادارے پر بھروسا کرتے ہیں۔مزید براں پاکستان پوسٹ آفس نے صارفین کو زیادہ سے زیادہ سہولیات پہنچانے کے لیے اپنے نظام کو جدید خطوط پر استوار کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ادارے ہیں، جو عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ ان میں شہری دفاع کے ادارے، صحافتی ادارے، عجائب گھر اور کتب خانے وغیرہ شامل ہیں۔''

آئیں مزید جانیں

- پاکستانی پوسٹ آفس کی تاریخ کا پہلا ٹکٹ اے۔آر۔ چغتائی نے ڈیزائن کیا تھا۔اس ٹکٹ کی مالیت ایک روپیا تھی اور اس پر ہلال اور دو ستارے بنائے گئے تھے۔

انھیں باتیں کرتے کرتے کافی دیر ہو گئی تھی۔سب بچوں نے اتنی مفید معلومات فراہم کرنے پر دادا جان کا شکریہ ادا کیا اور پھر سونے کے لیے اپنے اپنے کمروں کی جانب چل دیے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- منظم طریقے سے کام کرنے کے لیے ادارے قائم کیے جاتے ہیں۔
- فوج، پولیس، عدلیہ، پارلیمنٹ، محکمۂ صحت، محکمۂ تعلیم ہمارے ملک کے چند اہم ادارے ہیں۔
- اداروں کا کام قانون اور ضابطوں کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہوتا ہے۔

برائے اساتذہ کرام: بچوں کو بتائیں کہ یہ قومی ادارے ہمارے اپنے ہیں۔ ہمارے ملک کی ترقی انھی کے دم سے ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم ان اداروں کو اپنا سمجھیں اور دل و جان سے ان کا احترام کریں۔ ''آئیں مزید جانیں'' کے تحت دی ہوئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

مشق

اہم الفاظ

ا۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مختص	مخصوص، خاص کیا گیا	پیش پیش	آگے آگے	ہم راہ	ساتھ
فلاح و بہبود	بھلائی	ہمہ وقت	بروقت	بے تاب	بے چین، بے قرار
انتشار	بدنظمی، بے ترتیبی	فروغ	ترقی	سالمیت	سلامتی، بقا، تحفظ
مستعد	چست، ہوشیار	مامور	مقرر	اشتیاق	شوق، تمنا

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) جمعے کو بچے اور دادا جان کیا کرتے تھے؟

(ب) تعلیمی ادارے کیوں ضروری ہیں؟

(ج) عدلیہ کیا کام کرتی ہے؟

(د) صحت کے مراکز کون سی خدمات سرانجام دیتے ہیں؟

(ہ) پولیس کے کیا فرائض ہیں؟

(و) بحیثیت پاکستانی ہم قومی اداروں کے فروغ کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۱ کے تحت دیے گئے الفاظ کا بچوں کو درست تلفظ اور مفاہیم بتائیں۔ بعدازاں بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں۔

NOT FOR SALE

۳۔ سبق کے مطابق لکھ کر بتائیں کہ یہ جملے کس نے کہے تھے؟

"دادا جان! ہمارے ملک میں کون کون سے قومی ادارے کام کر رہے ہیں؟" ________

"پورے ملک سے لوگ اپنے نمائندے چن کر قومی اسمبلی میں بھیجتے ہیں۔" ________

"دادا جان! کیا پولیس بھی قومی ادارہ ہے؟" ________

"ہماری بہادر افواج ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہیں۔" ________

"عدلیہ بھی اہم قومی ادارہ ہے۔ اس پر بھی تھوڑی روشنی ڈالیں۔" ________

بات سے نکلے بات

۴۔ ذرائع ابلاغ کی مدد سے قومی اسمبلی کے اجلاس سے متعلق خبروں یا فیچروں کے تراشے جماعت کے کمرے میں لائیں اور ساتھیوں کو پڑھ کر سنائیں۔ بعدازاں ان سے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں۔

۵۔ سبق "ہمارے ادارے" کے اہم نکات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

قواعد سیکھیں

۶۔ قوسین میں دیے گئے الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے خالی جگہ میں لکھیں اور عبارت مکمل کریں۔

عجائب گھروں کا شمار بھی قومی اداروں میں ہوتا ہے۔ عجائب گھر ہمیں قدیم تہذیب و تمدن اور ثقافت سے (متعارف) ________ کرانے کا ایک (وسیلہ) ________ ہیں۔ لاہور کے عجائب گھر کو ایک اہم قومی ادارے کا (حیثیت) ________ حاصل ہے۔ (علاوہ ازیں) ________ کتب خانے بھی ہمارے قومی ادارے ہیں، جو علم و ادب کے خزانوں کی (ٹھکانہ) ________ ہوتے ہیں۔ یہاں (بعض) ________ کتب تو اتنی (نایاب) ________ ہوتی ہیں، جو صرف خاص خاص کتب خانوں میں ہی ملتی ہیں۔ علم کی (طلب) ________ رکھنے والے یہاں جاتے ہیں اور اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۴ اور ۵ سے متعلق بچوں سے بات چیت کریں۔ ہر بچے کو اظہار خیال کا موقع دیں۔ سوال نمبر ۶ کے تحت دی گئی عبارت بچوں سے درست تلفظ سے پڑھوائیں۔ بعدازاں نمایاں کیے ہوئے الفاظ کے معانی لکھوا کر عبارت مکمل کروائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM

ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

۷۔ نمایاں کیے گئے الفاظ کے متضاد لکھ کر جملے مکمل کریں۔

سورج مشرق سے طلوع ہوتا اور مغرب میں ــــــــــــ ہوتا ہے۔

ــــــــــــ اور ــــــــــــ کھیل کا حصہ ہوتے ہیں۔

قومی ادارے ملک کی ترقی اور ــــــــــــ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بری فوج زمینی حدود کی اور ــــــــــــ فوج سمندری حدود کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔

معاشرے میں امن و امان کی عدم موجودگی ــــــــــــ پھیلانے کا باعث بنتی ہے۔

کچھ نیا لکھیں

۸۔ ڈاک خانے میں کسی صارف اور عملے کے درمیان میں ہونے والا مکالمہ لکھیں۔

۹۔ انٹرنیٹ کی مدد سے بچوں کے کسی رفاہی ادارے کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور پھر تمہید، نفسِ مضمون اور اختتام کا خیال رکھتے ہوئے کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ایک جامع مضمون لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۰۔ ایک کتابچہ تیار کریں، جس میں پاکستان کے مختلف قومی اداروں کی علامات کی تصویریں چسپاں کریں اور ان کے بارے میں ایک ایک اقتباس لکھیں۔

۱۱۔ ذرائع ابلاغ پر قومی اداروں کی کارکردگی سے متعلق نشر ہونے والا کوئی پروگرام دیکھیں اور اس سے متعلق جماعت کے کمرے میں ساتھیوں کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۸ کی سرگرمی کے لیے بچوں کے دو گروہ بنا دیں اور انھیں موضوع سے متعلق کم از کم ۲۵۰ الفاظ مکالمہ لکھنے اور جماعت میں پیش کرنے کے لیے کہیں۔

NOT FOR SALE

ٹائیگر ہلز کا ٹائیگر

پڑھنے سے پہلے

- نشانِ حیدر حاصل کرنے والے شہیدوں کے نام بتائیں۔
- شہید اور غازی میں کیا فرق ہے؟

اہم الفاظ: دِفاع مُنجمِد عُقابی ڈیوٹی قابض جاں باز بیسہ پلائی سُراغ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- عبارت سن کر اہم نکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیال بیان کر سکیں۔
- واحد جمع (عربی قواعد کے مطابق) پہچان کر استعمال کر سکیں۔
- نثری تحاریر کے اجزا اور سیاق و سباق کا اندازہ لگا سکیں۔
- نثر پڑھ کر خلاصہ / مرکزی خیال لکھ سکیں۔

فروری ۱۹۶۷ء میں گلگت بلتستان کے علاقے ہندور میں ایک خطرناک طوفان آیا۔ مقامی زبان میں ایسے طوفان کو دوہٹ کہا جاتا ہے۔ اسی طوفان کے کچھ عرصے بعد یکم اپریل ۱۹۶۷ء کو ہندور سے کچھ دُور مورنگ نامی گاؤں میں ایک کسان تیت جان کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اس بچے کا نام باپ نے لالک جان اور نانا نے طوفان کی مناسبت سے دوہٹ رکھا۔ ۱۹۸۴ء میں یہی دوہٹ، لالک جان پاک فوج میں بھرتی ہوا اور ابتدائی تربیت کے بعد ۱۲ ناردرن لائیٹ انفنٹری میں شامل ہوا۔ ۱۹۹۹ء میں ٹائیگر ہلز کارگل پر وطنِ عزیز کے دفاع کے لیے ڈیوٹی سرانجام دے رہا تھا۔

ٹائیگر ہلز میں ہر طرف زندگی منجمد دکھائی دے رہی تھی۔ چاروں طرف برف سے ڈھکے پہاڑوں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایسے میں دوہٹ دُوربین لگائے اپنے سامنے کا منظر دیکھ رہا تھا اور اپنی عقابی نظروں سے برف کی تہوں میں موجود مورچوں میں زندگی کے آثار تلاش کر رہا تھا۔

''لالک جان! او لالک جان!'' دوہٹ نے دُوربین ہٹا کر اپنے پیچھے دیکھا، جہاں ایک سپاہی اسے آواز دے رہا تھا: ''صوبیدار صاحب کہہ رہے ہیں کہ اب تم آرام کر لو۔'' لالک جان جو پچھلی کئی راتوں سے برف کے سرد پہاڑوں میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا تھا، مسکرا کر بولا: ''میں اس وقت تک دشمن کا راستہ دیکھتا رہوں گا، جب تک مجھے یقین نہ ہو جائے کہ وہ ادھر آنے کے قابل نہیں رہا، چاہے اس کے لیے مجھے کتنی ہی راتیں اور کیوں نہ جاگنا پڑے۔'' یہ سن کر سپاہی لوٹ گیا اور دوہٹ دوبارہ اپنی مشین گن تھامے پہاڑوں میں دشمن کی نقل و حرکت دیکھنے میں مشغول ہو گیا۔

برائے اساتذہ کرام: سبق کا متن پڑھانے سے قبل ''پڑھنے سے پہلے'' کے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ متن پڑھاتے ہوئے ''پڑھنے کے دوران میں'' کے سوالات بھی مناسب وقفے سے پوچھیں تاکہ سبق سے متعلق ان کی دل چسپی اور فہم کا جائزہ لیا جا سکے۔ ''آئیں مزید جانیں'' میں دی گئی اضافی معلومات بھی موقع محل کی مناسبت سے بچوں کو دی جائیں۔ بچوں کو بتائیں کہ ٹائیگر ہلز کارگل کا ایک علاقہ ہے اور کارگل دنیا کا بلند ترین جنگی محاذ ہے۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

ٹائیگر ہلز کا یہ علاقہ پاکستان اور بھارت دونوں کے لیے اہم تھا۔ بھارت اسی راستے کے ذریعے سے پاکستان کی دفاعی حد پر حملہ کرتا آرہا تھا۔ پاک فوج ہر دفعہ بھارتی فوج کے حملے کو پسپا کرتی۔ اسی کوشش میں بھارت کی کئی بٹالین تباہ ہو چکی تھیں۔

پڑھنے کے دوران میں
- لالک جان کا تعلق کس رجمنٹ سے تھا؟
- حوالدار لالک جان کس محاذ پر شہید ہوئے؟

جون کے آخری ہفتے میں ایک رات کو دشمن کی ایک بٹالین کی نفری نے حوالدار لالک جان کی چوکی پر بھرپور حملہ کیا۔ حوالدار لالک جان مختلف پوزیشنوں سے دشمن پر فائر گراتے رہے اور ہر مورچے میں جا کر جوانوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔ رات بھر دشمن کے حملے جاری رہے۔ لالک جان کی پُرعزم قیادت میں مٹھی بھر جوانوں نے بھارتی فوج کی پوری بٹالین کو ناکامی سے دوچار کیا۔ صبح تک بھارتی فوج لاشوں کے انبار چھوڑ کر پسپا ہو چکی تھی۔

اس حملے کے بعد صوبیدار نے اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے کہا: "ساتھیو! اگر سورج طلوع ہونے سے قبل بھارتی فوج کے راستے میں بارودی سرنگیں بچھا دی جائیں تو دشمن پیش قدمی کے قابل نہیں رہے گا۔" لالک جان نے یہ ذمّے داری اپنے سر لے لی اور بارودی سرنگوں کا تھیلا اُٹھا کر برف پوش پہاڑوں میں گم ہو گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے میں ہی لالک جان نے بارودی سرنگوں کا ایک ایسا جال بچھایا، جو بعد ازاں دشمن کی تباہی کا باعث بنا۔ جیسے ہی دشمن نے ٹائیگر ہلز کی طرف پیش قدمی شروع کی، بارودی سرنگیں لگاتار پھٹنا شروع ہو گئیں جس سے دشمن کی پیش قدمی رُک گئی۔

۷/ جولائی کو دشمن نے ایک بار پھر لالک جان کی پوسٹ پر توپ خانے کا بھرپور فائر گرایا اور پورا دن گولوں کی بارش کرتا رہا۔ اس رات دشمن نے لالک جان کی پوسٹ پر تین اطراف سے حملہ کیا۔ رات بھر ٹائیگر ہلز پر بارود کی بارش ہوتی رہی۔ اس معرکے میں لالک جان شدید زخمی ہو گئے۔ کمپنی کے کمانڈر کے اصرار کے باوجود وہ اپنی پوسٹ پر شدید زخمی حالت میں بھی اکیلے ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ انھوں نے دشمن کے اُس حملے کو ناکام بنا دیا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ لالک جان نے اپنے ناناجان کے رکھے نام دوہٹ کی لاج رکھی۔ وہ حقیقی معنوں میں دشمن کے لیے دوہٹ یعنی خطرناک طوفان ثابت ہوئے۔

آئیں مزید جانیں
- حوالدار لالک جان تاحال نشانِ حیدر پانے والے سب سے آخری فوجی ہیں۔

اپنے مورچے کے دفاع میں حوالدار لالک جان نے جس جرأت اور بہادری کا ثبوت دیا اور آخری وقت تک اور دشمن کے حملوں کو پسپا کر کے اپنے مورچے کا دفاع کیا اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ اس بہادری کے صلے میں انھیں سب سے بڑا فوجی اعزاز نشانِ حیدر دیا گیا۔

یاد رکھنے کی باتیں
- حوالدار لالک جان شہید نشانِ حیدر پانے والے دسویں فوجی ہیں۔
- انھوں نے دورانِ جنگ قدم قدم پر جرأت و بہادری، عزم و استقلال اور قائدانہ بصیرت کا ثبوت دیا۔
- اس معرکے میں لالک جان شہید نے شدید زخمی حالت میں زندگی کے آخری سانس تک وطنِ عزیز کی حفاظت پر آنچ نہ آنے دی۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُنجمِد	جما ہوا	شکست	ہار، مات
سکوت	خاموشی	سراغ	کھوج
بارودی سرنگ	زمین کی بالائی سطح پر چھپایا ہوا بارودی مواد جس پر مخصوص وزن پڑنے سے یہ پھٹ جاتا ہے۔ یہ دشمن کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے بچھایا جاتا ہے۔	سیسہ پلائی دیوار	مضبوط، ناقابلِ تسخیر

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) لالک جان کے نانا نے ان کا نام دوہٹ کیوں رکھا؟

(ب) سپاہی نے لالک جان سے کیا کہا؟

(ج) ٹائیگر ہلز بھارت کے لیے کیوں اہم تھا؟

(د) صوبیدار نے اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے کیا کہا؟

(ہ) حوالدار لالک جان کیسے شہید ہوئے؟

برائے اساتذہ کرام: "خاص الفاظ" کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی و مفاہیم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کو استعمال کر سکیں۔ "تفہیم" کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM

ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

۳۔ درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (×) کا نشان لگائیں۔

۱۴ / فروری ۱۹۶۷ء کو ہندور میں ایک خطرناک طوفان آیا۔	
۸ / جولائی کو دشمن نے لالک جان کی یونٹ کو دوبارہ نشانہ بنایا۔	
تقریباً دو گھنٹے میں لالک جان نے بارودی سرنگوں کا ایک جال بچھایا۔	
۶ / جولائی کو لالک جان شدید زخمی ہوئے۔	
لالک جان کے والد کا نام تیت جان تھا۔	

بات سے نکلے بات

۴۔ آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ حوالدار لالک جان شہید نے اپنی چوکی کا دفاع کس طرح کیا؟

قواعد سیکھیں

۵۔ دیے گئے الفاظ میں سے محاورے اور روزمرّہ الگ الگ کریں اور انھیں جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

دِل سے اُتر جانا	سر پر اٹھانا
دیکھتے ہی دیکھتے	روٹی کھائی
شیخی بگھارنا	دس بیس

یاد رکھیں!

- اہلِ زبان اپنی روزانہ کی بول چال میں سلیس، موزوں اور مناسب الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ انھیں "روزمرّہ" کہتے ہیں۔ روزمرّہ میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔
- ایسے الفاظ جو اپنے حقیقی معنی کی بجائے مجازی معنی میں استعمال ہوں، انھیں "محاورہ" کہتے ہیں۔

۶۔ دیے گئے واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کے واحد عربی قاعدے کے مطابق بنائیں۔

فریق | اشجار | عمل | احرام | امم | آفاق | اثمار | خزانہ

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۴ کی سرگرمی کروانے کے لیے جماعت کے بچوں کو گروہوں میں تقسیم کریں۔ پہلے انھیں آپس میں، بعد ازاں جماعت کے ساتھیوں کے سامنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیں۔

NOT FOR SALE

کچھ نیا لکھیں

۷۔ دی گئی عبارت توجہ سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات لکھیں۔

شدید سردی کا موسم تھا اور تیز بارش ہو رہی تھی۔ ایک صاحب اپنے کمرے میں دُبکے بیٹھے تھے۔ صاحب کے ساتھ والے کمرے میں نوکر بھی اپنے بستر میں بیٹھا آرام کر رہا تھا۔ انھوں نے اپنے نوکر کو آواز دی اور کہا: "باہر دیکھو! بارش رُک گئی یا اب بھی جاری ہے؟" نوکر سردی کے مارے ٹھٹھر رہا تھا۔ اس کا باہر نکلنے کو جی نہ چاہا۔ وہ وہیں بیٹھے بیٹھے بولا: "صاحب! ابھی بارش ہو رہی ہے۔" صاحب بولے: "تم تو باہر گئے ہی نہیں تو کیوں کر کہہ دیا کہ بارش ہو رہی ہے؟" نوکر نے جواب دیا: "صاحب! ابھی ابھی بھیگی بلّی اندر آئی تھی۔ مجھے اس سے پتا چلا ہے کہ بارش ہو رہی ہے۔"

سوالات

- صاحب کمرے میں کیوں دُبکے بیٹھے تھے؟
- صاحب نے کیا معلوم کرنے کے لیے نوکر کو آواز دی تھی؟
- بھیگی بلّی کا مفہوم بتائیں۔

۸۔ ہمارے ملک کی تین افواج ہیں: "برّی، بحری اور فضائی۔" اگر آپ کو فوج میں شامل ہونے کا موقع ملے تو آپ ان میں سے کس فوج کا حصّہ بن کر اپنے وطن کی حفاظت کرنا چاہیں گے اور کیوں؟

۹۔ کارگل میں نشانِ حیدر حاصل کرنے والے دوسرے جاں باز کرنل شیر خان کی شہادت کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۰۔ نشانِ حیدر حاصل کرنے والے شہدا کے ناموں اور تصویروں پر مشتمل ایک کتابچہ تیار کریں۔ اس میں ان کے سنِ شہادت اور محاذ کے بارے میں بھی درج کریں۔

۱۱۔ لائبریری سے شہدائے پاکستان کے حوالے سے کوئی کتاب حاصل کریں۔ اس کا تفصیلی مطالعہ کریں اور اپنی پسندیدہ شخصیت کے بارے میں جماعت میں بتائیں۔

۱۲۔ "کارگل ایک مشکل ترین محاذ ہے" کے موضوع پر تقریر تیار کریں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

سبق ۲۵

بڑا ہو کے میں نیک انساں بنوں گا

پڑھنے سے پہلے

- ایک نیک انسان میں کون کون سی خوبیاں ہوتی ہیں؟
- چاروں خلفائے راشدین کے نام اور ان کی ایک ایک خوبی بتائیں۔

اہم الفاظ راہِ شریعت پیامِ حدیث اُلفت غافل شفقت روایت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم کو پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصورات کو اخذ کر سکیں۔
- نظم کو منشا اور مقصد کے حوالے سے سمجھ کر درست اُتار چڑھاؤ اور روانی کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- نظم پڑھ کر خلاصہ / مرکزی خیال لکھ سکیں۔
- متضاد الفاظ پہچان سکیں اور استعمال کر سکیں۔
- گروہی الفاظ (متلازم الفاظ) استعمال کر سکیں۔

نہ حاکم بنوں گا نہ سُلطاں بنوں گا — بڑا ہو کے میں نیک انساں بنوں گا
رسولِ خُدا کی کروں گا اطاعت — نہ چھوڑوں گا ہرگز میں راہِ شریعت
وہ بندے جو غافل ہیں حکمِ خُدا سے — جو واقف نہیں ہیں خُدا کی رِضا سے
سنا کر پیامِ حدیث اور قرآں — بناؤں گا میں ان کو سچا مسلماں
ہر اک دِل میں پیدا جو ہو گی محبت — نہ ہوگی کسی کو کسی سے شکایت
زمانے کو دوں گا سبق دوستی کا — طریقہ بتاؤں گا میں زندگی کا
نہ ہو گی کسی کام سے مجھ کو نفرت — بڑھاؤں گا میں دوسروں کی بھی ہمت
غریبوں فقیروں سے اُلفت کروں گا — جو بے کس ہیں میں ان پہ شفقت کروں گا
جو اَن پڑھ ہیں ان کو بناؤں گا انساں — پڑھا کر ادب سے حدیث اور قرآں
سبھی کی ہدایت مرا کام ہو گا — اِسی سے مجھے چین و آرام ہو گا
بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پہ شفقت — یہی ہے بزرگوں کی اپنے روایت
کروں گا وہی میں نے جو کچھ پڑھا ہے — یہی آرزو ہے یہی مُدّعا ہے
میں صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ و عثماں رضی اللہ عنہ بنوں گا
علی رضی اللہ عنہ کی طرح نیک انساں بنوں گا

(شبنم کمالی)

پڑھنے کے دوران میں

- شاعر نے نظم میں کیا بننے کی خواہش کی ہے؟
- بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ شاعر نے کیسا سلوک کرنے کی بات کی ہے؟

یاد رکھنے کی باتیں

- شاعر نے بچّے کا یہ عزم بیان کیا کہ میں نہ صرف خود قرآن وسنت پر عمل کروں گا بلکہ دوسروں کو بھی قرآن وسنت پر عمل کی ترغیب دوں گا۔
- میں خدمتِ خلق کروں گا، علم کی روشنی کو پھیلاؤں گا۔

برائے اساتذہ کرام: نظم پڑھانے سے قبل "پڑھنے سے پہلے" کے تحت دیے گئے سوالات بچوں سے پوچھیں۔ بچوں سے نظم کی بلند خوانی درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے کروائیں۔ انھیں مشکل الفاظ کا درست تلفظ اور مفہوم بتائیں۔ نظم پڑھاتے ہوئے "پڑھنے کے دوران میں" کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سے نظم سے متعلق بچوں کے فہم کا جائزہ لیں۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پیام	پیغام	روایت	بیان، ذکر	سُلطاں	بادشاہ
غافل	بے پرواہ، بے خبر	اطاعت	فرماں برداری	اُلفت	پیار، محبت
طریقہ	ڈھنگ	ہمت	جرأت، دلیری	بے کس	مجبور، محتاج

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) شاعر حاکم اور سُلطان کیوں نہیں بننا چاہتا؟

(ب) اس نظم میں کس کی اطاعت کرنے کی بات کی گئی ہے؟

(ج) شاعر نے کس طرح کا انسان بننے کی تمنا کی ہے؟

(د) نظم میں جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا ذکر کیا گیا ہے، ان کے پورے نام اور ان کے بارے میں دو دو سطریں لکھیں۔

(ہ) آپ بڑے ہو کر کس طرح کے انسان بننا چاہتے ہیں؟ ایک نوٹ لکھیں۔

یاد رکھیں!

- حدیث کے لغوی معنی "بات چیت" اور "گفت گو" کے ہیں۔
- اصطلاح میں اس سے مراد وہ قول، فعل اور تقریر ہے، جس کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف ہو۔
- مردوں میں سب سے زیادہ احادیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور عورتوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں۔

برائے اساتذہ کرام: "خاص الفاظ" کے تحت دیے گئے الفاظ کے معانی ومفہوم سے بچوں کو آگاہ کریں۔ بچوں سے ان الفاظ کے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روزمرہ زندگی میں ان الفاظ کا استعمال کر سکیں۔ "تفہیم" کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM

ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

۳۔ نظم کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

- وہ بندے جو غافل / لاپروا ہیں حکمِ خدا سے
- بڑا ہو کے میں نیک / بھلا انساں بنوں گا
- نہ ہو گی کسی کام سے مجھ کو اُلجھن / نفرت
- اسی سے مجھے چین / سکون و آرام ہو گا
- سبھی کی حفاظت / ہدایت مرا کام ہو گا

بات سے نکلے بات

۴۔ نظم میں بیان کی گئی شاعر کی خواہشات کے بارے میں بات کریں اور بتائیں کہ آپ کی ان میں سے کون کون سی تمنائیں ہیں؟ وجہ بھی بتائیں۔

۵۔ درج ذیل حکم ناموں کو پڑھیں اور خود سے ایک ایک حکم نامہ بنا کر سنائیں۔

(الف) عدالتِ عظمیٰ کی جانب سے جاری حکم نامے کے مطابق یہ ہدایت کی گئی ہے کہ صُوبے کے تمام اسکول موسمِ گرما کی چُھٹیوں کے لیے ۱۵ رجون سے ۱۵ راگست تک بند رہیں گے۔ کوئی بھی اسکول موسمِ گرما کی چُھٹیوں میں ''سمر کیمپ'' لگانے کا مجاز نہ ہوگا۔

بحکم مجسٹریٹ

(ب) اسکول انتظامیہ کی جانب سے یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ تمام بچے ۱۰ر دسمبر سے سردیوں کے یونی فارم میں اسکول آئیں گے۔ اسکول کے اوقات پیر تا جمعرات صبح ۸ سے ۱:۳۰ بجے تک جب کہ بروز جمعہ صبح ۸ سے ۱۲:۳۰ بجے تک ہوں گے۔

بحکم ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ

قواعد سیکھیں

۶۔ ''برسات'' کے متلازم الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے ایک مختصر اقتباس لکھیں۔

۷۔ جملے میں خط کشیدہ لفظ کے درست متضاد لفظ کے گرد دائرہ لگائیں اور اس لفظ کا جملہ بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۵ کے لیے مختلف حکم ناموں کو بطور نمونہ جماعت میں پیش کر کے بچوں سے پڑھوائیں۔ بعد ازاں بچوں کو چار گروہوں میں تقسیم کر کے انھیں ایک ایک حکم نامہ تیار کر کے جماعت میں سنانے کے لیے کہیں۔ سوال نمبر ۶ کے لیے بچوں کو متلازم الفاظ کے بارے میں بتانے کے لیے کہیں۔ تختۂ تحریر پر چند الفاظ لکھ کر بچوں سے ان کے متلازم گروہی الفاظ بنوائیں۔ بعد ازاں ہر بچے کو انفرادی طور پر کام کرنے کی ہدایت دیں۔

NOT FOR SALE

حامد نے بصیرت کے موضوع پر تقریر تیار کی۔

(ا) تکبیر	(ب) تحریر	(ج) تصویر	(د) تشہیر

کسی کی غربت کی وجہ سے اس کی تضحیک نہیں کرنی چاہیے۔

(ا) امارت	(ب) شہرت	(ج) فضیلت	(د) شریعت

اچھا نتیجہ آنے پر مونسہ بہت مسرور تھی۔

(ا) غمگین	(ب) خوش	(ج) مطمئن	(د) مغموم

حکومت نے عبدالستار ایدھی کی خدمات کا اعتراف کیا۔

(ا) اقرار	(ب) انکار	(ج) اظہار	(د) اصرار

کٹائی کی وجہ سے جنگلات آہستہ آہستہ درختوں کی قلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(ا) کمی	(ب) بہتات	(ج) نایاب	(د) کثرت

کچھ نیا لکھیں

۸۔ نظم ''بڑا ہو کے میں نیک انساں بنوں گا'' کا مرکزی خیال لکھیں۔

۹۔ آپ بڑے ہو کر دوسروں کی مدد کس طرح سے کرنا چاہیں گے؟ چند جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۰۔ اچھی عادات کا ایک چارٹ بنائیں۔ اس میں لکھیں کہ آپ ان عادات کو کیسے اپنی زندگی کا حصہ بنائیں گے؟

۱۱۔ ''گداگری'' کے موضوع پر ایک تقریر تیار کریں اور جماعت میں سنائیں۔ تقریر میں گداگری کی وجوہات بتائیں اور روک تھام کے بارے میں تجاویز بھی دیں۔

برائے اساتذہ کرام: سوال نمبر ۱۱ کی سرگرمی کے لیے بچوں کو رہنمائی فراہم کریں۔ گداگری کے مفہوم، معانی اور اسلام میں اس کی ممانعت (قرآن و حدیث کی روشنی میں)، معاشرے پر اثرات، نتائج اور تدارک سے متعلق بچوں کو معلومات فراہم کریں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

سبق ۲۶ ڈاکٹر عبدالقدیر خان (محسنِ پاکستان)

اہم الفاظ: بھوپال میٹالرجیکل جوہر یورینیم افزودگی ایٹم بم دھماکا سالمیت محسن

پڑھنے سے پہلے

○ یومِ تکبیر کب اور کیوں منایا جاتا ہے؟
○ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو محسنِ پاکستان کیوں کہا جاتا ہے؟

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عبارت سن کر اہم نکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- نثر پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصورات کو اخذ کر سکیں۔
- نثر پڑھ کر خلاصہ / مرکزی خیال لکھ سکیں۔
- تذکیر و تانیث کے حوالے سے غلط فقرات کی درستی کر سکیں۔
- مفرد اور مرکب جملوں کو پہچان کر تبدیل کر سکیں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو ہندوستان کی ریاست بھوپال کے ایک پختون گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد عبدالغفور خان ایک اسکول میں مدرس تھے۔ والدہ زلیخا بیگم ایک گھریلو خاتون تھیں۔ ابتدائی تعلیم بھوپال سے حاصل کی۔ ۱۹۵۲ء میں حمیدیہ ہائی اسکول بھوپال سے میٹرک پاس کیا۔ اس کے بعد وہ پاکستان چلے آئے۔ یہاں انھوں نے ڈی جے سائنس کالج کراچی سے بی ایس سی کیا۔ کچھ عرصے کے لیے کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن میں ملازمت کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے جرمنی چلے گئے۔ ۱۹۶۳ء میں برلن ٹیکنیکل یونی ورسٹی سے میٹالرجیکل کا ڈپلومہ کیا۔ ۱۹۶۷ء میں ٹیکنیکل یونی ورسٹی ڈیفلیٹ ہالینڈ سے فزیکل میٹالرجیکل ٹیکنالوجی میں ایم ایس سی کیا۔ ایم ایس سی کرنے کے بعد انھوں نے پی ایچ ڈی میں داخلہ لیا لیکن اسی دوران میں انھیں نائیجیریا کی ایک یونی ورسٹی سے اچھی تنخواہ پر لیکچرر شپ کی پیش کش ہوئی۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ملازمت کی خاطر پی ایچ ڈی چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلے سے اپنے نگران ڈاکٹر اسٹارک (Stark) کو تحریری طور پر آگاہ کیا۔ ڈاکٹر اسٹارک نے انھیں ملاقات کے لیے بلایا۔ ڈاکٹر اسٹارک نے عبدالقدیر خان کو مخاطب کر کے کہا: ''نائیجیریا میں آپ کی زندگی بڑے آرام سے گزرے گی لیکن آپ ساری عمر لیکچرر ہی رہیں گے۔ لیکن اگر آپ نے تحقیق جاری رکھی تو آپ بہت بڑا کام کر پائیں گے۔'' عبدالقدیر خان نے اپنے استاد کی یہ بات پلے باندھ لی۔ ملازمت کا ارادہ ترک کر کے پی ایچ ڈی جاری رکھی۔ یوں ۱۹۷۲ء میں لیون یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی مکمل کی۔

دورانِ تعلیم ہی میں ان کی صلاحیت کے جوہر کھل کر سامنے آئے تھے۔ تعلیم سے فراغت کے ساتھ ہی انھوں نے نیدرلینڈ کے سب سے مشہور جوہری پلانٹ میں کام شروع کیا۔ یہاں آپ تقریباً چار سال تک یورینیم افزودگی پر کام کرتے رہے۔

۱۹۷۴ء میں بھارت نے پہلا ایٹمی دھماکا کیا۔ یہ دھماکا پاکستان کی سالمیت کے لیے واضح خطرہ تھا۔ اس خطرے سے بچنے کا صرف ایک طریقہ تھا کہ پاکستان ایٹم بم بناتا۔ پاکستان کے حکمران اس معاملے میں بڑے فکر مند تھے کیوں کہ یہ ایک پیچیدہ اور مشکل کام تھا۔ وسائل کی کمی تھی اور ماہرین بھی موجود نہ تھے۔ دوسری طرف بھارتی ایٹمی دھماکوں نے ہالینڈ میں مقیم ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو مضطرب کر دیا تھا۔ انھیں اس بات کا پوری طرح احساس تھا کہ ایٹمی طاقت بن کر دشمن پاکستان کے لیے بہت بڑا خطرہ بن چکا ہے۔ اب صرف پاکستان ایٹم بم بنا کر ہی اس پر قابو پا سکتا ہے اور یہ کام وہ کر سکتا ہے۔ انھوں نے اس وقت کے وزیرِ اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کو خط لکھ کر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔

دسمبر ۱۹۷۴ء میں بھٹو صاحب اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے درمیان ملاقات ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے انھیں یورینیم کی افزودگی اور ایٹم بم بنانے کے طریقۂ کار سے آگاہ کیا۔ بھٹو صاحب نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے منصوبے سے اتفاق کیا اور پراجیکٹ کی منظوری دے دی۔ اس منصوبے کا آغاز اسلام آباد ائیر پورٹ کے قریب بنی بیرکس میں ہوا۔ اپریل ۱۹۷۶ء میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان حکومت پاکستان کی درخواست پر پاکستان واپس چلے آئے۔ یہاں آ کر انھوں نے اس منصوبے کی ذمہ داری لے لی۔ انھوں نے اس کام کے لیے کہوٹہ اور واہ میں لیبارٹریاں قائم کیں۔

ابتدا میں لوگ اس منصوبے کا مذاق اُڑاتے تھے۔ بعض ماہرین کہتے تھے کہ دہی سے مکھن نکالنے والی ٹیکنالوجی سے ایٹم بم نہیں بنا کرتے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ان باتوں کی کوئی پروا نہ کی۔ انھوں نے حوصلہ نہ ہارا۔ وہ بڑی دل جمعی و لگن سے محنت کرتے رہے۔ ان کی ٹیم نے اُن کا بھرپور ساتھ دیا۔

پڑھنے کے دوران میں

○ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے میٹرک کہاں سے کیا؟
○ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ذوالفقار علی بھٹو کو کس لیے خط لکھا؟

بھٹو صاحب کے بعد جنرل ضیاء الحق کی حکومت میں بھی ایٹمی منصوبہ پوری رفتار سے جاری رہا۔ بالآخر ڈاکٹر صاحب کی قیادت میں ٹیم کی جدوجہد رنگ لائی اور ۱۹۸۳ء میں اتنا یورینیم تیار ہو گیا جس سے ایٹم بم بنائے جا سکیں۔ اس طرح صرف سات برس کی مختصر مدت میں انھوں نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنا دیا۔

۲۸ مئی ۱۹۹۸ء پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم دن تھا۔ اس دن ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی قیادت میں پاکستان کے جوہری سائنس دانوں نے چاغی کے مقام پر ایٹمی دھماکے کیے۔ اس طرح پاکستان کا دفاع ناقابلِ تسخیر ہو گیا۔ پاکستان دنیا میں ساتواں اور اسلامی ممالک میں پہلا ایٹمی طاقت بن گیا۔ اس دن کی یاد میں ہم ہر سال ۲۸ مئی کو یومِ تکبیر مناتے ہیں۔ علاوہ ازیں غوری، بیلسٹک، بکتر شکن، اینٹی ٹینک اور گائیڈڈ جیسی میزائل ٹیکنالوجی کا سہرا بھی ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے سر ہے۔

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

گو کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی بنیادی شہرت ایک جوہری سائنس دان کی ہے لیکن وہ ایک ہمہ گیر شخصیت تھے۔ وہ ایک راست فکر مسلمان اور درد دل رکھنے والے انسان تھے۔ اسلام اور پاکستان سے محبت اُن میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ عالم اسلام کے حالات پر گہری نظر رکھتے تھے۔ اپنے کالموں میں کشمیر، فلسطین، بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کے حق میں آواز اٹھاتے تھے۔ انھوں نے کئی رفاہی ادارے قائم کیے۔ متعدد تعلیمی اداروں کی بنیاد رکھی۔ کئی تعلیمی اداروں کی سرپرستی کی۔ تعلیم سے ان کی دل چسپی کی وجہ سے پاکستان کے کئی جامعات نے انھیں پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگریاں دیں۔ وہ زندگی کے آخری لمحات تک روزنامہ جنگ میں "سحر ہونے تک" کے عنوان سے تاریخ، سائنس، تصوف اور روزمرہ زندگی کے معاملات پر فکر انگیز کالم لکھتے رہے۔ حکومت پاکستان نے ان کی خدمات کے صِلے میں انھیں دو دفعہ نشان امتیاز اور ایک دفعہ ہلال امتیاز سے نوازا۔

۱۰ اکتوبر ۲۰۲۱ء میں مختصر علالت کے بعد پاکستان کا یہ عظیم محسن انتقال کر گئے اور ایچ ایٹ اسلام آباد کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہوئے۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے وطن عزیز کی آزادی، دفاع اور سلامتی کے لیے بے مثال خدمات سرانجام دی ہیں۔ انھوں نے پاکستان کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے اپنا مستقبل قربان کیا۔ پر کشش ملازمت چھوڑی اور آرام و راحت کی زندگی کو خیر باد کہا۔ پاکستان کو ایٹمی طاقت کے طور پر اقوام عالم میں نمایاں مقام دلانے والے ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہماری تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ پاکستانی قوم ان کے اس احسان کو کبھی نہیں بھول سکتی۔

آئیں مزید جانیں

- قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
"(اے مسلمانو!) تم ان کے مقابلے کے لیے جس قدر ہو سکے قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی، جن کو تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔"

یاد رکھنے کی باتیں

- ڈاکٹر عبدالقدیر خان ایک سچے مسلمان اور محب وطن پاکستانی تھے۔
- انھوں نے پاکستان کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے اپنے مستقبل کو قربان کیا۔
- ان کے اخلاص، جہد مسلسل اور ایثار کی بدولت پاکستان ایٹمی قوت بنا۔
- قوم محسن پاکستان کی خدمات تاابد یاد رکھے گی۔

NOT FOR SALE

مشق

اہم الفاظ

۱۔ معانی سیکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یورینیم	ایک دھات	ناقابل تسخیر	جس کو زیر کرنا ممکن نہ ہو، مضبوط
افزودگی	کسی چیز کے معیار یا قدر کو بہتر بنانے کا عمل	پلّے باندھنا	نصیحت حاصل کرنا
پُرکشش	رغبت سے بھرپور	اعزازی ڈگری	جو ڈگری کسی کی عزت افزائی کے لیے دی جاتی ہے
دل جمعی	اطمینان، تسلّی	فکر انگیز	سوچ ابھارنے والا، غور و فکر پر مائل کرنے والا
راست	درست، صحیح	میٹالرجیکل	دھاتوں کی کیمیائی، طبعی اور جوہری خصوصیات اور دھاتوں کو ملا کر مرکب بنانے کے اصولوں کے متعلق علم

میرے کرنے کے کام

۲۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اعلیٰ تعلیم کہاں سے حاصل کی؟
(ب) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے نائیجیریا جانے کا فیصلہ کیوں کیا؟
(ج) ڈاکٹر اسٹارک نے عبدالقدیر خان کو کیا کہا؟
(د) بھارت کے پہلے ایٹمی دھماکے پر ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے احساسات کیا تھے؟
(ہ) ملاقات میں عبدالقدیر خان نے ذوالفقار علی بھٹو کو کیا بتایا؟
(و) ایٹم بم کی تیاری کے علاوہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی اور کیا کیا خدمات ہیں؟

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

۳۔ خالی جگہیں پر کریں۔

- ڈاکٹر عبدالقدیر خان ریاست ______ میں پیدا ہوئے۔
- ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے حمیدیہ ہائی اسکول بھوپال سے ______ میں میٹرک پاس کیا۔
- برلن ٹیکنیکل یونی ورسٹی سے میٹالرجیکل کا ______ کیا۔
- ڈاکٹر عبدالقدیر خان اپریل ۱۹۷۶ء میں ______ سے پاکستان آئے۔
- پاکستان نے ______ کی مختصر مدت میں ایٹمی قوت بن گیا۔
- ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو ______ کے مقام پر ایٹمی دھماکے ہوئے۔
- ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے والد کا نام ______ تھا۔

۴۔ درست جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

- ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے بی ایس سی کیا:

ہالینڈ سے | کراچی سے | بھوپال سے | نیدرلینڈ سے

- بھارت نے پہلا ایٹمی دھماکا اس سال کیا:

۱۹۹۸ء | ۲۰۰۱ء | ۱۹۷۶ء | ۱۹۷۴ء

- پاکستان میں ایٹم بم بنانے کے قابل یورینیم اس سال تیار ہو گیا تھا:

۱۹۸۳ء | ۱۹۸۴ء | ۱۹۷۴ء | ۱۹۹۸ء

- ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے کالم کا عنوان تھا:

نوید سحر | صبح ہونے تک | نوید صبح | سحر ہونے تک

- ڈاکٹر عبدالقدیر خان وفات پا گئے:

۱۰ اپریل ۲۰۲۱ء | ۱۰ اکتوبر ۲۰۲۱ء | ۱۰ اکتوبر ۲۰۲۰ء | ۱۱ اکتوبر ۲۰۲۱ء

بات سے نکلے بات

۵۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی خدمات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۶۔ پاکستان کو ایٹم بم بنانے کی ضرورت کیوں پڑی؟ نیز ایٹم بم بنانے سے پاکستان کی دفاع کس طرح مضبوط ہوئی؟ آپس میں بات چیت کر کے وضاحت کریں۔

قواعد سیکھیں

۷۔ درج ذیل جملوں میں درست جملوں پر (✓) کا نشان اور غلط جملوں پر (✗) کا نشان لگائیں۔ نیز غلط جملوں کو درست کر کے دوبارہ لکھیں۔

- آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ ☐ ______
- میں نے خواب دیکھی۔ ☐ ______
- مجھے درد ہو رہی ہے۔ ☐ ______
- ہاکی بہت اچھی کھیل ہے۔ ☐ ______
- تاش کھیلنا چھوڑ دو۔ ☐ ______
- میرا کتاب گم ہو گیا ہے۔ ☐ ______

مفرد سے مرکب جملہ بنانا

مفرد کا مطلب ہے واحد، ایک یا اکیلا

مفرد جملہ:

مفرد جملے میں صرف ایک مبتدا ہوتا ہے اور ایک خبر۔ ایسے جملے میں صرف ایک فعل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ دوسرا جملہ نہیں آتا۔ مثلاً

عافیہ آئی | طیب پڑھ رہا ہے۔

مرکب جملہ:

جب دو یا دو سے زیادہ جملے مل کر ایک خیال یا مفہوم کو ادا کریں تو ایسا جملہ مرکب جملہ کہلاتا ہے۔ مثلاً طیب پہلے پڑھے گا پھر کھیلنے جائے گا۔ اس جملے میں ''پڑھے گا'' اور ''جائے گا'' دو فعل ہیں۔

برائے اساتذہ: سوال نمبر ۷ میں ایسے جملے دیے ہوئے ہیں جن میں بالعموم تذکیر و تانیث کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ آپ اس طرح کے مزید جملے بچوں کو بتائیں۔

Scanned with CamScanner
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں AWAZ E INQILAB.COM

مرکب جملہ بنانے کے اصول

(۱) اگر ایک فعل کے ساتھ زیادہ مفعول ہوں تو آخری دو مفعولوں کو اور کے ساتھ ملایا جائے گا۔ مثلاً:

فوزیہ نے کتاب خریدی | فوزیہ نے پنسل خریدی

مرکب جملہ: فوزیہ نے کتاب اور پنسل خریدی۔

(۲) بعض اوقات دو الگ الگ جملوں کو ''اور'' کے ساتھ ملا کر مرکب جملہ بناتے ہیں۔ مثلاً:

شاکر نے سبزی خریدی۔ | اسد نے دال خریدی۔

مرکب جملہ: شاکر نے سبزی اور اسد نے دال خریدی۔

(۳) بعض اوقات دو الگ الگ جملوں کو ''ورنہ'' کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔

محنت کرو۔ | تم ناکام ہو جاؤ گے۔

مرکب جملہ: محنت کرو ورنہ تم ناکام ہو جاؤ گے۔

(۴) بعض اوقات ''یا'' لگا کر دو مفرد جملوں سے مرکب جملہ بنایا جاتا ہے۔ مثلاً:

آپ شربت پییں گے؟ | آپ چائے پییں گے؟

مرکب جملہ: آپ شربت پییں گے یا چائے؟

(۵) بعض اوقات دو مفرد جملوں کے درمیان ''نہ'' لگا کر مرکب بنایا جاتا ہے۔ مثلاً:

جاوید نہ آیا۔ | فرید نہ آیا۔

مرکب جملہ: جاوید آیا، نہ فرید۔

اسی طرح ''لیکن''، ''مگر''، ''کیونکہ''، ''پھر''، ''چونکہ''، ''البتہ'' وغیرہ لگا کر بھی مفرد جملوں کو مرکب بنایا جاتا ہے۔

NOT FOR SALE

۸۔ درج ذیل مفرد جملوں کو ملا کر مرکب بنائیں۔

میں آج اسکول نہیں آسکتا	مجھے بخار ہے۔
عارف نے کھانا کھایا	عارف نے خط لکھا۔
ناصر اسلام آباد گیا	فرید اسلام آباد گیا۔
پہلے اسلم بیمار ہوا	اسلم کے بعد حارث بیمار ہوا۔
آپ چائے پییں گے؟	آپ کافی پییں گے؟
دل لگا کر پڑھو۔	تم پچھتاؤ گے

کچھ نیا لکھیں

۹۔ پاکستان کی ایٹم بم بنانے کی کہانی اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۱۰۔ آپ اپنی قوم کی کیا خدمت کرنا چاہتے ہیں اور کس طرح؟ اس موضوع پر مختصر تحریر لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام

۱۱۔ اس سبق میں جتنے ملکوں کے نام آئے ہیں نقشے میں تلاش کر کے اپنے استاد کو بتائیں۔

برائے اساتذہ کرام: بچوں کو مرکب جملوں کی تفصیل سمجھائیں پھر سوال نمبر ۸ کی سرگرمی کروائیں۔ سوال نمبر ۱۰ کی سرگرمی سے قبل بچوں کو بتائیں کہ بقول اقبال "ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ۔" اس لیے ہر فرد کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس میں کیا صلاحیت ہے؟ اس صلاحیت کو بڑھانے اور عملی زندگی میں بروئے کار لانے کی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ اس معاملے میں بچوں کی رہنمائی کریں پھر ان سے تحریر لکھوائیں۔

NOT FOR SALE

Scanned with CamScanner

جائزہ ۵

سننا/بولنا

۱۔ دی ہوئی عبارت کو غور سے سنیں اور آخر میں دیے ہوئے سوالات کے جوابات بتائیں۔

میں فرینکفرٹ کے نواح میں ہناؤ (Hanau) نامی کاؤنٹی میں چند دن کے لیے مقیم تھا۔ جرمنی میں یہ میرا دوسرا دن تھا۔ میرے پاس وقت کم، مصروفیات زیادہ تھیں۔ یہاں کے لوگوں کے بودوباش اور کلچر کو قریب سے دیکھنے کی خواہش تھی۔ نمازِ فجر پڑھنے کے بعد صبح کے دھندلکے میں سڑک کے ساتھ ساتھ پیدل چلنے لگا۔ دو تین چوراہوں سے آگے گزر کر ایک جگہ پھلوں اور سبزیوں کی منڈی نظر آئی۔ آلو، ٹماٹر، خربوزہ، گرما، انگور، پپیتا اور کئی قسم کی سبزیوں اور پھلوں کے اسٹال بڑے طریقے اور سلیقے سے سجے تھے۔ کریٹ ترتیب سے رکھے ہوئے تھے، اسی طرح کریٹوں میں پھل اور سبزیاں ترتیب سے تھیں۔ ہر چیز کے ساتھ ۵۰۰ گرام کے حساب سے نرخ لکھا ہوا تھا۔ میں نے دو تین چکر لگا کر اس مارکیٹ کو ہر طرف سے اور ہر زاویے سے دیکھنے کی کوشش کی۔ نیچے فرش اس طرح صاف تھا جس طرح کسی نے ابھی ابھی پوچا لگایا ہو۔ زندگی میں پہلی دفعہ کسی منڈی کی ایسی صفائی اور نفاست دیکھ کر ایک دفعہ تو یہ خیال آیا کہ شاید میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ یہاں سے فرینکفرٹ کے لیے نکلنا تھا، اس لیے آج منڈی کی سیر پر اکتفا کر کے ہوٹل ڈومینو واپس آیا۔ نہا دھو کر کپڑے تبدیل کیے، ناشتا کیا، اتنے میں میرے رفیق کار شہزاد کریم صاحب بھی پہنچ گئے۔ ہم ۹ بجے کے قریب فرینکفرٹ کے لیے ٹرین میں بیٹھ گئے۔ میرے ذہن میں صبح کی سیر کے مناظر تھے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ بلند بالا عمارتیں ہوں، سڑکیں ہوں، گلیاں ہوں یا چوراہے، ہر طرف سنگ و خشت ہی نظر آتے ہیں لیکن اُکتاہٹ اور بے زاری کا احساس نہیں ہوتا۔ ایک وجہ تو کشادگی اور صفائی ہے دوسری بات ان کی فنِ عمارت سازی کا کمال ہے۔ عمارتوں کے رنگ نہ زیادہ تیز ہیں نہ پھیکے، ڈیزائن میں بھی خاصا تنوع ہے۔ یہاں ترتیب ہر چیز میں ہے۔ عمارتوں میں، گلی کوچوں میں حتیٰ کہ درختوں اور جھاڑیوں میں بھی۔ کینیڈا کے مشہور مزاح نگار اسٹیفن لی کاک نے اپنے کسی مضمون میں جرمنوں پر طنز کرتے ہوئے درست لکھا ہے: ''جرمنی میں پرندے جب ذرا دیر ستانے کے لیے کسی شاخ پر بیٹھتے ہیں تو بڑی نفاست کے ساتھ ایک خاص ترتیب سے صف بناتے ہیں۔''

(حمید اللہ خٹک کے سفرنامے ''جرمنی میں چند دن'' سے اقتباس)

سوالات

(۱) مصنف سبزی اور پھلوں کی منڈی میں کس چیز سے متاثر ہوا؟
(۲) مصنف کو جرمنی کی عمارتوں، سڑکوں اور گلیوں کی کیا چیز پسند آئی؟
(۳) اس تحریر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

پڑھنا

۲۔ دی ہوئی نظم کو لے اور آہنگ کے ساتھ پڑھیں اور نظم کا عنوان تجویز کریں۔

اُچھلنا کودنا دُھومیں مچانا — وہ ہر اِک بات پر ہنسنا، ہنسانا
ذرا سی بات پر وہ رُوٹھ جانا — ذرا سی دیر میں پھر مان جانا
حسیں تھا کس قدر، کتنا سہانا
بڑا پیارا تھا بچپن کا زمانہ

کوئی رشتہ نہیں تھا رنج و غم سے — ہمیشہ خوش تھے مولا کے کرم سے
تھی اپنی گھر کی زینت اپنے دم سے — وہ خوشیاں تھیں کہ بس پوچھو نہ ہم سے
زباں پر تھا مسرت کا ترانہ
بڑا پیارا تھا بچپن کا زمانہ

تھے امّی جان کی آنکھوں کے تارے — تو ابّو جان کے بے حد دُلارے
بہن کے لاڈلے بھائی کے پیارے — سبھی گرویدہ تھے راہی ہمارے
وہ دادی دادا ہوں یا نانی نانا
بڑا پیارا تھا بچپن کا زمانہ

(محبوب راہیؔ)

Scanned with CamScanner
AWAZ E INQILAB.COM
ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاؤن لوڈ کریں

Khyber Pakhtunkhwa Textbook Board
Phase - V, Hayatabad Peshawar
Phone: 091-9217714-15 Fax: 091-9217163, Website: www.kptbb.gov.pk

TEXTBOOK FEEDBACK FORM

S#	Statement	Remarks
1	Overall the book is interesting and user friendly.	
2.	The language and content of the book is age / grade appropriate and the content is free of grammatical and punctuation errors.	
3.	Content is supported with examples from real life / culture.	
4	Contents / texts are authentic and updated.	
5.	Pictures / diagrams / graphs / illustrations are informative, relevant and clear if not, then identify them.	
6.	Activities, projects and additional work is suggested for reinforcement of concepts.	
7	Assessment achievements are thought provoking and comprise cognitive, psychomotor and effective skills.	
8.	The textbook is easy to be covered within academic year.	

Page No.	Observation/comments	Suggested amendment along with rationale

General Remarks: ______________________

____

Name & Address: ______________________

Contact No. & Email: ______________________

قواعد

۳۔ درج ذیل محاوروں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

چودھویں کا چاند ہونا | آستین کا سانپ ہونا | شیطان کی آنت ہونا

اپنے منّھ میاں مٹھو بننا | نو دو گیارہ ہونا

۴۔ درج ذیل الفاظ کے متلازم لکھیں۔

کتابیں | جنگل | آسمان | بہار | شاعری | روٹی

۵۔ فعل ماضی کی اقسام لکھیں۔ ہر قسم کی دو دو مثالیں دیں۔

۶۔ اسم معرفہ کی اقسام لکھیں، اسم ضمیر کی تعریف اور مثالیں لکھیں۔

لکھنا

۷۔ پرنسپل / ہیڈ ماسٹر کے نام ضروری کام کے لیے رُخصت کی درخواست لکھیں۔

۸۔ ہمارا پیارا پاکستان کے موضوع پر کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل مضمون تحریر کریں۔

Scanned with CamScanner

قومی ترانہ

پاک سر زمین شاد باد — کِشورِ حسین شاد باد
تُو نِشانِ عزمِ عالی شان — ارضِ پاکستان!
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَر زمین کا نِظام — قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت — پائندہ، تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچمِ ستارہ و ہلال — رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال — جانِ استقبال!
سایۂ خدائے ذُوالجلال

کوڈ نمبر	تعداد	مطبع
PSP-WPP-49-178-2223(O)	386,138	واٹرمارک پرنٹنگ اینڈ پیکیجز

Scanned with CamScanner

AWAZ E INQILAB.COM

ہماری ویب سائٹ سے ہزاروں کتابیں، نوٹس اور ایم سی کیوز فری ڈاون لوڈ کریں

Download PDF MCQs, Books and Notes for any subject from the Largest website for free

awazeinqilab.com
آوازانقلاب ڈاٹ کام

and also Available in Play Store

- Primary (5th) Level
- Middle (8th) Level
- Matric (10th) Level
- F. Sc (12th) Level
- BS (16th) Level
- Urdu Grammar
- Curriculum (Govt Books)
- Past Papers
- English Grammar
- Readymade CV

NTS, FTS, CSS, PMS, ETEA, KPPSC, PPSC, SPSC, AJKPSC, BPSC, KPTA ETC

ہر Subject کے Notes اور MCQS فری ڈاؤن لوڈ کریں۔ نیز CV کے MS word تیار Templates ڈاؤن لوڈ کر کے اپنے حساب سے Modify کریں۔

Available Subjects

- Agriculture
- Computer Science
- Economics
- English
- Biology
- Chemistry
- Geology
- Management Sciences
- Microbiology
- PCRS/ Pak Study
- Pharmacy
- Sociology
- Zoology
- Chemistry
- Statistics
- Physics
- Mathematics
- Law
- Environmental Sciences
- Botany
- Biotechnology
- Library & Information Sciences
- Journalism & Mass Communication
- Political Science
- Geography
- General Science
- Education
- Tourism & Hotel Management
- Urdu
- Pashto
- Islamic & Arabic Studies
- Electrical Engineering
- Civil Engineering
- Mechanical Engineering
- Chemical Engineering
- Software Engineering
- Election Officer
- General Knowledge
- Pedagogy
- Current Affairs
- Medical Subjects
- Judiciary & Law
- other

awazeinqilab.com

WhatsApp : 03025247378